بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسائل من النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے مبارک فرامین اور سیرتِ طیبہ کے دلنشین و روح پرور پیغامات

مصنف:

ادہم شرقاوی (أدهم شرقاوي)

معروف فلسطینی ادیب و قلمکار (قس بن ساعدة)

اردو ترجمہ و جدید اشاعت — مکمل ۳۰۰ پیغاماتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

شائع کردہ برائے قارئینِ اردو — مطبوعہ ۲۰۲۶ء

انتساب (اہداء)

ان لوگوں کے نام جو اپنے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود نبی کریم ﷺ سے والہانہ اور سچی محبت رکھتے ہیں (اور میں بھی انہی گناہ گاروں میں سے ایک ہوں)...

ان لوگوں کے نام جو گناہوں اور حرام سے بچنے کے لیے اپنے نفس کے ساتھ مسلسل جہاد اور کشمکش میں رہتے ہیں؛ کبھی وہ نفس کی سرکشی پر غالب آجاتے ہیں اور کبھی نفس ان پر حاوی ہو جاتا ہے (اور میں بھی انہی مجاہدوں میں سے ایک ہوں)...

میں اپنے احوال کی گواہی سے یہ جانتا ہوں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کسی تکبر، سرکشی یا دلیری کی بنا پر نہیں کی، بلکہ آپ گوشت پوست کے انسان ہیں اور لغزش و خطا انسانی جبلت کا حصہ ہے...

لہٰذا میں یہ پیغامات اس پیارے اور شفیق نبی ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے آپ کو تحفتاً پیش کرتا ہوں جن سے آپ دل کی گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں۔

آپ بھی انہیں پڑھیے اور میں بھی آپ کے ہمراہ پڑھتا ہوں؛ آپ بھی سنت پر عمل کی کوشش کیجیے اور میں بھی آپ کے ساتھ کوشش کرتا ہوں، تاکہ کل قیامت کے روز جب ہم حوضِ کوثر پر آپ ﷺ سے شرفِ ملاقات حاصل کریں تو ہم آج کے مقابلے میں کہیں بہتر اور پاکیزہ حالت میں ہوں!

مقدمہ و تعارفِ کتاب

کتاب کے بارے میں: عرب دنیا کے معروف فلسطینی ادیب ادہم شرقاوی (قس بن ساعدۃ) کی یہ کتاب "رسائل من النبي ﷺ" دورِ حاضر کے قارئین کے لیے سیرتِ نبوی کے عملی، روحانی اور اخلاقی دروس کا ایک انمول گلدستہ ہے۔

منہج و اسلوب: کتاب میں کل ۳۰۰ منتخب احادیث و واقعاتِ سیرت درج کیے گئے ہیں۔ ہر عنوان ایک مستند حدیث یا نبوی ارشاد سے شروع ہوتا ہے، جس کے بعد مصنف دورِ حاضر کی معاشرتی کشمکش، نفسیاتی الجھنوں اور خاندانی رشتوں کے مسائل کا نبوی اسوہ حسنہ سے انتہائی پرتاثیر حل پیش کرتے ہیں۔

مکمل اردو اشاعت: اس باقاعدہ و مکمل ایڈیشن میں تمام ۳۰۰ پیغامات کو اصل عربی متن سے سلیس، فصیح اور باوقار اردو زبان میں ڈھالا گیا ہے تاکہ برصغیر اور دنیا بھر کے اردو قارئین اس چشمۂ فیض سے کماحقہ مستفید ہو سکیں۔

دعائیہ گزارش: قارئین سے گزارش ہے کہ ان ارشادات کو صرف ورق گردانی کے لیے نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اتارنے کی نیت سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوہ کامل پر استقامت اور رسول رحمت ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۱ تا ۵۰)

۱. اے اللہ ! مجھے ایسا حبیب عطا فرما جو مجھے میری جان ...
۲. لعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا !
۳. اپنی اہلیہ کے ساتھ حج پر جاؤ !
۴. کیا وہ واقعی مجھے نکال دیں گے؟
۵. اس کی دلجوئی کرو، خوشگوار زندگی پاؤ گے !
۶. کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے اوجھل رکھ سکتے ہو؟
۷. آپ ﷺ گھر والوں کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے تھے !
۸. میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی !
۹. حضرت صفیہ کی سواری کے لیے اپنا گھٹنا مبارک پیش کر...
۱۰. کیا تمہیں غیرت آئی ہے؟
۱۱. جب وہ کسی جائز چیز کی خواہش کرے تو اس کا ساتھ دو !
۱۲. اے معاذ ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں
۱۳. میں نے آپ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ لیے !
۱۴. مجھے ان کی شفقت و محبت یاد آئی تو میں رو پڑا !
۱۵. میں ان کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی !
۱۶. گویا میں تمہیں جنت میں ٹھیک یاؤں کے ساتھ چلتے دیکھ ...
۱۷. اللہ کے ہاں بدترین انسان وہ ہے جس کے شر کے ڈر...
۱۸. ثابت کا کیا حال ہے؟
۱۹. دعا فرمائی تو جمعہ سے جمعہ تک مسلسل بارش برستی رہی !
۲۰. اے حنظلہ ! ایک گھڑی دین کے لیے، ایک گھڑی دنیا ...
۲۱. حق دار کو بات کہنے کا حق ہوتا ہے !
۲۲. بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو سیراب کرو !
۲۳. جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقے کی بنیاد رکھی !
۲۴. انہیں اس سے زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا !
۲۵. اللہ جب کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو ا...
۲۶. تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو !
۲۷. اور اللہ نے میرے لعاب اور آپ کے لعاب کو یکجا فر...
۲۸. اے عمر ! وہ تو بدر میں شریک ہوئے ہیں !
۲۹. جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو !
۳۰. جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا !
۳۱. لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے
۳۲. اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے
۳۳. شہر چونے کی طرح ہے
۳۴. میں رخصت ہوا اور میرا چہرہ غمگین تھا
۳۵. کامیاب ہوا جو سچا ہے
۳۶. اگر تم اللہ کو صدقہ دو تو اللہ تم پر صدق کرے گا
۳۷. ال تحصی فیحصی اللہ آپ پر
۳۸. میں تمہارے ساتھ ہوں اور روح القدس بھی
۳۹. جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں
۴۰. میں دنیا اور آخرت میں ان کا سرپرست ہوں
۴۱. اور کون یہ کر سکتا ہے
۴۲. لیکن میرا بیٹا مجھ سے رخصت ہو گیا
۴۳. وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی
۴۴. ہم صدقہ نہیں کھاتے
۴۵. فروش کا منافع ابو یحییٰ
۴۶. تو یہ ایک ہاتھ تھا
۴۷. اپنی جگہیں مت چھوڑو
۴۸. اے ام سلمہ: لوگوں کی کیا حالت ہے
۴۹. جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو، وہ محفوظ ہے۔
۵۰. آج عثمان نے کیا کیا؟

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۵۱ تا ۱۰۰)

۵۱. معالی اخلاق سے محبت کرتا ہے
۵۲. اسے لچھ دو
۵۳. اپنے پڑوسیوں کے ساتھ نیک تعلقات رکھو
۵۴. پس دعا کریں اللہ سے میرے لیے کہ میں منظر عام پر نہ ...
۵۵. وہ دوزخ میں ہے
۵۶. ال تب سن
۵۷. میرے دوستوں سے ملیں
۵۸. جی ہاں، رائے
۵۹. اے ابوبکر، نہ رو
۶۰. یہ صفیہ بنت حیی ہے
۶۱. جو آپ کو لینے کی ضرورت ہے
۶۲. اللہ کی مدد سے کام لو اور کمزور نہ ہو
۶۳. پھر خالد بن ولید نے اسے لے لیا
۶۴. لیکن تمہاری صحت میرے لیے زیادہ قیمتی ہے
۶۵. پس خود کی مدد کرو زیادہ سجدوں کے ذریعے
۶۶. اے عائشہ: مجھے اللہ کی نعمتوں کے پاس اچھا پڑوسی بنا
۶۷. میں وہاں گیا جہاں تم نے مجھے حلم دیا
۶۸. میں تم میں سے کسی کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ ا...
۶۹. وہ ابراہیم پر آگ پھونک رہا تھا
۷۰. اسے ممی نہ بناؤ اور اس کا سر خمیر نہ کرو
۷۱. کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں یہ لوگوں کو دوں
۷۲. اللہ تعالیٰ ہمارے کسی بھی شخص کی دعا قبول کرتا ہے ...
۷۳. وتش»! اس میں سے دو
۷۴. مومن جب نیکی کرتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے، اور ج...
۷۵. اس کا نکاح
۷۶. بن زید کا ڈبہ کہاں ہے
۷۷. میری سنت سے رغبت
۷۸. لوگ اسے اپنی تکلیف سے آزاد کریں
۷۹. میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو میں اپنے ہال میں آجاتا ہوں
۸۰. میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں جس طرح تم میں سے دو آد...
۸۱. رمضان میں عمرہ کرنے کے لیے میرے ساتھ حج کی ادائ...
۸۲. اس کے بلیڈ کو پکڑو
۸۳. ال تم منع غلامان اللہ کو اللہ کی مساجد سے
۸۴. وہ چادر جو اس نے لپیٹی تھی تاکہ اس پر آگ لگا دے
۸۵. اپنی جلباب پہننے کے لیے اس کی ساتھی
۸۶. ان کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہیں
۸۷. خیر خواتین: نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا
۸۸. اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال دی
۸۹. بھیڑی کی طرح بے سہارا مویشی
۹۰. ہاں، بالکل ایسا ہی ہے
۹۱. کیونکہ میں تم سے ایک راز چھپا رہا ہوں
۹۲. اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کا قیدی آزاد کریں
۹۳. کیا تم نے ابو حبّاب کی بات نہیں سنی؟
۹۴. مجھے اس کی محبت نصیب ہوئی
۹۵. کیا بات ہے اقوام کی
۹۶. سوائے اس چیز کے جو اس کے لیے خالص ہو، اور ا...
۹۷. اور جو شخص اسے اللہ کے ذریعے اتارتا ہے اللہ کے ل...
۹۸. اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے
۹۹. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
۱۰۰. جو راضی ہو، اس کے لیے رضا ہے

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۱۰۱ تا ۱۵۰)

۱۰۱. اللہ نے تمہاری بخشش کر دی

۱۰۲. اگر تمہارا غم دور ہو اور تمہارا گناہ معاف ہو جائے

۱۰۳. اس پر صدقہ کریں

۱۰۴. ہم نے ان کے عہد کا انکار کیا اور اللہ کی مدد کے لیے ا...

۱۰۵. کیا تم نے نہیں جانا کہ اسلام اس سب کو مٹاتا ہے جو ا...

۱۰۶. تم پہلے اٹھو

۱۰۷. لے ص ل » ! کسی ایک کا سرگرمی

۱۰۸. کتنی دیر تک، اے اللہ کے رسول

۱۰۹. تم صرف آسان کرنے والے کے طور پر بھیجے گئے ہیں

۱۱۰. صدقہ دینا جبکہ تم صحت مند اور لنجوس ہو

۱۱۱. بے شک اللہ تک اس کی رضا کے بغیر کچھ پہنچتا نہیں

۱۱۲. مصنوعی دکھاوے سے منع کرنا

۱۱۳. تو یہ سب سے نیک جانوروں میں سے ہے

۱۱۴. تم نبی کی نسل کے بعد والے ہو

۱۱۵. وہ ایسے تھا جیسے کھاتا ہے لیکن نہیں بھرتا

۱۱۶. اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ بھیڑ بکریاں چراتا تھا

۱۱۷. تم شیطان کے مددگار ہیں اپنے ساتھی پر

۱۱۸. جس نے کچھ اللہ کے لیے چھوڑ دیا اللہ اس کے بدلے ...

۱۱۹. میں نے توبہ کر لی ہے

۱۲۰. یہ اس کے ساتھ ہے، نبی ﷺ نے ہماری ماں عائشہ ...

۱۲۱. اسجع » ! لسجع الجاہلیت

۱۲۲. اوپر والے کی طرف مت دیکھو

۱۲۳. لیکن میں فصلیں پسند کرتا ہوں

۱۲۴. اگر تم نے اسے اپنی پوشاک کے ساتھ ڈھانپ لیا تو یہ تم...

۱۲۵. پھر اس کے لیے انعام کا حکم دیا

۱۲۶. ال، یہ حرام ہے

۱۲۷. بیشک اللہ پاکیزہ، نیک اور چھپے ہوئے بندے کو پسند کرتا...

۱۲۸. آپ میں محمد

۱۲۹. مجھے چھوڑ دو، میں نے تمہیں تنہا نہیں چھوڑا

۱۳۰. اگر تم لوگ واقعی اللہ پر اتنا بھروسہ کرتے جتنا اس پر ...

۱۳۱. سبحان اللہ، اس کو برداشت نہیں کر سکتا

۱۳۲. میں نے وسطی طبران میں آپ کے کھانے کی دعوت کا ...

۱۳۳. مجھے اس کے قبر تک لے چلو

۱۳۴. میں نے انہیں اُس کے حوالے کر دیا

۱۳۵. اس کا باپ واقعی اخلاق کے اعلیٰ معیارات کی طرف ...

۱۳۶. اللہ کے ساتھ کسی کے درمیان کوئی مواصلت کرنے وا...

۱۳۷. مجھے داؤد علیہ السلام کی زبور میں سے زبور عطا کی گئی

۱۳۸. اس نے اسے اس کی ماں سے ادھار لیا

۱۳۹. پس صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر پاؤ

۱۴۰. تم میں سے کوئی شخص آگ کی کوئلے کی طرف بڑھتا ہے

۱۴۱. پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے حاصل کرو

۱۴۲. بیشک اللہ اس سے آزاد ہے

۱۴۳. تم مصر کو کھولیں گے، پس اس کے لوگوں کے ساتھ نیہ...

۱۴۴. اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

۱۴۵. میں اپنی زندگی آپ کے لیے قربان کرتا ہوں، ابو اور ا...

۱۴۶. یہ سب آپ کے لیے ہے

۱۴۷. باپ بچوں کی ماں، اور گھر کی مالکن

۱۴۸. اگر اللہ تمہیں مال دے تو تم پر کوئی حرج نہیں

۱۴۹. اللہ آپ کو بڑھتی ہوئی خواہشات عطا کرے اور کام نہ ...

۱۵۰. مجھے خوشخبری پسند ہے

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۱۵۱ تا ۲۰۰)

۱۵۱. باغ کو قبول کرو، اور اسے ایک طلاق دے دو
۱۵۲. یہ اللہ کے راستے میں ہے
۱۵۳. تو کیا تم میرے صاحب کو چھوڑ رہے ہو؟
۱۵۴. کیا حال ہے تمہارا، اے معاذ
۱۵۵. جنت کی طرف جاؤ جس کی وسعت آسمانوں اور زمین ...
۱۵۶. کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں تمہارے اور اس آدمی کے درمیا...
۱۵۷. بیشک آپ میں دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں: حلم او...
۱۵۸. لیکن اللہ جانتا ہے
۱۵۹. کیا آپ جانتے ہیں کہ کون دیوالیہ ہے؟
۱۶۰. یہ زمین میں اس سے زیادہ بھرا ہوا ہے اس کے مقا ...
۱۶۱. کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے
۱۶۲. یہ ان پر تیر مارنے سے بھی سخت ہے!
۱۶۳. میرے ان کے درمیان نسبت ہے
۱۶۴. اگر تم اسے کچھ نہ دو تو میں تم پر ایک جھوٹی بات لکھ دو...
۱۶۵. لم عمل کرو اور بہت ثواب حاصل کرو
۱۶۶. اس دروازے سے جنت کے ایک شخص داخل ہوتا ...
۱۶۷. یہ غداری ہے فالن بن فالن
۱۶۸. اس نے عہد کے ساتھ خیانت کی
۱۶۹. ہمیں بصیر کی طرف چلیں
۱۷۰. وال لوگ اسے اپنی ماں کی طرح پسند کرتے ہیں
۱۷۱. خوشخبری سنو اے ماں عالم کی
۱۷۲. یہ تک کہ ایک لقمہ اپنے بیوی کے منہ میں ڈال دی جاتی ...
۱۷۳. تو اسے اپنی مصیبت پر فخر ہونا چاہئے
۱۷۴. قسم لے کر کہو اگر تم میری گواہی دو گے
۱۷۵. مجھے خوف تھا کہ تمہاری دولت اس پر غالب نہ آجائے
۱۷۶. اللہ عمر
۱۷۷. اپنی بیچنے والی چیز کو صدقے کے ذریعے فروخت کریں
۱۷۸. وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے
۱۷۹. صدقات میں بہترین وہ ہے جو دولت کے فراوان ہو ...
۱۸۰. اپنا سامان سڑک پر پھینک دو
۱۸۱. سمجھنے والا مجھ میں سے ہے، اور میں ان میں سے ہوں
۱۸۲. اللہ نے مجھے حلم دیا کہ میں آپ پر پڑھوں
۱۸۳. وال لذی مرت س و ی
۱۸۴. جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی
۱۸۵. عجبللا منصنیعکما
۱۸۶. بلاشبہ شہر میں کچھ راز ہے
۱۸۷. میں نے ایک لفظ کہا
۱۸۸. جو غلام خریدتا ہے
۱۸۹. ابر البر، لقی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب فی أحد أسفاره أ...
۱۹۰. تاکہ میں اسے آؤں
۱۹۱. سب کچھ باقی ہے سوائے اس کے کندھے کے
۱۹۲. آدمی اُس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے
۱۹۳. تم اُس کے ساتھ ہو جسے تم نے پسند کیا
۱۹۴. سوائے ان کے زبانوں کے پھل کے
۱۹۵. کوئی چیز دنیا سے اس کی جگہ تک نہیں اٹھاتا
۱۹۶. جنگ ایک دھوکہ ہے
۱۹۷. یار، اے ابوبکر
۱۹۸. دولت واقعی دل کی دولت ہے
۱۹۹. اور خوش مزاج شخص نعمتوں میں سے ہے
۲۰۰. قادست قوم وہ ہے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیا جا...

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۲۰۱ تا ۲۵۰)

۲۰۱. اور تم نیکی میں کسی چیز کی تحقیر نہ کرو
۲۰۲. میں نے یہی چاہا تھا اے رسول اللہ
۲۰۳. اللہ آپ کو مصیبت سے بچائے، علی
۲۰۴. یہ سبق آپ کو ابو بکر نے دیا
۲۰۵. لم میں شیطان کے ساتھ بیٹھتا
۲۰۶. اے ابو عمیر: تبدیلی نے کیا کیا؟
۲۰۷. دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے
۲۰۸. یہ اپنے دین میں رکھو
۲۰۹. تو تمہیں کیا روکتا ہے کہ اسے میرے اوپر کھولو
۲۱۰. تباہ کن چرواہوں میں سب سے برا
۲۱۱. اگر تمہیں شرم نہیں آتی تو جو چاہو کرو
۲۱۲. جو اسے اس کا حق لے کر پکڑے
۲۱۳. دعوۃ، یہ دل کا اندھا ہے، بصیرت کا اندھا
۲۱۴. مجھے یہودیوں کی کتاب سکھاؤ
۲۱۵. تم دونوں کے بھائی کے پاس جاؤ
۲۱۶. اللہ اس کے لیے مغفرت فرمائے
۲۱۷. مجھے ڈر ہے کہ تم صدقہ دینے والوں میں سے ہو
۲۱۸. اللہ صرف اپنے رحمدل بندوں پر رحم کرتا ہے
۲۱۹. تو ابھی اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھا ہے
۲۲۰. شکا » ! یہ کہ تم اسے بھوکا رکھو
۲۲۱. یہ صرف تسبیح، تکبیر، اور قرآن کی تلاوت ہے
۲۲۲. لون تمہیں مجھ سے روکتا ہے
۲۲۳. صبر پہلی صدمے کے وقت ہوتا ہے
۲۲۴. اور اسے بھی جس سے معافی مانگی جائے
۲۲۵. جی ہاں، آدمی خریم الاسدی ہیں
۲۲۶. پھر اس نے اپنا ہاتھ اس کے آنسو پونچھنے کے لیے بڑ...
۲۲۷. اے انسان: شیشیوں کے ساتھ نرمی برتو
۲۲۸. مروہ بات کرے، اور چھاؤں میں رہے
۲۲۹. زبیر اح، پانی ڈال، پھر پانی روکو
۲۳۰. ایک ذرہ بھر کے برابر مقدار
۲۳۱. ال احضر
۲۳۲. کاش فاطمہ بنت محمد نے چوری کی ہوتی
۲۳۳. حن الجمعۃ
۲۳۴. اگر وہ کہتا ہے، ان شاء اللہ، اس نے وعدہ خلافی نہیں...
۲۳۵. شرم کے سوا لچھ اچھا نہیں آتا
۲۳۶. یقیناً اللہ نے یہ تمہارے لیے نہیں بھولا
۲۳۷. یہ نیکی والے انسان کے لیے صحیح مال ہے
۲۳۸. ت ج اوزوا عن ع بدی
۲۳۹. اللہ ہر عضو کے ذریعے اسے آگ سے نجات دے
۲۴۰. جو عمل تم کرنا چاہتے ہو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ...
۲۴۱. ایمان میں عہد کی پاسداری اچھی چیز ہے
۲۴۲. مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے م...
۲۴۳. الٹم انہیں انعام دیں تو وہ یقین کریں گے
۲۴۴. تم میں سے جو لوگ مخصوص طور پر دور ہیں
۲۴۵. یہ تک کہ اس نے نہیں جانا کہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ ک...
۲۴۶. حتی کہ انصاف اسے دور کرے، یا ظلم اسے تباہ کرے
۲۴۷. سوا اس کے جو اس کے لیے خالص ہو
۲۴۸. تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا اگر تم اس کے لیے صہ...
۲۴۹. غصہ نہ کرو: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا
۲۵۰. وہ ابراہیم علیہ السلام

فہرست ابواب وپیغامات (ابواب ۲۵۱ تا ۳۰۰)

۲۵۱. کیا شیطان خواب میں تمہیں کھیلتا ہوا دکھا رہا ہے
۲۵۲. اللہ آپ پر رحم کرے
۲۵۳. میں آگ سے شدید خوفزدہ تھا
۲۵۴. یہ تم سے بہتر ہے
۲۵۵. اس نے زوردار کپڑا پہنا
۲۵۶. میری رحمت غلبہ حاصل کرتی ہے! میرا غصہ
۲۵۷. لعنت ہو! اللہ چور کو
۲۵۸. اللہ نے اس کی جگہ لی
۲۵۹. تو وہ ایک ذرہ پیدا کریں
۲۶۰. اگر آپ کو اس میں کوئی عادت ناپسند آئی تو باقی چیزیں قبـ...
۲۶۱. میں نے اللہ پر ایمان لایا اور خود پر جھوٹ بولا
۲۶۲. میں اسے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں
۲۶۳. ہر نم جگر میں اجر ہے
۲۶۴. رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی برائی نہیں کی
۲۶۵. کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے
۲۶۶. وہ اپنا منہ میرے منہ کے مقام پر رکھتا ہے اور پیتا ہے
۲۶۷. میں نے فرشتوں کو اسے دھوتے ہوئے دیکھا
۲۶۸. کیا تم دیکھنا چاہتی ہو
۲۶۹. تم زندگی میں رسول اللہ کے بعد کیا کر رہے ہو؟
۲۷۰. یہ جہنم والوں میں سے ہے
۲۷۱. نرمی کسی بھی چیز میں ہو، اسے خوبصورت بنا دیتی ہے
۲۷۲. تم سے بچو گمان کرنے سے
۲۷۳. بے شک اللہ وفا کے لائق ہے
۲۷۴. پس جب تم نے کہا «میں جلا دوں گا»
۲۷۵. کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ میں تم تک پہنچ جاؤں؟
۲۷۶. علی» !آپ نے اس سے شادی کتنی کی؟
۲۷۷. میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنی
۲۷۸. جو شخص کسی کے لیے بھلا کرے، اسے اس کے کر نـ...
۲۷۹. اگر تم کہو جب رات ہو گئی
۲۸۰. پس ان دونوں میں جہاد کرو
۲۸۱. ہر روز ستر بار
۲۸۲. تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہے
۲۸۳. اسے قتل کرو، اللہ نے انہیں مار ڈالا
۲۸۴. اے رب! روز جزا میں میری خطا معاف فرما
۲۸۵. لوگ یہ نہیں کہتے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے
۲۸۶. پردیسیوں کے لیے خوشخبری
۲۸۷. تم میں سب سے بہترین اخلاق والے کون ہیں
۲۸۸. کہو: اے اللہ، اسے معاف فرما، اے اللہ، اس پر رحـ...
۲۸۹. تم اپنے جملے لے لو اور اس کی قیمت تمہیں ملے گی
۲۹۰. اے اللہ! ام سلمہ کی شادی مجھ سے بہتر مرد سے کر دے
۲۹۱. کیا تم رزق دیتے ہو یا مدد کرتے ہو سوائے اپنے کمزورو...
۲۹۲. لوگوں کو ان کے مقامات پر اتاریں
۲۹۳. بھلائیاں کرو، اور برائیاں چھوڑ دو
۲۹۴. اے اُم حارثہ: یہ جَنّاں ہے
۲۹۵. میری پوری امت بخش دی گئی ہے، سوائے ان لوگوں...
۲۹۶. عائشہ اور مردوں میں اس کے والد
۲۹۷. ہم آپ کی حفاظت کرتے ہیں، اے اللہ کے رسول
۲۹۸. کیا میں نے اسے بتایا؟
۲۹۹. میں اس پر رحم کرتا ہوں
۳۰۰. میں تمہاری قربت سے محبت کرتا ہوں

اے اللہ ! مجھے ایسا حبیب عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا، تو آپ ﷺ نے انہیں ایک ڈھال عنایت فرمائی۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ دیکھا تو وہ ڈھال ان کے پاس نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "اے سلمہ! وہ ڈھال کہاں گئی جو میں نے تمہیں دی تھی؟" سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! راستے میں مجھے میرے چچا عامر ملے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا، چنانچہ میں نے وہ ڈھال انہیں دے دی۔" نبی کریم ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: "تم تو اس پہلے شخص کی مانند نکلے جس نے کہا تھا: اے اللہ! مجھے ایسا حبیب عطا فرما جو مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو!"

لوگوں کے اچھے اور خوبصورت طرزِ عمل کی حوصلہ افزائی کیجیے اور ان کی دل کھول کر تعریف کیجیے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے سے کہیے کہ تم ایک شاندار انسان ہو اور اجر کے مستحق ہو۔

اپنی شریکِ حیات پر شفقت و محبت نچھاور کرنے والے شوہر کو بتائیے کہ تم ایک باوقار اور بااخلاق انسان ہو۔

ایماندار ملازم سے کہیے کہ تمہاری دیانت داری نے لوگوں میں خیر اور بھلائی پر میرا یقین پختہ کر دیا ہے۔

محنت کرنے والے طالب علم اور اپنے کام میں مخلص انسان سے کہیے کہ تم کمال کر رہے ہو۔

اور اپنی باحیا و باعمل سہیلی سے کہیے کہ تمہارا دین پر ثابت قدم رہنا مجھے بھی ہمت اور استقامت دیتا ہے!

لوگ تتلیوں کی مانند ہوتے ہیں، بسا اوقات وہ اپنے پروں پر سجے رنگوں کی رعنائی خود نہیں دیکھ پاتے؛ لوگوں میں خوبیاں اور اچھائیاں تلاش کیجیے اور انہیں سراہا کیجیے، کیونکہ یہ زندہ اور سلامت دل والوں کا شیوہ ہے!

کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے، تو ایک شخص نے آکر اطلاع دی: "ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے!" آپ ﷺ نے دو ٹوک ارشاد فرمایا: "اسے قتل کر دو!" آپ ﷺ نے پورے مکہ کے باشندوں کو عام معافی دے دی تھی، سوائے چھ افراد کے (چار مرد اور دو عورتیں) جن میں ابن خطل بھی شامل تھا۔ وہ پہلے اسلام لایا تھا، پھر اس نے ایک معصوم مسلمان کو ناحق قتل کر دیا، پھر مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا اور نبی کریم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہنے لگا۔ اس نے دو لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں جو محفلوں میں نبی کریم ﷺ کی توہین پر مبنی گیت گایا کرتی تھیں۔

کچھ غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جو ناقابلِ معافی بن جاتی ہیں۔

ہمیشہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ کوئی تمہارے ایک رخسار پر تھپڑ مارے تو تم دوسرا رخسار بھی آگے کر دو۔

کچھ زخم اور چوٹیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں باوقار لوگ آپس میں معاف کر دیا کرتے ہیں، کیونکہ کوئی معرکہ ایسا نہیں ہوتا جس میں تلخی نہ ہو؛ لیکن کچھ کمینگی اور خباثت ایسی ہوتی ہے جس کی پوری قیمت وصول کرنا عدل کا تقاضا ہوتا ہے!

اپنی اہلیہ کے ساتھ حج پر جاؤ !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ! میرا نام فلاں فلاں غزوے کے لشکر میں لکھ دیا گیا ہے، جبکہ میری اہلیہ حج کے لیے روانہ ہو رہی ہے۔" نبی کریم ﷺ نے بغیر کسی تردد کے فرمایا: "واپس جاؤ اور اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج کرو !"

سفر میں محرم کا ساتھ ہونا عورت کی عزت و تکریم ہے، اس پر بدگمانی یا شک نہیں۔

یہ اس کی حفاظت و نگہبانی ہے، اس پر پہرہ داری یا قید نہیں۔

سفر مشقت اور تھکن کا نام ہے اور عورت نازک آبگینہ ہے، چنانچہ یہ دین اس کی نزاکت کا پورا خیال رکھتا ہے۔ تنہا عورت حریص نگاہوں کی زد میں آسکتی ہے، اور یہ دین اس کی حرمت کی حفاظت کرتا ہے۔

جب ایک صحابی جہاد کے عظیم الشان جذبے کے ساتھ میدانِ جنگ میں جانے کا عزم لیے حاضر ہوتا ہے، تو نبی ﷺ اسے جہاد موقوف کر کے بیوی کے ساتھ جانے کا حکم دیتے ہیں؛ گویا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کی حفاظت کرنا اور اس کا سہارا بننا بھی ایک جہاد ہی ہے !

یہ دین محرم کے ذریعے عورت کا گھیراؤ نہیں کرتا بلکہ اس کے ناز نخرے اٹھاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر عورت کی کیا عزت ہوگی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں جانے کی تیاری کرتے ہیں، مگر ان کی اہلیہ (رسول اللہ ﷺ کی بیٹی) بیمار ہو جاتی ہیں، تو آپ ﷺ انہیں اہلیہ کی تیمارداری کا حکم دے کر وہیں روک لیتے ہیں، اور بعد میں غنیمت میں سے مجاہدینِ بدر کے برابر ان کا حصہ نکالتے ہیں ! مجاہدین نے تلوار چلا کر غنیمت پائی، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کی دلجوئی کر کے غنیمت سمیٹی !

کیا وہ واقعی مجھے نکال دیں گے؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی اور ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے کہا کہ کاش میں اس وقت تندرست اور زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں تمہارے وطن سے نکال دے گی، تو آپ ﷺ نے انتہائی درد اور دکھ کی کیفیت میں پوچھا: "أَو مخرجيّ هم؟" (کیا وہ سچ مچ مجھے نکال دیں گے؟)

آپ زبان و ادب کے سارے خزانے کھنگال ڈالیے، آپ کو اس استفہام سے زیادہ پردرد اور دل شکن جملہ نہیں ملے گا: "کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟"

افسوس کہ بہت سے لوگ آپ سے آپ کی برائیوں کی وجہ سے نہیں، بلکہ آپ کی خوبیوں کی وجہ سے نفرت کریں گے!

بسا اوقات آپ ان کے شر سے محفوظ رہ جاتے ہیں جنہیں آپ نے کچھ نہ دیا ہو، مگر ان کے وار سے نہیں بچ پاتے جن پر آپ نے احسانات کیے ہوں۔ وہ ایک ہاتھ سے آپ کی خیرات سمیٹیں گے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کی پیٹھ میں خنجر گھونپیں گے۔ یہ دنیا احسان فراموشی سے بھری پڑی ہے!

جن کی ٹوٹی ہوئی زندگیوں کو آپ نے سنوارا، وہی آپ کو توڑیں گے۔ جن کے دکھوں پر آپ نے مرہم رکھا، وہی آپ کو لہولہان کریں گے۔ جن کے گل ہوئے چراغوں کو آپ نے روشن کیا، وہی آپ کی شمع بجھانے کی کوشش کریں گے؛ اور جن کے آنسو آپ نے پونچھے، وہی آپ کو خون کے آنسو رلائیں گے۔

بھلائی ضرور کیجیے مگر یہ حقیقت مت بھولیے: نابینا جب بینائی پا لیتا ہے تو سب سے پہلے اسی لاٹھی کو پھینکتا ہے جس کے سہارے وہ چلتا تھا!

اس کی دلجوئی کرو، خوشگوار زندگی پاؤ گے !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور اگر تم پسلی کو بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے؛ لہٰذا اس کی دلجوئی اور مدارات کرو، تم اس کے ساتھ پرسکون اور خوشگوار زندگی گزار پاؤ گے۔"

محبت تم دونوں کو صرف گھر کی دہلیز تک لا کھڑا کرتی ہے، اس کے بعد اصل امتحان اور زندگی کا طویل سفر شروع ہوتا ہے۔

یہ سفر باہمی احترام کے بغیر قدم بھر آگے نہیں بڑھ سکتا، حتیٰ کہ شدید اختلاف کے لمحات میں بھی احترام قائم رہنا چاہیے۔

یہ رشتہ تجاہلِ عارفانہ (چھوٹی غلطیوں پر آنکھیں بند کرنے) کے بغیر برقرار نہیں رہ سکتا؛ ہر بات پر گرفت کرنا اور کیڑے نکالنا محبت کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔

زندگی چشم پوشی سے چلتی ہے: ایک بار تم اس کی خامی سہہ لو، ایک بار وہ تمہاری کمی برداشت کر لے۔ تھوڑا وہ تمہارے لیے جھک جائے، تھوڑا تم اس کی خاطر پیچھے ہٹ جاؤ۔

تنہا شوہر شادی کو کامیاب نہیں بنا سکتا اور نہ ہی تنہا بیوی؛ کوئی پرندہ ایک پر کے ساتھ پرواز نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے حق کا مطالبہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے !

کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے اوجھل رکھ سکتے ہو؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کی توبہ قبول فرما لی۔ کوئی شخص کسی انسان کے سامنے توبہ کا دروازہ بند نہیں کر سکتا، چاہے وہ اللہ کا نبی ہی کیوں نہ ہو! لیکن انسان کا دل اس کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے، اور دل کا زخم صرف وہی جانتا ہے جس پر وہ گزری ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وحشی سے کمالِ شفقت کے ساتھ فرمایا: "کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنا چہرہ مجھ سے اوجھل رکھو؟"

معاف کر دینا انسان کے دل کی ہمت و استطاعت سے بندھا ہوتا ہے، اور بسا اوقات زخم معاف کرنے کی ہماری طاقت سے کہیں گہرا ہوتا ہے!

ہم بعض لوگوں کو دل سے معاف تو کر دیتے ہیں، مگر ہم ان کے چہروں کی طرف دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے؛ کیونکہ جب بھی ہم انہیں دیکھتے ہیں، ہمیں اپنی پیٹھ پر لگی ان کے خنجروں کی جلن یاد آجاتی ہے۔

اس بات کو سمجھیے کہ جو شخص بکھرے ہوئے تعلقات کو دوبارہ پہلے جیسا نہیں کرنا چاہتا، وہ لازماً کینہ پرور نہیں ہوتا؛ کچھ لوگ زخم کی گہرائی سے یہ بھانپ لیتے ہیں کہ اگر یہ پانی دوبارہ پرانے بہاؤ پر لوٹا تو گدلا ہی رہے گا۔

زخموں کی بھی ایک حرمت ہوتی ہے، پس اس حرمت کا احترام کیجیے!

آپ ﷺ گھر والوں کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے تھے!

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے کام کاج اور خدمت میں لگے رہتے تھے، پھر جب نماز کی اذان ہوتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔"

باورچی خانے میں اپنی شریکِ حیات کے ساتھ گھنٹہ بھر کھڑے ہو جانا تمہاری مردانگی کو داغدار نہیں کرتا۔

اس کے ساتھ کھانے کی پلیٹ دھو لینا کوئی عیب کی بات نہیں۔

جب وہ گھر کی دیگر ذمہ داریوں میں ہلکان ہو رہی ہو اور تم رسی سے سوکھے کپڑے اتار لاؤ تو دنیا ختم نہیں ہو جائے گی۔

اگر تم نے اپنی قمیض خود استری کر لی، یا کم از کم اپنے کپڑے سنبھال کر لٹکا دیے تو اس میں تمہاری کیا ہتک ہے؟

کائنات کے سب سے عظیم انسان، امام الانبیاء ﷺ اپنی جوتی خود گانٹھتے تھے، اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے تھے؛ جبکہ ہم میں سے کوئی گھر میں یوں بیٹھتا ہے جیسے کوئی بڑا جاگیردار ہو، یہاں تک کہ پانی کا گھونٹ بھی ہاتھ میں مانگتا ہے۔ دنیا میں پہلے ہی بہت تلخی اور سختی ہے، اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم خو بنیے!

میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہائت دبلے پتلے تھے اور ان کی پنڈلیاں بہت باریک تھیں۔ ایک بار وہ پیلو کے درخت پر مسواکیں توڑنے چڑھے تو ہوا کا جھونکا آیا اور ان کی پنڈلیاں کھل گئیں۔ صحابہ کرام ان کی باریک پنڈلیاں دیکھ کر ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کس بات پر ہنس رہے ہو؟" عرض کیا: یا رسول اللہ ! ابن مسعود کی پنڈلیوں کی باریکی پر! آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ! یہ دونوں پنڈلیاں میزانِ عدل میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں !"

انسان اپنے دل سے ماپا جاتا ہے نہ کہ اپنے وزن سے؛ اپنی عقل سے پرکھا جاتا ہے نہ کہ اپنے مال سے؛ اور اپنی سچی زبان سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ اپنے قیمتی سوٹ سے !

تم کسی کمزور، پست قد اور دبلے انسان کو دیکھ کر اسے بے وقعت سمجھتے ہو، حالانکہ اللہ کے ہاں اس کا وہ رتبہ ہو سکتا ہے جسے تم ہزار سال عبادت کر کے بھی نہ پا سکو۔

اور تم کسی خوبرو، وجیہ اور امیر کبیر شخص کو دیکھ کر حسرت سے کہتے ہو کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا، حالانکہ ممکن ہے وہ اللہ کا نافرمان ہو اور اس کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہو۔

ظاہری وضع قطع دیکھ کر لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے مت کیجیے۔ اللہ نے کسی کو کمزور بنایا ہے تو اپنی کسی عاجزی کی وجہ سے نہیں، اور کسی کو غریب رکھا ہے تو اپنے خزانوں کی کمی سے نہیں؛ یہ سب تقسیمِ رزق اور امتحان کی گھڑیاں ہیں۔ اگر مخلوق کا احترام نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کے خالق کا احترام کیجیے !

حضرت صفیہ کی سواری کے لیے اپنا گھٹنا مبارک پیش کرنا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

خادمِ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ کے پاس تشریف فرما ہوئے، اور اپنا گھٹنا مبارک آگے بڑھا کر ٹیک دیا، پھر ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پاؤں آپ ﷺ کے گھٹنے پر رکھا اور اونٹ پر سوار ہو گئیں !"

یہ ہے محبت، شائستگی، باہمی احترام اور نزاکت کا دین !

لیکن افسوس کہ ہم نے دین کو صرف خشک عقائد تک محدود کر دیا ہے اور اخلاق و برتاؤ سے خارج کر دیا ہے۔

گویا بیوی سے محبت کا اظہار کرنا کوئی عیب ہو، یا اس کے ساتھ نرمی برتنا مردانگی کی توہین ہو !

ہم اندر سے اتنے بنجر اور کھوکھلے ہو چکے ہیں کہ مغرب کا ادنیٰ سا تصنع بھی ہمیں مسحور کر دیتا ہے؛ جب وہاں کوئی شخص اپنی بیوی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے تو ہم دنگ رہ کر کہتے ہیں: "دیکھو کتنا رومانوی انداز ہے ! ہم اس سلیقے سے کتنے دور ہیں !"

حالانکہ چودہ سو سال پہلے تمام کائنات کے سردار ﷺ خاک پر بیٹھ گئے اور اپنی شریکِ حیات کے لیے اپنا زانو پیش کیا تاکہ وہ اس پر پاؤں رکھ کر سوار ہو سکیں ! سختی، بے رخی اور سنگدلی کا اس دین سے کوئی واسطہ نہیں، مگر المیہ یہ ہے کہ ہم دین سے وہی لیتے ہیں جو ہماری نفسانی خواہشات کے موافق ہو اور جس میں ایثار درکار ہو اسے پسِ پشت ڈال دیتے ہیں !

کیا تمہیں غیرت آئی ہے؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ ایک رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے چپکے سے اٹھے اور باہر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ نے گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری زوجہ کے پاس گئے ہیں، چنانچہ ان کے دل میں نسوانی غیرت جاگ اٹھی۔ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان کے چہرے کے بدلے ہوئے تاثرات دیکھ کر فورا بھانپ گئے اور محبت بھرے لہجے میں پوچھا: "عائشہ ! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہیں غیرت آئی ہے؟" انہوں نے والہانہ انداز میں عرض کیا: "یا رسول اللہ ! بھلا مجھ جیسی عورت آپ جیسے بے مثال شوہر پر غیرت کیوں نہ کھائے گی؟ !"

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیوی کے چہرے پر غیرت کی لہریں دیکھیں تو انہیں نظر انداز نہیں کیا اور نہ ہی ان پر طنز کیا۔

کچھ احساسات ایسے ہوتے ہیں جنہیں سنجیدگی اور شفقت سے سنبھالنا چاہیے، چاہے وہ کسی غلط فہمی ہی کی پیداوار کیوں نہ ہوں۔ اس لمحے یہ بحث فضول تھی کہ اصل واقعہ کیا تھا، اصل چیز وہ جذبہ تھا جو دل میں امڈ آیا تھا !

اور ذرا عائشہ رضی اللہ عنہا کی دانشمندی اور جواب کی دلکشی تو دیکھیے: "مجھ جیسی آپ جیسے پر غیرت کیوں نہ کرے !"

انا اور ہٹ دھرمی چھوڑیے اور اپنے شریکِ حیات سے کھلے دل سے کہیے: "مجھے تم سے محبت ہے اور میں تمہارے معاملے میں حساس ہوں۔" تلخ طعنوں سے دل مت جلائیے۔ اپنے شریکِ حیات کو واضح احساس دلائیے کہ وہ آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں !

جب وہ کسی جائز چیز کی خواہش کرے تو اس کا ساتھ دو !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نہایت نرم مزاج اور آسان طبیعت انسان تھے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی جائز بات کی خواہش کرتیں تو آپ ﷺ اس میں ان کا ساتھ دیتے تھے۔ چنانچہ جب حج مکمل ہونے کے بعد حضرت عائشہ نے عمرہ کرنے کی خواہش کی، تو آپ ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر فرمایا کہ انہیں تنعیم لے جاؤ تاکہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی مٹھاس تو دیکھیے: "جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتیں تو آپ ان کا ساتھ دیتے۔"

عالی ظرف شوہر وہ ہوتا ہے جو بیوی کی خوشیوں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے، نہ کہ وہ جو ہر وقت نفی کی تلوار لٹکائے رکھتا ہے۔

اگر تم دیکھو کہ اس کا دل اپنے میکے جانے کو چاہ رہا ہے تو اسے خوشی سے لے جاؤ۔ اگر تم محسوس کرو کہ وہ باہر نکل کر تفریح کرنا چاہتی ہے تو اس کا ساتھ دو۔ اگر وہ کسی اچھے لباس کی آرزو کرے اور تم استطاعت رکھتے ہو تو اس کا دل مت توڑو۔ اگر وہ اپنی سہیلیوں کی دعوت کرنا چاہے تو اسے کشادہ دلی سے اجازت دو، اس کا دم نہ گھوٹو۔

محروم کرنا اور روکنا تو ہر کوئی کر سکتا ہے، مگر فیض اور عطا صرف باوقار روحوں کا خاصہ ہے۔ سختی کوئی بہادری نہیں، اصل بہادری تو دلداری اور نرمی میں ہے !

اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم، میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں!"

ذرا تصور کیجیے، جب معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ سنا ہوگا تو یوں لگا ہوگا جیسے ان کے پر نکل آئے ہوں اور وہ خوشی سے فضاؤں میں پرواز کرنے لگے ہوں!

نبی کریم ﷺ کی محبت معاذ سے کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی، لیکن آپ ﷺ انسانی دلوں پر الفاظ کے اثرات کی طاقت کو خوب جانتے تھے۔

کچھ کلمات ایسے ہوتے ہیں جن کا جادو دل و روح کو مسخر کر لیتا ہے۔ ہم وہ باتیں بار بار سننا چاہتے ہیں جو ہم پہلے سے جانتے ہوں۔

محبت بھرے الفاظ جب کانوں میں رس گھولتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی مشفق ماں کا نرم ہاتھ سر پر پھر جائے اور سکون آ جائے، یا کسی سہمے ہوئے بچے کو کوئی سینے سے لگا لے، یا بنجر تپتی دھرتی پر رم جھم بارش برس پڑے۔

اپنے پاکیزہ جذبات کو سینے میں قید مت رکھیے؛ محبت کا کھل کر اظہار کیجیے، اسے جیے اور اس کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوئیے۔ انسان کو محبت دینے کی اتنی ہی شدید ضرورت ہوتی ہے جتنی محبت سمیٹنے کی!

میں نے آپ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ لیے !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

انصار کے ایک صحابی ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے قصاب غلام سے کہا: "پانچ افراد کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو چار دیگر صحابہ کے ہمراہ دعوت دینا چاہتا ہوں؛ میں نے آپ ﷺ کے روئے انور پر بھوک کی نقاہت کے آثار پہچان لیے ہیں !" جب کھانا تیار ہوا تو آپ ﷺ چار صحابہ کے ہمراہ تشریف لائے، لیکن ایک چھٹا شخص بھی ساتھ لگ گیا۔ دروازے پر پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے میزبان سے فرمایا: "یہ شخص ہمارے پیچھے آگیا ہے، اگر تم اجازت دو تو اندر آجائے، ورنہ واپس لوٹ جائے۔" ابو شعیب نے فورا عرض کیا: "یا رسول اللہ ! میں نے اسے دل و جان سے اجازت دی !"

سمجھدار اور مردم شناس بنیے؛ ضرورت مندوں کی حاجتیں ان کے چہروں سے پڑھی جاتی ہیں !

کسی کی آواز میں ہلکی سی لرزش ہو تو سمجھ جائیے کہ اس کے پیچھے کوئی پوشیدہ آنسو ہے، اس کا دھیان رکھیے۔

کسی کی گفتگو میں بے رخی یا بوجھل پن ہو تو جان لیجیے کہ کوئی گہرا دکھ اندر دفن ہے، اسے نظر انداز مت کیجیے۔

کسی کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اور بے قراری کو محسوس کیجیے۔ کھوئی ہوئی نظروں کے پیچھے کسی گہرے گھاؤ یا پردیسی کی یاد کو سمجھیے۔

دل کی ہر بات زباں پر نہیں لائی جا سکتی، مگر وہ چہرے کے آئینے میں صاف نظر آتی ہے !

مجھے ان کی شفقت و محبت یاد آئی تو میں رو پڑا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ ایک دن ایک قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے، اور صحابہ بھی آپ کے گرد کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک یوں ہلایا جیسے کسی سے رازداری سے مخاطب ہوں، پھر زار و قطار رونے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تڑپ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ! آپ کے اس گریہ کا کیا سبب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ میری والدہ آمنہ بنت وہب کی قبر ہے۔ میں نے اپنے رب سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی۔ اور مجھے ان کی وہ مامتا اور شفقت یاد آ گئی جو وہ بچپن میں مجھ پر نچھاور کرتی تھیں، تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے !"

بچے تمہارے گمان سے کہیں زیادہ حساس اور ذہین ہوتے ہیں، اور ان کے دلوں پر یادوں کے نقوش تمہارے تصور سے کہیں زیادہ گہرے ہوتے ہیں !

نبی کریم ﷺ اپنی والدہ کے ساتھ کل سات برس رہے، جن میں سے دو سال دائی حلیمہ کے ہاں بیتے؛ لیکن ساٹھ برس سے زائد عمر میں بھی آپ ﷺ کو والدہ کی وہ محبت، دلاسا اور گداز یاد تھا !

تمہارے بچے تمہاری دی ہوئی محبت، گلے لگانے، ماتھا چومنے اور غلطیوں سے درگزر کرنے کے لمحات کو زندگی کے آخری سانس تک یاد رکھیں گے۔ مصنف کہتے ہیں: میری ذاتی لائبریری میں ہزاروں کتابیں ہیں، مگر میرے دل کے سب سے قریب وہ قصص الانبیاء کی کتاب ہے جو میرے والد نے مجھے آٹھ سال کی عمر میں خرید کر دی تھی؛ خدا کی قسم، آج بھی جب میں اسے دیکھتا ہوں تو مجھے بچپن کی وہ خوشی یاد آ جاتی ہے !

میں ان کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

واقعۂ افک کی روح فرسا آزمائش کے دوران، جب مدینہ منورہ میں بہتان کی آندھیاں چل رہی تھیں، انصار کی ایک نیک دل خاتون ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ غم اور صدمے کی شدت اتنی ہولناک تھی کہ وہ تسلی کا ایک جملہ بھی زبان سے نہ نکال سکیں؛ وہ بس حضرت عائشہ کے پاس بیٹھ گئیں اور ان کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "میں ان کا یہ ساتھ اور ہمدردی کبھی نہیں بھولوں گی !"

لوگ بسا اوقات ہم سے اپنے دکھوں کے فلسفیانہ حل نہیں مانگتے، وہ صرف یہ محسوس کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے درد میں شریک ہے !

سخاوت صرف جیب سے پیسہ لٹانے کا نام نہیں، وقت دینا اور توجہ بانٹنا بھی ایک بہت بڑی سخاوت ہے؛ اور دکھ کی گھڑی میں کسی کے ساتھ بیٹھ کر تسلی دینا دنیا کی تمام دولت کے برابر ہوتا ہے۔

نرمی اور ہمدردی ہمیشہ سختی اور طاقت کو پچھاڑ دیتی ہے، پس ہمیشہ ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے امن کی چھاؤں بنیے۔ دکھی انسان کا آنسو پونچھیے، اور مایوس کے کندھے پر تھپکی دیجیے۔

لوگ تتلیوں کی طرح ہوتے ہیں، اکثر اپنے پروں کی خوبصورتی خود نہیں دیکھ پاتے؛ لوگوں کی اچھائیوں کی تعریف کیجیے، یہ سلیم الفطرت انسانوں کی پہچان ہے !

گویا میں تمہیں جنت میں ٹھیک پاؤں کے ساتھ چلتے دیکھ رہا ہوں !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ شدید لنگڑے پن کا شکار تھے۔ جب غزوہ احد کی منادی ہوئی تو ان کے بیٹوں نے انہیں روکا اور کہا: ابا جان ! اللہ نے آپ کو معذور قرار دے کر جہاد سے رخصت دی ہے۔ وہ بے چین ہو کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے اور بیٹوں کی شکایت کی ! آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے تمہیں معذور قرار دیا ہے، تم پر جہاد لازم نہیں۔" لیکن ان کا اشتیاق دیکھ کر بیٹوں سے فرمایا: "انہیں مت روکو، شاید اللہ انہیں شہادت عطا فرما دے !" جب وہ نکلے تو عرض کیا: "یا رسول اللہ ! اگر میں شہید ہو گیا تو کیا میں جنت میں اس پاؤں سے بالکل درست اور سیدھا چلوں گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں !" وہ احد میں شیر کی طرح لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ شہداء کے درمیان سے گزرے تو ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: "گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت میں اپنے اسی پاؤں کے ساتھ تندرست ہو کر سیر کر رہے ہو !"

دین کو اپنی پیٹھ پر لدا ہوا کوئی بوجھ یا مصیبت مت سمجھیے، بلکہ اسے ایک عظیم الشان امانت اور مقدس مشن جانیے جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے؛ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہی جنت کا واحد راستہ اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

انسان کی اصل قیمت اس سے نہیں ناپی جاتی کہ وہ کتنی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرتا ہے، بلکہ اس سے ناپی جاتی ہے کہ وہ کتنا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہے۔

ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرنا تو بزدلوں کا شیوہ ہے، بوجھ اٹھانا صرف مردانِ حر کا کام ہے !

اللہ کے ہاں بدترین انسان وہ ہے جس کے شر کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں!

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین درجے کا انسان وہ ہوگا جس کے شر اور بدزبانی کے خوف سے لوگ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔"

خبردار! کہیں تم لوگوں میں بدترین شخص نہ بن جاؤ!

یہ کتنی بڑی بدبختی ہے کہ تمہارے بوڑھے والدین تم سے بات کرتے ہوئے جھجھکیں کہ تمہاری زبان میں زہر ہے!

تمہاری شریکِ حیات تمہاری خوشامد کرے کیونکہ تم بے رحم اور جابر ہو!

تمہارے معصوم بچے تم سے کترائیں کیونکہ تمہارا لہجہ کھردرا اور ظالمانہ ہے!

تمہارا ہمسایہ تم سے کنی کترائے کیونکہ تم بدزبان ہو!

اور تمہارے دفتری ساتھی تمہارے شر سے پناہ مانگیں۔

جس شخص سے لوگ ڈرتے ہوں وہ لازماً محترم نہیں ہوتا بلکہ لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے خاموش رہتے ہیں۔ جس شخص کی تعظیم خوف کی وجہ سے کی جائے، وہ درحقیقت لعنت کا مستحق ہے۔ اپنے گریبان میں جھانکیے اور اپنے رویوں کی اصلاح کیجیے!

ثابت کا کیا حال ہے؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی مجلس میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہ پایا، تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: "اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے، کیا وہ بیمار ہیں؟" سعد نے عرض کیا: وہ میرے پڑوسی ہیں لیکن مجھے ان کے کسی مرض کی خبر نہیں۔ سعد ان کے پاس پہنچے اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی کمی محسوس کی ہے۔ ثابت رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: "جب یہ آیت اتری کہ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی مت کرو، تو میں نے سوچا کہ میں تو سب سے اونچی آواز میں بولنے والا ہوں، میرے سارے اعمال برباد ہو گئے اور میں جہنمی بن گیا!" سعد نے یہ ماجرا نبی کریم ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: "ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہیں!"

آپ نے کتنی بار قرآن کی تلاوت کی اور یہ محسوس کیا کہ یہ آیت خاص مجھ سے مخاطب ہے؟

کیا کبھی توبہ کی آیت سن کر دل دہلا کہ اے اللہ کا بندے، اب تو باز آجا؟

کیا صدقے کی آیت پڑھ کر محسوس ہوا کہ اللہ مجھ سے سخاوت کا تقاضا کر رہا ہے؟

کیا صلہ رحمی کی آیت سن کر لگا کہ کٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنے کا حکم مجھے مل رہا ہے؟

آؤ قرآن کو اس طرح پڑھیں جیسے وہ ہم پر نازل ہو رہا ہو، اور اس کے ہر حکم کو اپنے لیے اللہ کا براہِ راست خط سمجھ کر قبول کریں!

دعا فرمائی تو جمعہ سے جمعہ تک مسلسل بارش برستی رہی !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمعہ کے خطبے کے دوران حاضر ہوا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ! مویشی مر گئے، راستے کٹ گئے، قحط نے گھیر لیا، اللہ سے بارش کی دعا کیجیے !" آپ ﷺ نے دستِ دعا بلند فرمائے۔ اسی وقت آسمان پر بادل امنڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی، اور مسلسل اگلے جمعہ تک برستی رہی۔ اگلے جمعہ وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ! مکانات گر گئے، راستے بہہ گئے، مال مویشی ڈوب رہے ہیں، دعا کیجیے بارش تھم جائے !" نبی کریم ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: "اے اللہ ! ہمارے گرد و پیش برسا، ہم پر نہ برسا؛ ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور جنگلوں پر برسا !" دیکھتے ہی دیکھتے مدینہ کے اوپر سے بادل چھٹ گئے۔

اس نبیِ رحمت ﷺ کی برکتیں تو دیکھیے، خدا کی قسم برکت ہی برکت ہے !

بچپن میں بنو سعد کی بنجر اور سوکھی وادی میں تشریف لے گئے تو وہ چمن بن گئی۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کے چہرے پر وضو کے پانی کی چھینٹیں ڈالیں تو وہ بوڑھی ہو گئیں مگر ان کے چہرے پر شباب کی تروتازگی جوں کی توں قائم رہی۔

عقبہ بن فرقد کی جلدی بیماری پر دستِ مبارک پھیرا تو شفا پائی اور زندگی بھر ان سے کستوری کی خوشبو مہکتی رہی۔

آپ کا جسمِ اطہر برکت، آپ کی دعا برکت، آپ کی سنت برکت اور آپ کی شریعت برکت ہے؛ اور انسان میں برکت کا حصہ اسی قدر ہوتا ہے جس قدر وہ اس بابرکت نبی ﷺ کی سنت سے وابستہ رہتا ہے !

اے حنظلہ ! ایک گھڑی دین کے لیے، ایک گھڑی دنیا کے لیے !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حنظلہ بن ربیع کو غمزدہ دیکھا تو پوچھا: حنظلہ کیا بات ہے؟ انہوں نے روتے ہوئے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ! ابو بکر نے کہا: سبحان اللہ، یہ کیا بات کہہ رہے ہو؟ حنظلہ نے عرض کیا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں اور آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے گویا ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں؛ لیکن جب ہم آپ کی مجلس سے اٹھ کر اپنے گھروں،.بیوی بچوں اور کاروبار میں جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں ! ابو بکر بولے: اللہ کی قسم، یہی کیفیت تو میری بھی ہوتی ہے ! دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ! اگر تم اسی حالت پر قائم رہو جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں، لیکن اے حنظلہ ! ایک گھڑی اس کے لیے اور ایک گھڑی اس کے لیے۔"

"ایک گھڑی اس کے لیے اور ایک گھڑی اس کے لیے" کا مطلب یہ ہے کہ عبادت ہر لمحہ ایک ہی جوش پر نہیں رہ سکتی؛ انسانی زندگی میں ملازمت، بازار، کھیتی باڑی اور گھر کی ذمہ داریاں بھی وقت مانگتی ہیں۔

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک گھڑی اللہ کے لیے اور ایک گھڑی شیطان کے لیے !

ایک گھڑی مسجد میں اور ایک گھڑی گناہ کی محفل میں !

ایک گھڑی نماز کا پاکیزہ لباس اور دوسری گھڑی بے حیائی اور عریانی !

بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم براہِ راست عبادت میں نہ ہو تو اپنے مباح اور جائز دنیوی کاموں میں رہو، حرام کے قریب بھی نہ بھٹکو !

حق دار کو بات کہنے کا حق ہوتا ہے !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے کھجوروں کے بدلے اونٹ خریدا۔ جب آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ گھر کی کھجوریں تو پہلے ہی کھائی جا چکی ہیں یا صدقہ ہو چکی ہیں۔ آپ ﷺ نے باہر آ کر اعرابی سے فرمایا: "میں نے کھجوریں تلاش کیں مگر نہ پائیں۔" اعرابی بدحواس ہو کر چلا اٹھا: "ہائے دھوکا، ہائے وعدہ خلافی !" صحابہ اس پر برس پڑے: اللہ تجھے سمجھے، کیا رسول اللہ ﷺ بھی دھوکا دے سکتے ہیں؟ ! نبی کریم ﷺ نے کمالِ ضبط سے فرمایا: "اسے کچھ نہ کہو، کیونکہ حق دار کو بات کہنے کا حق ہوتا ہے !"

لوگوں کی عقلیں، فہم، مزاج اور لب و لہجے مختلف ہوتے ہیں، اس تنوع اور اختلاف کو کھلے دل سے تسلیم کیجیے۔

اگر اونٹ کا مالک کوئی جلیل القدر صحابی ہوتا تو مسکرا کر کہتا: یا رسول اللہ ! میرے والدین اور دنیا کے سارے اونٹ آپ پر قربان ! لیکن وہ ایک عام بدو تھا؛ حق دار کبھی اپنا حق مانگتے ہوئے بدتہذیبی کر بیٹھتا ہے مگر یہ اس کا حق ہے، اس لیے ظرف دکھائیے۔

زخمی انسان تکلیف کے وقت تلخ ہو سکتا ہے، اس کی مجبوری کا لحاظ کیجیے۔ مظلوم اپنی فریاد میں چیخ سکتا ہے، اس پر رحم کیجیے۔

کچھ حالات انسان کو بے قابو کر دیتے ہیں۔ ناانصافی کڑوی ہوتی ہے، بے وفائی جان لیوا ہوتی ہے، اور دل کا ٹوٹنا اندر سے مار دیتا ہے۔ لوگوں سے تہذیب کی توقع رکھنے سے پہلے یہ سمجھیے کہ وہ گوشت پوست کے انسان ہیں، فرشتے نہیں !

بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو سیراب کرو !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے سیدھا جنت میں لے جائے !" آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی غلام کو آزاد کراؤ، یا کسی گردن کو غلامی کے بوجھ سے چھڑاؤ؛ اور اگر تم اس کی استطاعت نہ رکھتے ہو، تو کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو اور کسی پیاسے کو پانی پلا دو !"

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی عمل بندوں کی حاجت روائی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ ان کی مالی ضروریات، ان کے خاندانی مسائل اور ان کے دلی دکھ دور کرنا !

اللہ ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہے تاکہ ان کے دکھوں کا بوجھ ہلکا کرے۔

قرض تلے دبے انسان کا قرض ادا کر دینا یا اس میں اس کا ہاتھ بٹانا اللہ کو کتنا محبوب ہے۔

اس نادار کرائے دار کا سوچو جو مہینے کے اختتام پر مکان کے کرائے سے عاجز ہے، کبھی اس کا کرایہ اپنی طرف سے ادا کر کے دیکھو۔

اس بے بس باپ کی طرف دیکھو جو عید کے موقع پر یا اسکول کی فیسوں کے سامنے اپنے معصوم بچوں کے آگے بے بس ہو کر سہم جاتا ہے؛ اس کی مدد کیجیے تاکہ وہ اپنی اولاد کے سامنے نہ ٹوٹے، کیونکہ بے بسی کا احساس زہر سے زیادہ کڑوا ہوتا ہے !

اس بیوہ کی مدد کیجیے جو یتیموں کو سنبھالے بیٹھی ہے، اس مریض کے لیے دوائیں خریدیے جو علاج کی سکت نہیں رکھتا۔ اللہ صرف مساجد ہی میں نہیں ملتا (اگرچہ وہ مقدس ترین جگہیں ہیں)، اللہ تو مجبور اور دکھی بندوں کے آنسوؤں میں ملتا ہے !

جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقے کی بنیاد رکھی !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

دیہاتیوں کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جن کے جسم پر چیتھڑے تھے اور وہ فقر و فاقہ سے نڈھال تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو صدقہ کی ترغیب دی، لیکن شروع میں لوگ کچھ دیر خاموش رہے جس سے آپ کے چہرۂ انور پر ملال کے آثار ابھر آئے۔ اتنے میں انصار کا ایک نوجوان چاندی کی ایک بھاری تھیلی لے کر دوڑا آیا جسے اٹھاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھک رہا تھا، اس نے وہ تھیلی آپ ﷺ کے قدموں میں رکھ دی۔ پھر ایک اور صحابی اٹھے، پھر دوسرا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے غلے اور کپڑوں کے ڈھیر لگ گئے، اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مسرت و شادمانی سے سونے کی طرح دمک اٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسلام میں کسی اچھے طریقے کی بنیاد رکھی اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا، تو اس کے لیے اپنا اجر بھی ہے اور عمل کرنے والوں کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی آئے ! اور جس نے کسی برے طریقے کی بنیاد رکھی، تو اس پر اپنا گناہ بھی ہوگا اور بعد والوں کے گناہوں کا بوجھ بھی !"

اپنی بیٹیوں کے مہر کم رکھیے تاکہ معاشرے کے لیے مثال بنیں اور دوسروں کی آسانیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں۔

رمضان میں اپنے غریب کرائے داروں کا کرایہ معاف کر دیجیے تاکہ دوسرے مالکان بھی آپ کی دیکھا دیکھی رحم کا مظاہرہ کریں۔

اگر آپ ڈاکٹر ہیں تو مہینے میں ایک دن ناداروں کا مفت معائنہ کیجیے تاکہ دوسرے معالجین بھی ترغیب پائیں۔

گلی کے اندھیرے موڑ پر اپنے گھر کے باہر ایک بلب لگا دیجیے تاکہ رات کے مسافر ٹھوکر نہ کھائیں، ہو سکتا ہے کوئی راہگیر آپ کے عمل سے خوش ہو کر دعا دے جائے اور آپ کو لاعلمی میں اس کا ثواب مل جائے۔ نیکی کی راہیں کھولیے، خیر کو پھیلائیے !

انہیں اس سے زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے تالیفِ قلب کے لیے قریش کے بعض سرداروں کو زیادہ عطا فرمایا۔ ایک بدباطن شخص بول اٹھا: "خدا کی قسم ! اس تقسیم میں نہ انصاف ہے اور نہ ہی اللہ کی رضا !" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ گستاخانہ کلمہ سنا تو تڑپ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ کا چہرہ غضب سے سرخ ہو گیا اور فرمایا: "اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کائنات میں کون انصاف کرے گا؟ !" پھر آپ ﷺ پر سکون ہو گئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا !"

رسول اللہ ﷺ اپنے بھائی انبیاء کے مصائب کو یاد کر کے دل کو تسلی دیتے تھے، تم بھی انبیاء کی سیرت سے تسلی پایا کرو !

اگر تمہاری اولاد نافرمان ہو جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کو یاد کرو جن کا اپنا بیٹا نافرمان نکلا۔

اگر تمہارا باپ سخت گیر اور گمراہ ہو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو جن کے سگے باپ نے انہیں آگ میں جھونکنے کی دھمکی دی۔

اگر تمہاری بیوی تمہیں ستاتی ہو تو حضرت لوط علیہ السلام کے صبر کو یاد کرو جن کی بیوی نے ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا۔

اگر شوہر ظالم اور فاسق ہو تو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی استقامت کو یاد کرو جن کا شوہر وقت کا فرعون تھا۔

اگر کسی پیارے کی جدائی کا صدمہ جھیل رہے ہو تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے گریہ کو یاد کرو، اور اگر شدید بیماری نے جکڑ لیا ہو تو حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر پر نگاہ ڈالو۔

انبیاء کے واقعات محض داستانیں نہیں ہیں، یہ دلوں کی ڈھارس اور صدمات کا علاج ہیں !

اللہ جب کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے شیریں بنا دیتا ہے !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام سے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے 'عسل' (شیریں و حلاوت دار) بنا دیتا ہے۔" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! اسے شیریں بنانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے اس کے لیے کسی نیک عمل کا راستہ کھول دیتا ہے اور پھر اسی نیکی کی حالت میں اس کی روح قبض فرماتا ہے !"

سارا دارومدار تو حسنِ خاتمہ پر ہے۔ کتنے ہی قدم تھے جو اللہ کی طرف بڑھے مگر پھر ڈگمگا گئے، اور کتنے ہی قدم تھے جو گناہوں کی دلدل میں تھے مگر توبہ کر کے مقرب بن گئے۔

سچا مومن کبھی آزمائش اور فتنے سے بے خوف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔

اور گناہ گار جب تک اپنے گناہ پر نادم اور شرمسار ہے اس میں خیر باقی ہے، وہ کبھی مایوس نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ عادل، رحیم اور مہربان ہے کہ تم زندگی بھر اخلاص کے ساتھ اس کی رضا کے طلب گار رہو اور وہ موت کے وقت تمہیں معصیت کی حالت میں چھوڑ دے !

جن لوگوں کا خاتمہ بظاہر برائی پر ہوا ہم نے صرف ان کا ظاہر دیکھا تھا، ان کے دل کے نفاق اور خباثت کو صرف اللہ جانتا تھا۔ پس اللہ سے حسنِ ظن رکھیے اور خوف و امید کے دو پروں کے ساتھ پرواز کیجیے !

تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

صحابہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے مرنے والے کے اخلاق اور نیکیوں کی تعریف کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی !" پھر کچھ دیر بعد دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی بداعمالیوں اور برائیوں کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی !" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا: "جس کی تم نے اچھائی بیان کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو !"

تمہاری زندگی ایک مقدمے کی فائل ہے، اور تم اپنی پوری زندگی اپنے خلاف یا اپنے حق میں گواہ جمع کرنے میں مصروف ہو !

جس کسی کا دل تم نے دکھایا وہ کل تمہارے خلاف گواہی دے گا، اور جس کسی کا آنسو تم نے پونچھا وہ تمہارے حق میں گواہ بنے گا۔

جس کسی کی رسوائی تم نے محفلوں میں اچھالی وہ تمہارے خلاف حجت بنے گی، اور جس کسی کا عیب تم نے پردے میں چھپایا وہ تمہاری بخشش کا وسیلہ بنے گا۔

جس کسی کے دکھتے ہوئے زخم کو تم نے پیروں تلے روندا وہ اللہ کی عدالت میں فریادی بنے گا، اور جس کے زخم پر تم نے مرہم رکھی وہ تمہارے حق میں بولے گا۔ تم انسانوں کے ساتھ محض رسمی برتاؤ نہیں کر رہے، تم اپنے مقدمے کے گواہ جمع کر رہے ہو !

اور اللہ نے میرے لعاب اور آپ کے لعاب کو یکجا فرما دیا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے دن، اور میرے سینے اور گلے کے درمیان ہوا؛ اور اللہ نے وصال سے ٹھیک پہلے میرے لعاب اور آپ ﷺ کے لعابِ مبارک کو ملا دیا !" جب حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر تازہ مسواک لے کر حجرے میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے اس مسواک کی طرف بڑی چاہت سے دیکھا۔ حضرت عائشہ سمجھ گئیں کہ آپ مسواک فرمانا چاہتے ہیں، انہوں نے مسواک لی، اپنے دانتوں سے چبا کر اسے نرم کیا اور آپ ﷺ کو پیش کی، آپ نے مسواک فرمائی اور پھر آپ کا دستِ مبارک گر گیا۔

جب کائنات کے سب سے محبوب پیغمبر ﷺ کا وصال اپنی رفیقۂ حیات کی آغوش میں ہوتا ہے، تو یہ کائنات کو یہ واضح پیغام دیتا ہے کہ بیوی زندگی کے آخری موڑ تک سچی ہم سفر ہے۔

یہ ایک انمٹ درس ہے کہ تمہارے لیے اس کے سوا کوئی سہارا نہیں اور اس کے لیے تمہارے سوا کوئی سائبان نہیں۔

بیماری اور لاچاری کے لمحات میں مرد کو سمجھ آتی ہے کہ کسی عورت کی سچی محبت کا کیا وزن ہوتا ہے، اور کمزوری و اداسی کے وقت عورت جانتی ہے کہ سچے مرد کی رفاقت کیا معنی رکھتی ہے۔

ان ورچوئل دنیاؤں اور سوشل میڈیا کے سرابوں میں گم ہو کر اپنے حقیقی گھروں کو برباد مت کیجیے۔ ورچوئل تعلقات کے پیچھے بھاگ کر حقیقت کو نظر انداز نہ کیجیے۔ ٹویٹر پر لاکھوں فالوورز ہو سکتے ہیں، لیکن جب انسان شدید علیل ہوتا ہے تو سرہانے صرف شریکِ حیات ہی آنسو بہاتی ہے !

اے عمر! وہ تو بدر میں شریک ہوئے ہیں!

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

فتح مکہ سے قبل حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مکہ کے مشرکین کو ایک خفیہ خط بھیج کر رسول اللہ ﷺ کے لشکر کی روانگی سے خبردار کرنا چاہا۔ جب اللہ نے وحی کے ذریعے یہ راز کھول دیا اور خط پکڑا گیا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غصے سے کانپ اٹھے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں!" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "نہیں اے عمر! تمہیں کیا معلوم، شاید اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے دلوں کو جھانک کر دیکھ لیا ہو اور فرما دیا ہو کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں پہلے ہی بخش دیا ہے!"

جب کسی انسان سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو اس کا درخشاں ماضی ہمیشہ پیشِ نظر رکھیے۔

پہلی ہی ٹھوکر پر اس کی زندگی بھر کی نیکیوں اور احسانات کو فراموش مت کیجیے۔

وہ پیارا جو ہمیشہ تم پر مہربان رہا ہو، اگر کبھی سخت ہو جائے تو درگزر کیجیے۔

وہ مخلص دوست جو ہمیشہ وفا کرتا رہا ہو، اگر کبھی بوجھل ہو جائے تو معاف کیجیے۔

اور وہ سخی انسان جو ہمیشہ دیتا رہا ہو، اگر کسی وقت رک جائے تو اس کی مجبوری کا احترام کیجیے۔

پہلے اختلاف پر حسین یادوں کو آگ مت لگائیے، اور پہلی بدمزگی پر سالہا سال کی رفاقت کا گلا مت گھونٹیے۔ ہم میں سے کون ہے جس سے کبھی کوئی برائی سرزد نہ ہوئی ہو؟ پھر ہم انسانوں سے فرشتے ہونے کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں!

جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی مجلس میں گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک بدو دیہاتی حاضر ہوا اور بولا: "قیامت کب آئے گی؟" آپ ﷺ نے اپنا کلام مکمل فرمایا، پھر دریافت کیا: "قیامت کا پوچھنے والا کہاں ہے؟" اس نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ! آپ ﷺ نے فرمایا: "جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو !" اس نے پوچھا: امانت کیسے ضائع ہوگی؟ فرمایا: "جب امور و مناصب نا اہل لوگوں کے حوالے کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو !"

اگر تم حاکم اور با اختیار ہو تو مناصب صرف اور صرف حق داروں اور اہل لوگوں کو سونپو، یہ امانت داری کا تقاضا ہے۔

اگر تم ملازمتوں پر بھرتی کرنے والے افسر ہو تو صرف قابلیت اور اہلیت کو معیار بناؤ؛ سفارش اور اقربا پروری کی بنیاد پر نوکری دینا دھوکا، غداری اور امانت کی کھلی پامالی ہے۔

اور اگر تمہاری بیٹی کے لیے ایسا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تم پسند نہ کرتے ہو، تو ہرگز اس سے رشتہ مت جوڑو خواہ اس کے پاس قارون کا سارا خزانہ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اپنی بیٹی کو بدکردار شخص کے حوالے کر دینا امانت کا بدترین ضیاع ہے !

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پیارے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے ہیں۔ اقرع نے حیرت سے کہا: "میرے دس بیٹے ہیں، میں نے تو کبھی ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چوما!" رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نگاہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: "جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا!"

کائنات میں اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل ضابطہ ہے کہ بدلہ عمل کی جنس سے ہی ملتا ہے !

یہ دنیا ایک گھومتا ہوا پہیہ ہے، جو پانی تم نے دوسروں کو پلایا وہی ایک دن تمہیں پلایا جائے گا۔

جو صدقہ تم کسی غریب کی ہتھیلی پر رکھتے ہو، وہ درحقیقت تمہاری اپنی حفاظت ہے اس بات سے کہ کل تمہیں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے۔

اور جس بیمار کے علاج پر تم خرچ کرتے ہو، وہ تمہاری سلامتی کی ڈھال ہے اس دن سے جب تم کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہو کر محتاج بن جاؤ۔

جس غمزدہ کے آنسو تم نے اپنے ہاتھوں سے پونچھے، وہ تمہارے اپنے لیے محفوظ کیا گیا وہ ہاتھ ہے جو تمہارے رونے پر تمہارے کام آئے گا۔ جس مظلوم کا تم نے ساتھ دیا، وہ تمہارا وہ سپاہی ہے جو تمہارے مظلوم ہونے پر تمہاری ڈھال بنے گا۔

اللہ اس سے کہیں زیادہ کریم اور غیور ہے کہ تم کسی مسلمان کی مصیبت دور کرو اور وہ تمہیں اسی مصیبت کے حوالے کر دے !

لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک بادیہ نشین نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ، لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی ﷺ نے جواب دیا: وہ آدمی جو اپنی جان اور مال سے جہاد کرے! اور وہ آدمی جو کسی وادی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنی برائی سے دور رکھے۔ یہ ایک اصول ہے: اگر فائدہ نہ دے تو نقصان نہ پہنچائے۔

اور ہمیشہ یاد رکھو کہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اجتناب عبادت ہے! اگر تم صدقہ نہ دو تو چوری مت کرو! اور اگر تم اچھے عمل کی تعریف نہ کرو تو اسے کمتر مت سمجھو! اور اگر تم کسی پاکدامن عورت کو شادی کے لیے نہ بتاؤ تو اس کی عزت مت گھٹاؤ! اور اگر تم حجاب نہ کرو تو یہ مت کہو کہ محجب خواتین پیچیدہ ہیں! اور اگر تم مساجد کے روادار اور قرآن حفظ کرنے کے حلقوں میں شامل نہیں ہو سکتے تو انہیں پیچھے رہ جانے، واپس مڑنے یا دہشت گرد کہہ کر مت پکارو! اپنے اوپر دو گنا گناہ اکٹھا نہ کرو! صحیح راستہ چھوڑنے کا گناہ، اور لوگوں پر جھوٹ اور بدنامی لگانے کا گناہ۔

اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عثمان بن عفان پیڑ کے نیچے بیعت سے غائب رہے، بنیادی طور پر ساری بیعت ان کے لیے لذیز تھی، لیکن نبی ﷺ نے اپنی مبارک ہاتھ بیعت میں رکھا ! اور فرمایا: اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے، اپنے دوست کی غیر موجودگی میں اس کی خیانت سے بچاؤ۔

سب سے بہترین محبت وہ ہے جسے اس کا مالک نہ دیکھے۔ سب سے مؤثر غزل وہ ہے جو پیٹھ میں بھی اور چہرے پر بھی کہی جائے ! کعب بن مالک نے تبوک کی غزوہ میں شرکت نہ کی، اس بارے میں نبی ﷺ سے پوچھا گیا۔ ایک آدمی نے کہا: 'اسے اس کے کپڑوں نے روکا ہے، اور دیکھنا چاہیے اس کے اوپر والے کپڑوں کو۔' فقام معاذ بن جبل اپنے دوست کا دفاع کرنے کے لیے اور آدمی سے کہا: 'تم نے کیا برا کہا، اور اللہ کے رسول ﷺ، ہم اس کے بارے میں صرف نیکی جانتے ہیں۔' کعب فوج میں نہیں تھا لیکن وہ معاذ کے دل میں موجود رہا، تو ہر دوست کے لیے وہاں موجود رہو ! اور تم قبول نہ کرو کہ کسی کی قدر کم کی جائے، یہ ناپاک دلی کی نشانی ہے۔

شہر چونے کی طرح ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک بادیہ نشین نبی ﷺ کے پاس آیا اور اسلام کی بیعت کی، پھر اگلے دن آیا اور اسے بخار ہوگیا، اس نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے چھوڑ دو، یعنی میری بیعت کو رد کر دو تاکہ میں جیسا پہلے تھا ویسا ہو جاؤں۔

نبی ﷺ نے اس سے انکار کیا! اور صحابہ صبح ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ بدوی شہر چھوڑ چکا ہے! پھر نبی ﷺ نے فرمایا: شہر بلغم کی طرح ہے، اپنا گندا ختم کر دیتا ہے اور خوشبو صاف کر دیتا ہے! زیادہ تر لوگ اللہ کی عبادت لفظوں کی حد تک کرتے ہیں، لہٰذا تم ان میں سے نہ بنو! وہ عبادت کے امتحان کو اور اللہ تعالیٰ کے پیداوں میں سنتوں کو نہیں سمجھتے، اپنی رضا کو اللہ سے اس بات سے جوڑتے ہیں کہ وہ جو چاہتے ہیں وہ حاصل کریں! جب اللہ انہیں اس چیز کا امتحان دے جس سے وہ ناپسند کرتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں! کسی کو مال دیا جائے تو شکر ادا کرے، اور اگر تنگی آئے تو ناراض ہو! اگر وہ اپنے عزیزوں میں رہتا ہے تو خوش ہوتا ہے، اور اگر کوئی غائب ہو جائے تو شکایت کرے! وہ نہیں سمجھتے کہ ہم اللہ کے بندے ہیں، اور بندہ اپنے رب کی ملکیت میں ہوتا ہے! اور بندہ اپنے رب سے واپس نہیں جاتا! یا نعقوب کے غم سے، یوسف کی قید سے، عیسیٰ کے فقر سے اور یونس کی پریشانی سے وہ بے خبر ہیں! اے میرے دوست! یہ دنیا امتحان کرنے کی جگہ ہے، اور وعدہ جنت ہے اللہ کے حکم سے!

میں رخصت ہوا اور میرا چہرہ غمگین تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
عائشہ خیال کرتی تھیں کہ نبی ﷺ پر سب سے مشکل دن یوم احد تھا، کیونکہ ان کے چچا کو قتل کیا گیا، ان کا سر پھاڑا گیا اور ان کا پاک خون بہایا گیا، اور ان کے اگلے دانت ٹوٹ گئے، پھر وہ ان سے پوچھیں کہ کیا آپ پر یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آیا؟ تو انہوں نے انہیں طائف میں پتھروں سے مارے جانے والے دن کے بارے میں بتایا، پھر کہا

! میں چل نکلا اور میرے چہرے پر غم تھا اور میں ہوش میں اس وقت آیا جب میں لومڑیوں کے دیس میں تھا ! غم کے چلنے کا انداز ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے قدم اسے کہاں لے جائیں گے، سمجھیں کہ زندگی کبھی کبھار لوگوں پر تنگ ہو جاتی ہے، اور ہم کمزوری ایمان کی کمی سے نہیں بلکہ دنوں کی سختی سے محسوس کرتے ہیں، غم صبر والے پر بھی آ سکتا ہے اور اسے حیران کر دیتا ہے، اور غم ہنستے ہوئے شخص پر بھی آ سکتا ہے اور اسے غصے میں مبتلا کر دیتا ہے ! ہماری فکر ہمیں ایک کمرے میں قید کر سکتی ہے، فکر پابندیاں ہیں چاہے نظر نہ آئیں، اس لیے لوگوں کے حالات کا خیال رکھیں اور ان پر دنیا کا بوجھ نہ ڈالیں ! انسان کے لئے ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب وہ نہ سن سکتا ہے اور نہ کچھ کہہ سکتا ہے۔

کامیاب ہوا جو سچا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نجران کے لوگوں میں سے آیا اور نبی ﷺ سے اسلام کے بارے میں پوچھا ! تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: دن میں اور رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ میری کوئی اور ذمہ داری ہے؟ ! تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: نہیں، سوائے اس کے کہ تم خود سے نفل کریں ! پھر نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اور رمضان کے روزے رکھو

انہوں نے کہا: کیا میرے اوپر اس کے علاوہ کچھ اور واجب ہے؟ نبی ﷺ نے ان سے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ تم نفلی طور پر کرو۔ اور نبی ﷺ نے ان سے زکات کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے کہا: کیا میرے اوپر اس کے علاوہ کچھ اور واجب ہے؟ نبی ﷺ نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ تم نفلی طور پر کرو۔ وہ آدمی چلا گیا اور کہہ رہا تھا: اللہ کے سوا میں اس سے زیادہ نہیں بڑھاؤں گا اور کمی بھی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ کامیاب ہوا جو سچ بولا۔ اگر تم نفلی عبادت کے شوقین ہو تو لوگوں پر اس کو لازم نہ کرو، کیونکہ سب کے لئے تمہارا جذبہ نہیں ہے، پھر یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بندوں پر وہ زیادہ واجب کرے جو اس نے ان پر فرض نہیں کی۔ کتنی ہی گھروں میں رب کے نرمی نہ کرنے کی وجہ سے لوگ نفلی عبادات سے نفرت کرنے لگے کہ فریضہ بھی ان پر بھاری ہوگیا۔ پس نرم رہو اور لوگوں کو اللہ کی طرف لے جاؤ، ان پر اس کی نفرت نہ کرو، نفلی عبادات اور سنتوں کے ذریعے محبت دلاؤ۔ یہ امر بالمعروف میں سے ہے، لیکن ہمیشہ یاد رکھو: پہلا طریقہ۔

اگر تم اللہ کو صدقہ دو تو اللہ تم پر صدق کرے گا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک بدوی جس کا نام سیرت کی کتابوں میں ذکر نہیں آیا، اور صحابہ میں سے کوئی اسے نہیں جانتا تھا ! وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور جہاد اور ہجرت پر بیعت کی، پھر ایک غزہ ہوا، اور اللہ کے فضل سے نصر حاصل ہوا، اور نبی ﷺ نے اسے غنائم میں حصہ دیا، تو وہ اپنا حصہ لے کر آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اس پر میری بیعت کا کیا ہوا؟

اور میں نے آپ سے بیعت اس بات پر کی کہ میں اللہ کی راہ میں یہاں سے تیر سے جو یہاں سے نکلے گا، اس کی راہ میں بڑھوں ! انہوں نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ کی صدقہ دو تو اللہ تم پر صدق کرے گا۔ پھر انہیں اگلی غزوہ میں شہید کے طور پر لایا گیا اور تیر ان کی گردن میں وہیں تھا جہاں انہوں نے اشارہ کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا، تو اللہ نے اسے سچ کہا۔ اسے اپنے لئے ایک اصول کے طور پر لے لو: جس نے نیت درست کی وہ پہنچ گیا۔ اگر تم رات کے قیام کی درخواست میں سچے ہو تو تمہیں مدد ملے گی۔ اور اگر تم قرآن حفظ کرنے میں سچے ہو تو تمہارے لبوں میں الفاتحہ سے لے کر سورہ الناس تک پانی کی طرح روانہ ہو جائے گا، حتی کہ اگر تم اپنی منزل تک نہ پہنچو تو تمہیں اس رات کا اجر ملے گا جو پہنچ گئے۔ تبوک کی غزوہ سے واپسی میں نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کیا کبھی تم نے کوئی سفر طے کیا یا کوئی وادی پار کی، سوائے اس کے کہ اللہ نے تمہیں اس اجر میں شریک کیا ! " مرض نے انہیں روکے رکھا۔

ال تحصي فيحصي الله آپ پر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک سوال کرنے والا نبی ﷺ کے گھر آیا، تو عائشہ نے اس کے لیے کچھ حکم دیا ! جب خادمہ اسے لے کر سوال کنندہ کو دینے آئی تو عائشہ نے اسے دیکھنے کے لیے بلایا، تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: تم کچھ بھی نہیں نکالتی مگر اپنے اعمال کے ساتھ ! نبی ﷺ تم پر شمار کرلیتے ہیں، اللہ تم پر شمار کرے۔

اکیلے، اللہ پر یقین ہی وہ چیز ہے جو انسان کو بہادر بناتی ہے۔ کیا آپ کسی مشکل میں ہیں؟ تو مدد کریں۔ اُس کی مدد کریں جو زیادہ مشکل میں ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ کا بدلہ حیرت انگیز ہے اور انتظار کے قابل ہے۔ یہ کہ آپ کی تنخواہ زیادہ نہیں ہے لیکن آپ اس کا کچھ حصہ یتیموں کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ شکور ہے اور وہ یقیناً آپ کا بدلہ دے گا۔ چیزوں کو صرف آنکھ سے دیکھنا انسان کو فکرمند اور لالچی بنا دیتا ہے ! لیکن دل کے ساتھ دیکھنا سخاوت پیدا کرتا ہے۔ یہ اچھا ہے کہ انسان احتیاط کرے، حساب کرے، اور غور کرے ! لیکن ہمیشہ اللہ کے ساتھ صرف کاغذ اور قلم سے معاملہ نہ کریں۔

میں تمہارے ساتھ ہوں اور روح القدس بھی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ اور قریش کے درمیان مباحثہ شدت اختیار کر گیا! اور عرب اس وقت اپنی مثالوں سے اتنی سخت مار کرتے تھے جتنی وہ اپنی تلوار سے نہیں کرتے تھے، تب حسّان بن ثابت نے اسلام کے دائرے کی حفاظت کے لیے شاعری کرنا شروع کی! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: انہیں مذاق اڑاؤ اور روح القدس تمہارے ساتھ ہے، یہ دین مختلف محاذوں کا محافظ ہے، اور اس میں ہر طرح کے ہنر کے لیے گنجائش ہے۔

اسلام جس نے کبھی خالد کی تلوار کے سائے تلے پناہ لی، آج وہ حسن کے شعر میں ہے، اور نہ ہی دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو اپنے میدان میں شکست دیتا ہے، ہر ایک کا اپنے ہنر کا میدان ہے! فقیہ عقیدے کی حفاظت کرتا ہے، اور فوجی سرحدوں پر وطن کی حفاظت کرتا ہے! انجینئر راہ ہموار کرتا ہے، اور ماں نسلیں پیدا کرتی ہے! وزیر توانائی روشنی دیتا ہے، اور استاد اسکول میں روشنی پیدا کرتا ہے! نرس جسم کا علاج کرتی ہے، اور واعظ روح کا علاج کرتا ہے، ہر ایک ہم میں سے اپنے میدان میں اہم ہے اور اس کی ضرورت نہیں روکی جا سکتی! پھر نہ پوچھو: یہ امت کب اٹھے گی؟! پہلے خود اٹھو

جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

تیسرا صحابی نے نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں ان کی زوجات سے پوچھا: جب انہوں نے اس کے بارے میں بتایا تو گویا وہ اسے شریک کر رہے ہیں، اور کہا، ہم اس سے کہاں پہنچے، حالانکہ اللہ نے اسے بخش دیا ! تو پہلے نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے، میں رات کو نماز پڑھتا ہوں اور نہیں سوتا۔ دوسرے نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے، میں دن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں افطار کرتا۔

تیسرا شخص کہتا ہے: جتنا مجھے تعلق ہے، میں عورتوں سے کنارہ کش ہوں اور شادی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے ان کے بارے میں مطلع کیا، ان کو بلا کر انہیں کہا: میں تم سے ڈرتا ہوں، لیکن میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں، اور عورتوں سے شادی کرتا ہوں ! جو میری سنت سے منہ موڑے، وہ مجھ میں سے نہیں۔ اس امت کا زوال دو چیزوں سے آیا: افراط اور تفریط ! افراط نے بے راہ روی، فکری امراض اور مغرب کی پیروی کو جنم دیا ! عظیم اسلام کو دیکھو تو ہمیشہ یہ افراط اور تفریط کے درمیان وسط میں پاتا ہے ! اسلام میں شجاعت حد سے تجاوز اور بزدلی کے درمیان ہے ! اسلام میں سخاوت ضیاع اور کنجوسی کے درمیان ہے ! اسلام میں حیاء مرضی کے شرم اور بے شرمی کے درمیان ہے ! اسلام میں عفت راہبیت اور بے حیائی کے درمیان ہے ! ایک عظیم دین، مادہ اور روح کے درمیان، عقل اور دل کے درمیان وسط ہے، تو اسے اسی طرح اپناؤ۔

میں دنیا اور آخرت میں ان کا سرپرست ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جعفر بن ابی طالب روز مؤتہ شہید ہوئے اور اپنے پیچھے دو بچے چھوڑ گئے، تو ان کی والدہ اسماء بنت عمیس انہیں لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، تو آپ نے انہیں گلے لگایا اور ان سے کہا: کیا تم ان کی غربت سے ڈرتی ہو! اور میں دنیا اور آخرت میں ان کا ولی نہیں ہوں؟، اللھم جعفر کے گھر والوں میں اس کی جگہ لے لو، اور عبد اللہ بن جعفر کو اس کی دائیں ہاتھ کی صف میں برکت دے

!عبد اللہ بن جعفر بہت بڑے مالدار تھے اور اہلِ بیت میں سب سے زیادہ صدقہ دینے والے تھے۔ !بہترین والدین کی سب سے بڑی نعمت اولاد کی زندگی کی سلامتی ہے۔ !یہ اللہ کا قانون ہے جو انسانوں کے لیے ہے، جو قیامت تک تبدیل نہیں ہوگا۔ ،اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور الخضر علیہما السلام کو ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجا ،تاکہ وہ دو یتیموں کی دیوار کھڑا کریں تاکہ ان کا خزانہ ضائع نہ ہو۔ صرف اس ایک وجہ سے کہ ان کے والد نیک تھے۔ !اس کے بعد یہ وفاداری وفاداری ہے، اور اس کے بعد یہ حفاظت حفاظت ہے؟ ،ایک نامعلوم آدمی، جسے موسیٰ اور الخضر اور ہم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر موسیٰ کو بھیجتا ہے، اور قرآن میں ان کے معروف ولیوں کو بیان کرتا ہے، تاکہ وہ صرف اس لیے بچوں کی دیوار قائم کریں کہ وہ نیک تھے۔ !آپ کے بچوں کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے، لہٰذا انہیں نیک اور ایمان کے بینک میں محفوظ رکھیں۔

اور کون یہ کر سکتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اُس سے کہا: مجھے ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو! نبی ﷺ نے فرمایا: میں ایسا عمل نہیں پاتا۔ کیا تم کر سکتی ہو کہ جب مجاہد نکل جائے، تم اپنے مسجد میں داخل ہو کر قائم رہو اور نہ تھکو، اور روزہ رکھو اور نہ افطار کرو؟

آدمی نے کہا، "اور یہ کون کر سکتا ہے؟" یہ جہاد ہے، وہ فرض جو اس مذہب کے لیے خراج کے طور پر عائد کیا گیا تھا اور اس کے لیے شان و شوکت بنائی، اور اس کے لیے ایک ریاست قائم کی ! ! وہ حق جو طاقت سے محفوظ نہیں ہوتا، لوگ اسے کم سمجھتے ہیں اور جو پیشکش قبول نہیں کی جاتی وہ قابل قبول ہے اور جو اس کے گال پر تھپڑ مارتا ہے اور دوسرے کو غلام بنا دیتا ہے، چاہے وہ خود کو کمزور کہے اور جو اپنے دشمن کی بات مانتا ہے وہ بزدل ہوتا ہے چاہے وہ کھلا ہونے کا دعویٰ کرے اگر آپ ان میں سے نہیں ہیں جو جدوجہد کرتے ہیں، تو آپ ان میں سے ہیں جو ناکام ہوتے ہیں اپنے اوپر گناہ جمع نہ کرو بیٹھنے کا گناہ، اور دشمن کا تم سے بچ جانے کا گناہ اور کوئی بھی جو تمہاری حفاظت کرتا ہے تم سے محفوظ نہیں

topqra

لیکن میرا بیٹا مجھ سے رخصت ہو گیا

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نماز عشاء کے لیے آئے، اپنے نواسے حسن کو اٹھائے ہوئے، تو انھیں اپنی دائیں طرف رکھ دیا، پھر تکبیر کہی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ایک سجدہ کیا جو طویل تھا یہاں تک کہ لوگ ان کی فکر کرنے لگے، جب نماز ختم ہوئی تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، آپ نے ایک سجدہ کیا جو بہت طویل تھا، کیا یہ کوئی ایسا عمل ہے جو آپ نے ہمیں کرنے کا حکم دیا تھا؟

یا یہ کہ یہ آپ کو وحی کے ذریعے بتایا گیا تھا؟ اس نے کہا: یہ سب نہیں ہوا، لیکن میرا بیٹا مجھ سے دور ہو گیا! میں ناپسند کرتا تھا کہ میں اسے جلدی پریشان کروں یہاں تک کہ وہ اپنا کام مجھ سے پورا کر لے۔ اگر اخلاق ایک شخص ہوتے تو وہ نبی ﷺ ہوتے اور اگر رحمت ایک شخص ہوتی تو وہ نبی ﷺ ہوتے اور اگر نرمی ایک شخص ہوتی تو وہ نبی ﷺ ہوتے وہ اپنی سجدے کو طول دیتا یہاں تک کہ لوگ اس کے سجدہ میں مرنے کا شبہ کرتے پھر وہ ایسا کرتا کہ اس کا کوتا اس کی پشت پر چڑھ جاتا جبکہ وہ سجدہ میں ہوتا اس نے اسے اتارنے کو ناپسند کیا، وہ کھیل اور خوشی میں اپنا کام پورا کرنا چاہتا تھا صحت مند مرد محبت سے بچپن میں ہی لبریز ہو گئے تم سخت نہ بنو، تم اپنے گھروں میں جانور نہ پیدا کرو پھر ان سے شکایت کرو

وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
انس بن مالک کہتے ہیں: نبی ﷺ جب کچھ لے کر آتے تو فرماتے، 'جاؤ، اسے فالتہ کے گھر لے جاؤ'، کیونکہ وہ خدیجہ کو پسند کرتی تھی، وہ صرف خدیجہ کو پسند نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ اس سے محبت کرنے والوں کو بھی پسند کرتے تھے۔ غلطی میں وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ محبت ظاہر کرنا مردانگی میں کمی ہے۔

کیا مرد واقعی مرد اس قدر ہے جتنا وہ محبت کرتا ہے، نرم ہوتا ہے، پیار کرتا ہے، اور عزت دیتا ہے؟ غلط ہے جو یہ سوچتا ہے کہ سختی سے عورت کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ عورت کو صرف محبت ہی قابو میں لا سکتی ہے۔ وہ صرف اپنے دل کی ملک ہوتی ہیں۔ انہیں پیار کریں، وہ آپ کو اپنی جان سے بھی زیادہ دیں گی۔ انہیں دلائیں، وہ آپ کے لیے محبوب، دوست، اور زندگی کی ساتھی بن جائیں گی۔

topqna

ہم صدقہ نہیں کھاتے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
حسن ابن علی، رسول اللہ ﷺ کے پوتے نے صدقے کی ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا، تو نبی ﷺ نے اسے کہا: کھ کھ کھ! کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟

سب سے خوبصورت باتیں جو عربوں نے کہی ہیں: بچپن میں علم پتھروں پر نقش کی طرح ہوتا ہے، یعنی یہ ہمیشہ رہتا ہے، جو جلد لکھا جائے وہ باقی رہتا ہے۔ اخلاق علم ہیں، عقیدہ علم ہے، حلال اور حرام بھی علم ہیں۔ سب سے احمقانہ بات جو لوگ کہتے ہیں اگر بچہ غلطی کرے اور والدین اسے سدھارنا چاہیں: چھوڑ دو، ابھی وہ چھوٹا ہے! بچپن میں تربیت کب ہوگی اگر اس وقت نہ ہو؟ ترچھا تنا آسانی سے سیدھا کیا جا سکتا ہے، لیکن جھکی ہوئی درخت کبھی سیدھی نہیں ہوگی! یاد رکھیں کہ تربیت میں انتقام شامل نہیں ہوتا۔ محبت اور سمجھ کے ساتھ رویے کو درست کرنا تربیت ہے، اور تشدد اور مار سے درست کرنا پیچھڑاپن ہے۔ سخت نہ بنیں اور خوف اور دہشت اپنے بچوں کے دلوں میں نہ ڈالیں! یہ جرم ہے کہ بچے بڑے ہوں اور وہ سمجھیں کہ صرف تشدد ہی مسائل کو حل کرتا ہے۔

فروش کا منافع ابو یحییٰ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

کیا شاندار منظر ہے: صہیب اب شہر میں مہاجر کے طور پر داخل ہو رہا ہے، قریش نے اسے مکہ کے مضافات پر روکا تھا، اور اس کے مال اور ہجرت کے درمیان اسے انتخاب کرنے دیا، اس نے انہیں مال کی جگہ دکھائی، اور آگے بڑھا: اور یہ ہے نبی ﷺ اسے تسلی دیتے اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے مل رہے ہیں

!فروخت کا منافع ابو یحییٰ، فروخت کا منافع ابو یحییٰ !ہر چیز جو تم نے ترک کی اسے اللہ کے ساتھ محسوس کرو: فروخت کا منافع !ہر نافرمانی جو تم نے ترک کی اسے اللہ کے ساتھ محسوس کرو: فروخت کا منافع !اور ہر غصہ جو تم نے چھپایا، اور بدلہ جو تم نے ترک کیا، اسے اللہ کے ساتھ محسوس کرو: فروخت کا منافع !اور ہر پردہ جو تم نے کسی گناہگار پر ڈالا اسے اللہ کے ساتھ محسوس کرو: فروخت کا منافع !اور ہر صدقہ جو تم نے خود پر برتری دیتے ہوئے کسی فقیر کو دیا اسے اللہ کے ساتھ محسوس کرو: فروخت کا منافع !تم نیک ذات کے ساتھ تجارت کر رہے ہو، پچھتاؤ مت ،کمی ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن بڑے کردار والے ہمیشہ عطا کرتے ہیں اور سختی بہادری نہیں ہے، نرمی !وہ ہے جس کے لیے جرات کی ضرورت ہے

تو یہ ایک ہاتھ تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عورت نبی ﷺ کے پاس ایک چادر لے کر آئی اور کہا: !یا رسول اللہ، میں نے یہ ہاتھ سے بنی ہے؛ آپ اس سے ڈھانپ لیں، نبی ﷺ نے اسے لیا اور اسے ضرورت تھی، پھر گھر جا کر پہنا ! پھر لوگوں کے سامنے اسے دکھایا، ایک شخص نے کہا: مجھے بھی ڈھانپ دیں یا رسول اللہ ! آپ ﷺ نے کہا: ہاں۔

یہ تھوڑی دیر بیٹھا، پھر لوٹا، اس نے اسے لپیٹ لیا اور اسے بھیج دیا۔ لوگوں نے کہا: تم نے درست کیا جب تم نے اس سے یہ چیز مانگی، اور یقیناً وہ مانگنے والے کو انکار نہیں کرے گا ! اس نے کہا: اللہ کی قسم، میں نے اسے صرف اس لیے مانگا تاکہ یہ میرے ملبوس کفن کے طور پر ہو جب میں مر جاؤں ! سہل راوی حدیث نے کہا: یہ واقعی میرا کفن بن گئی۔ تم نہیں جانتے کہ تم کس پر حیران ہو، نبی ﷺ جو شے دیتا ہے حالانکہ اسے اس کی ضرورت ہے، یا صحابی جو اللہ سے اس بردے کے ذریعے ملاقات کرنا چاہتا ہے جو نبی ﷺ کے جسم کو چھو چکا؟ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حیاء کے سبب لی گئی چیز حرام ہے۔ تم کسی کو تکلیف نہ دو تاکہ اس سے قلم، گھڑی، یا حتی کہ عطر کی بوتل لے سکو۔ کچھ لوگوں میں حیاء ہوتی ہے کہ وہ مانگنے والے کو انکار کریں، لیکن یہ وجہ نہیں ہے کہ دوسرے بے شرم نہ ہوں۔

اپنی جگہیں مت چھوڑو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

یہ بات نبی ﷺ نے احد کے دن تیر اندازوں سے کہی تھی، لیکن اب غزوہ ختم ہو چکا ہے! مگر شریف آواز آج بھی ہمیں پکار رہی ہے: اپنے مقامات ترک مت کرو! فجر کی محافل میں آنے والے نوجوانوں، اور حفظ قرآن کی حلقوں، انہیں مت چھوڑو! پاکدامن اور حجاب والی لڑکیوں، اسے نہ اتارو۔

ماں جو اپنے بچوں کو نماز اور روزہ کرنے کا حکم دیتی ہیں، پیروی کریں! باپ جو اپنے بچوں کو مساجد لے جاتے ہیں، رُکیں نہیں! مجاہد جو ہماری پشتوں کی حفاظت کرتے ہیں، کم نہزور ہوں! مخلص ملازمین اور خلوص دل رکھنے والے کارکنان، بدلیں نہیں! عادل قاضی، رحم دل مدیر، اور ایماندار فقہاء، تبدیل نہ کریں! اور جب بھی آپ کچھ کمزور ہوں، اور دنیا آپ کو اپنے نفس سے بھٹکائے! پیغمبر ﷺ کی آواز میں تسلی پائیں جو آپ کو پکارتی ہے: اپنے مقام کو نہ چھوڑیں!

topqna

اے ام سلمہ: لوگوں کی کیا حالت ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

صحابہ کرام نے حدیبیہ کے معاہدے میں بہت بڑی زیادتی دیکھی، کیونکہ وہ عمرہ کرنے آئے تھے اور اس کے نتیجے میں انہیں مکہ سے روکا گیا، اور مومن کی وہ غصہ انہیں اپنا گرفت میں لے لیتا جب اللہ غضبناک ہوتا، یہاں تک کہ عمر بن الخطاب نے نبی ﷺ سے کہا: ہم نے اپنے دین میں ذلت کیوں دی؟، لیکن نبی ﷺ جو وحی سے مدد یافتہ تھے اور اللہ پر بھروسے سے بھرپور تھے

وہ جانتے تھے کہ حدیبیہ کا صلح مکہ فتح کے پہلے قدم ہیں۔ ! پس انہوں نے لوگوں کو پکارا: اے لوگوں ذبح کریں اور مونڈیں ! لیکن ان میں سے کوئی بھی نہیں اٹھا، اور نبی ﷺ نے ان سے دوبارہ فرمایا، پر وہ جواب نہیں دیتے ! پھر وہ ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ ، انہوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ ان کے سامنے ذبح کریں اور تحلیل ہوں، اگر وہ دیکھیں گے تو وہ بھی کریں گے ! اور واقعی وہ ان کی ہدایت کی طرف گئے اور ذبح کیا، پھر اپنا سر مونڈا، تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا ، نبی ﷺ اپنی بیوی سے ایک حساس مذہبی اور سیاسی مسئلے پر مشورہ لیتے ہیں ! صرف مشورہ ہی نہیں لیتے، بلکہ اس کی رائے بھی مانتے ہیں، اس میں مردانگی کا کوئی نقصان نہیں ! پھر آتا ہے کوئی اور کہتا ہے: ان سے مشورہ کریں اور ان کے خلاف جائیں ! ایسا نفرت انگیز مردانہ رویہ اور خراب فہم جو دین، سنت اور منطق سے تعلق نہیں رکھتا

جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو، وہ محفوظ ہے۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

مکہ کے قریب فتح کے دن، العباس نے نبی ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول، ابو سفیان ایک ایسا شخص ہے جو فخر کرنا پسند کرتا ہے، اگر آپ اسے کچھ دیں: جب وہ مکہ میں داخل ہوئے، تو انہوں نے بلانے والے کو حکم دیا کہ اعلان کرے: جو کعبہ میں داخل ہوگا وہ محفوظ ہے، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ محفوظ ہے، اور جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ محفوظ ہے۔

لوگوں کو ابو سفیان کے گھر کی کیا ضرورت ہے جب ان کے اپنے گھر ان کے لیے کافی ہیں؟ کچھ لوگ تعریف پسند کرتے ہیں، اور کچھ شرم کے سبب شرما جاتے ہیں۔ کچھ لوگ فیاض و باکرم ہیں، اور کچھ کے لیے اپنی جان طلب کرنا ان کے درہم طلب کرنے سے آسان ہے۔ کچھ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں اگر انہیں مجلس میں صدر پر نہ بٹھایا جائے! اور کچھ کے لیے تمام جگہیں برابر ہیں، بلکہ مجلس کے صدر انہیں بوجھ لگتے ہیں۔ ان لوگوں کی طبیعت کو سمجھیں جن کے ساتھ آپ تعامل کرتے ہیں تو آپ سکون پائیں گے اور دوسروں کو بھی آرام ملے گا۔ اور یاد رکھیں کہ ڈاکٹر ہر مریض کا ایک ہی دوا سے علاج نہیں کرتے! اور باورچی ہر کھانے کو ایک ہی حرارت پر نہیں پکاتے۔

آج عثمان نے کیا کیا؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

سیرت کی کتابوں میں غزوہ تبوک کی فوج کو فوجِ عسرت کہا جاتا ہے، کیونکہ بیت المال میں فوج کی تیاری کے لیے کافی وسائل نہیں تھے، تو نبی ﷺ نے مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں صدقہ دینے کی ترغیب دی۔ اس پر عثمان بن عفان نے ایک ہزار دینار لائے اور انہیں نبی ﷺ کے حجرے میں ڈال دیا! نبی ﷺ نے انہیں ہاتھوں سے پلٹتے ہوئے کہا: آج کے بعد عثمان کی دی ہوئی چیز سے کوئی نقصان نہیں۔

ایک موقع ایسا ہے جس کی قیمت جنت ہے، لہٰذا زہد اختیار کرو! وہ ظلم جو ایک کتے کو پانی پلانے پر جنت میں داخل ہوا ایک موقع کے سبب! اور وہ شخص جس نے اس درخت کی ٹہنی کاٹ دی جو مسلمانوں کو تکلیف دیتی تھی، ایک موقع کے سبب جنت میں داخل ہوا! سات میں سے تین وہ ہیں جنہیں اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا، بغیر کسی دوسرے چھاؤں کے دن۔ انہوں نے یہ عظیم شان ایک موقع کے سبب حاصل کی! جس کا اللہ نے ذکر کیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں، ایک موقع کے سبب جنت میں داخل ہوا! اور جس عورت نے ایک باعزت اور خوبصورت مقام کی وجہ سے پریشان کیا لیکن اس نے اپنے آپ کو محفوظ رکھا، ایک موقع کے سبب جنت میں داخل ہوا! اور جس نے اپنی صدقہ کو لوگوں سے چھپایا، ایک موقع کے سبب جنت میں داخل ہوا! زندگی دراصل عزت کے مواقع ہیں، اور ان میں سے کسی ایک میں جنت ہو سکتی ہے۔

معالی اخلاق سے محبت کرتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: بے شک اللہ کریم ہے، وہ سخاوت کو پسند کرتا ہے، اور اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتا ہے، اور ان کے چھوٹے موٹے پہلوؤں سے نفرت کرتا ہے، اپنے لیے ایک بلند مقصد مقرر کرو جیسے قرآن کی حفاظت کرنا، اور خوبصورت منزل مقرر کرو جیسے اپنے شعبے میں ڈاکٹریٹ حاصل کرنا۔

ایک مفید سلسلہ دیکھیں، اور فائدہ مند پروگرامز دیکھیں ! اپنی زندگی جیو، اور لوگوں کی زندگی میں مت جیو ! لوگوں کی فکر یہ ہے کہ مشہور فلاں نے کیا کھایا اور کیا نہیں پہنا ! »وہ «یوٹیوبر کہاں گیا» اور وہ «ٹوکٹوکر نے کیا کیا ، ان کی سب سے بڑی فکر یہ ہے کہ فلاں نے کہاں سفر کیا، اور فلاں سے کیوں طلاق ہوئی ! خالی زندگی، اور کم اہم دلچسپیاں ! کیا ہم اسی چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں؟ ! اور اسی مقصد کے لیے ہم اس زمین پر ہیں؟ ! وہ قبریں بنائیں جن میں آپ طویل عرصے تک رہیں گے کیونکہ آپ وہاں اکیلے ہوں گے

اسے کچھ دو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
علی بن ابی طالب نے پیغمبر ﷺ سے فاطمہ کے لیے درخواست کی! پیغمبر ﷺ نے اُس کی منظوری دی اور اُس سے کہا: اسے کچھ دے دو۔ علی نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے!

نبی ﷺ نے اس سے کہا: تو ہاری ڈھال کہاں ہے؟ وہ بولا: یہ میرے پاس ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تو اسے اسے دے دے۔ یہ ڈھال، یہ میری بیٹی ﷺ کی مہر ہے، جو عورتوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ بیٹیاں خرید و فروخت کے مال نہیں ہیں، اور نہ ہی یہ تجارتی لین دین کی چیز ہیں۔ مہر دکھاوا کرنے کے لیے نہیں ہوتا، میری بیٹی کی مہر تمہاری بیٹی سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور شادی سرمایہ کاری اور منافع کا منصوبہ نہیں ہے۔ مہر کو کم رکھو اور اس میں زیادتی نہ کرو، کیونکہ برکت کم مہر میں ہے۔ لوگوں پر برا رواج نہ ڈالو، اور مسابقت کا دروازہ نہ کھولو۔ پھر ہمارے ہم میں سے ہر کسی کے والدین ہیں، جیسا کہ اُن کی بیٹیاں ہیں۔ جو اپنی بیٹی کے ساتھ خرید و فروخت کے نظریے سے پیش آتا ہے، اسے لازمی طور پر اپنی بیوی کے انتخاب میں بھی یہی تصور اختیار کرنا پڑے گا۔ خواتین اس سے زیادہ معزز ہیں، اور ہمارا دین زیادہ مہربان ہے، لہذا نرمی برتو۔

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ نیک تعلقات رکھو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم شوربہ پکو تو اس کا پانی زیادہ رکھو، اور اپنے پڑوسیوں میں تحائف کا تبادلہ کرو جس سے محبت پیدا ہوتی ہے، اسی لیے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: 'تحائف دو تاکہ محبت بڑھے!' اور تحائف اپنی قیمت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اپنے معنوی قدر کی بنا پر دیے جاتے ہیں، اور ہمیں فضول خرچی سے روکا گیا ہے؛ جب کوئی کھانے کی پلیٹ پڑوسی کو دی جائے تو اس کا اثر تصور سے زیادہ ہوتا ہے۔

کتاب جو آپ کسی ساتھی کو تحفے میں دیں تو اس کا دل جیت سکتی ہے، ایک موتی کی مالا جو آپ اپنی دوست کو دیں، اس میں خوشی پیدا ہوتی ہے، ایک گلاب جو آپ اپنی بیوی کو لے جائیں، اس سے وہ مصیبت بھول جاتی ہے، ایک پورا دن، ایک میٹھا لفظ جو آپ کسی دوست کو افسوس کے موقع پر دیں، وہ ساری زندگی کے لیے اس کے ساتھ رہتا ہے، لوگوں کو محبت دینا پیسوں کا محتاج نہیں، بلکہ دل کا محتاج ہے۔

topqna

پس دعا کریں اللہ سے میرے لیے کہ میں منظر عام پر نہ آؤں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور مرگی کی شکایت کی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں مرگی کے حملوں میں مبتلا ہوں اور میرا بدن بے نقاب ہو جاتا ہے، لہٰذا میرے لیے اللہ سے دعا کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو صبر کرو، تمہیں جنت ملے گی! اور اگر چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں کہ تم صحت یاب ہو جاؤ! عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، لیکن میرا بدن بے نقاب ہو جاتا ہے، لہٰذا میرے لیے دعا کریں کہ میرا بدن بے نقاب نہ ہو۔

اس کے لیے دعا کرو کہ وہ صبر کرے اور ظاہر نہ ہو اے پاکدامن عورت، دورے پڑنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہے لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا حجاب گر جائے اور کچھ دکھائی دے میری ماں، بہن اور بیٹی، تم کس بات کا سامنا کر رہی ہو کہ تمہارے کچھ حصے دورے کے بغیر دکھائی دیں؟ کیوں بال بغیر مرض کے کھلے ہوئے ہیں؟ اور کیوں گردنیں اور حلق ظاہر ہیں بغیر کسی بیماری کے؟ تم خود پر اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو اور تمہارا دین تم پر بھاری کیوں نہیں ہے؟ کیا یہ توجہ حاصل کرنے، کسی دلہن کی خواہش، یا فیشن کی دوڑ ہے؟ یہ بات میرے سے راز دار نہیں لی جا سکتی: آدمی کی نظر صرف ڈھانپے ہوئے ہی پر ٹکتی ہے

وہ دوزخ میں ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ایک عورت بہت نماز پڑھتی ہے، روزہ رکھتی ہے، اور صدقہ دیتی ہے! لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: وہ آگ میں ہے۔ پھر اس شخص نے کہا: ایک عورت کم نماز پڑھتی ہے، روزہ رکھتی ہے، اور صدقہ دیتی ہے۔

بیوی اپنے زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ کے جیب میں قرآن ہو، اہم بات یہ ہے کہ آپ کے اخلاق میں ایک آیت ہو۔ مسواک سنت ہے لیکن اس کا کیا فائدہ اگر آپ لوگوں کے پشت پر گوشت کھائیں، اور احادیث کو حفظ کریں تو بھی خوبصورت ہے لیکن اگر آپ لوگوں میں غیبت پھیلائیں تو اس کا کیا فائدہ؟ آپ کی لائبریری میں تفسیر کی کتابیں جمع کرنا کیا کام آئے گی اگر آپ نے خاندان کو منتشر کر دیا؟ اپنے کپڑوں کو کٹونا کیا فائدہ اگر آپ لوگوں کے مال کی طرف ہاتھ بڑھائیں؟ رضاکارانہ روزہ رکھنے کا کیا فائدہ ہے اگر آپ اپنے ساتھیوں کے بارے میں اپنے منیجر کے پاس بدگوئی کریں؟ اللہ عبادات کو پسند کرتا ہے لیکن تکلیف دینے سے نفرت کرتا ہے۔ سب سے زیادہ برداشت کرنے والا وہ ہے جو قیامت کے دن پہاڑوں کی طرح حسنات لے کر آئے گا! لوگ ان سے لے لیں گے، ایک ایک کر کے، دنیا میں جو نقصان اس نے پہنچایا ہے اس کی تلافی کے طور پر۔

ال تب سن

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے ام السائب کے پاس ان کے بیماری میں عیادت کے لیے داخل ہوئے تو انہیں وہ پریشان پائی۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے، ام السائب، اتنی بے چینی کیوں ہے؟! انہوں نے کہا: بخار، اللہ اسے برکت دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ام السائب، تم بخار کو برا نہ کہو! کیونکہ یہ آدمیوں کے گناہوں کو اسی طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل نکالتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو تین میں سے کسی ایک بیماری کے ذریعے آزماتا ہے: !پہلی: کہ اس کے گناہ ہیں جنہیں وہ اس کے لیے معاف کرنا چاہتا ہے !دوسری: کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ بندہ اس سے دور ہو گیا ہے تو وہ اسے اپنے قریب لانا چاہتا ہے !تیسری: کہ جنت میں اس کے لیے ایک مقام ہے جو اس کے عمل سے نہیں پہنچا، تو وہ بیماری کے ذریعے اسے پہنچاتا ہے صبر کے بعد بیماری میں آپ کے لیے صرف یہ ہے کہ توبہ کریں، واپس آئیں، اور عبادت میں محنت کریں، اور یہ سب ! اللہ پر حسن ظن کے ساتھ ہوں اللہ رحیم ہے، اور ہماری عذاب سے آزاد ہے، اور وہ ہماری ماوں سے زیادہ ہم پر رحم کرنے والا ہے ! اپنی آلام میں ادب اختیار کریں، حمد میں دکھ محسوس کریں، اور آہیں استغفار سے سجائیں

میرے دوستوں سے ملیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف ہوا: خالد نے عبد الرحمن سے کہا! تم ہمیں دنوں سے پیچھے چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔ یہ نبی ﷺ تک پہنچا: میرے صحابہ کی برائی نہ کرو، اگر تم میں سے کسی نے کسے سونے کے برابر خرچ کیا تو بھی کسی کا پورا حصہ نہیں پہنچتا۔ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے بارے میں کوئی بات کی جو کہ بے شک گالی نہیں تھی۔

! لیکن نبی ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ ہی برداشت کیا۔ ! اسے خلیفہ خالد سے قبول نہیں کیا، جب کہ وہ اللہ کی تلوار ہیں، تو تم کون ہوتے ہو کہ صحابہ میں شامل ہو جاؤ؟ ! ابو بکر مرتدین کے مؤدب اور دین کے محافظ ہیں، تو تم کون ہوتے ہو کہ ان کو برا کہو؟ ! اور عمر سلطنتوں کے تباہ کرنے والے اور امت کی عظمت کے بانی ہیں، تو تم کون ہوتے ہو کہ ان کو گالی دو؟ ! اور عائشہ نبی ﷺ کی محبوبہ اور ان کا عفت کی محافظ ہیں، تو تم کون ہوتے ہو کہ ان کی طرف جھک جاؤ؟ ! عمرو بن العاص مسلمانوں کے ہوشیار اور مصر کے فاتح ہیں، تو تم نے کیا پیش کیا ہے؟ ! اور معاویہ وحی کے لکھنے والے اور فاتح ہیں، تو تمہارا ان ضدوں میں اختلاف کے بارے میں کیا تعلق ہے جو وقت نے معاف کر دیا؟ یہ لوگ اپنے مال، جہاد، خون اور قربانیوں سے تمہارے لئے دین کو محفوظ رکھے اور تم تک سونے کی پلیٹ پر پہنچایا، پھر اب تم گالی دیتے اور برا کہتے ہو، اے ناشکری کی انتہا، اللہ کی پناہ! ! اے ناشکری کی انتہا

جی ہاں، رائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
غزو بدر میں نبی ﷺ نے لشکر کو لڑائی کے لیے جگہ دی، تو الخباب بن المنذر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول، کیا یہ وہ جگہ ہے جسے اللہ نے آپ کو نازل کیا ہے ! کیا ہم اسے آگے بڑھا سکتے ہیں یا پیچھے ہٹ سکتے ہیں، یا یہ رائے، جنگ اور چالاکی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ رائے، جنگ اور چالاکی ہے، تو الخباب نے کہا: یہ تو جنگ کا مقام نہیں ہے۔

اور بدر کے کنوؤں کو ہماری پشت کے پیچھے بناؤ تاکہ ہم پیئیں اور وہ نہ پیئیں ! نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہ اچھی رائے ہے اس کو کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں ہوا کہ وہ ایک جنگ کے ماہر کے مشورے سے فوج کی جگہ تبدیل کرے کچھ سخت مت رہو اور صرف اپنی رائے نہ دیکھو اور کچھ خودسری نہ کرو اور صرف اپنی نظر کو درست نہ سمجھو حق کی طرف رجوع کرنا باطل میں بڑھنے سے بہتر ہے لوگوں کے تجربات اور ان کی مہارت کا احترام عقلمندوں کا طریقہ ہے احمق ہی وہ ہے جو اپنی رائے کو ایسا مقدس سمجھے جیسے یہ وحی ہو اور متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرا دے کیونکہ یہ کسی اور کے ذریعے آیا اور قدیم عرب نے کہا: جس نے لوگوں سے مشورہ کیا اس نے اپنا عقل بانٹ لیا

اے ابوبکر، نہ رو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ابو سعید خدری کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اس بیماری میں خطبہ دیا جس میں آپ فوت ہوئے، تو فرمایا: اللہ بہتر ہے، ایک بندہ کے لئے کہ اسے دنیا کی زینت دی جائے ! اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، تو اس نے اللہ کے پاس والا اختیار کیا۔ ابو بکر رونے لگے، تو میں نے کہا: یہ بزرگ کیوں رو رہے ہیں؟، نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر، مت رو۔

لوگوں کی حفاظت اور ان کے مال کی حفاظت میں، ابو بکر میرے ساتھ تھے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی محبت اور اس کی دوستی نے ایسا نہیں کیا۔ ابو سعید کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے، تو وہ ایک عام بندہ تھے، اور ابو بکر ہم سب میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ یہ ہے ابو بکر، وہ شخص جو نبی نہیں تھا، لیکن وہ بھی عام لوگوں میں نہیں تھا۔ وہ ایک منفرد مقام پر کھڑا تھا، نبیوں سے تھوڑا نیچے اور عام لوگوں سے بہت اوپر۔ ہجرت کا ساتھی، غار کا صدیق، اللہ کے دوسرے مہینوں میں دوسرا، تیسرا بھی، عمر کا ساتھی، راستے کا رہنما، اور ہمارے نبی ﷺ کے دل کا ایک ٹکڑا۔

یہ صفیہ بنت حیی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ مسجد میں اعتکاف میں تھے، صفیہ ان سے ملاقات کرنے آئیں، جب وہ واپس جانا چاہتی تھیں، نبی ﷺ ان کے ساتھ اٹھے تاکہ انہیں ان کے گھر تک پہنچا سکیں، اسی دوران دو آدمی انصار میں سے ان کے پاس سے گزرتے ہیں، جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو فوراً کہا: آرام سے، یہ صفیہ بنت حیی ہیں!

!فقال: سبحان اللہ یا رسول اللہ! اے تم شُبہ سے بالاتر ہو، فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور میں خوفزدہ تھا !کہ کہیں تمہارے دلوں میں شر ڈال دے، حالانکہ یہ زمزم کے پانی کی طرح پاک ہے، فرشتوں کی طرح پرہیزگار ہے، لیکن اس نے اپنی ذات کو شُبہ کی حالت میں ڈالنے سے انکار کر دیا، پس اپنے آپ کو شُبہ والے مقام میں نہ ڈالو اور لوگوں سے حسنِ ظن کی توقع نہ رکھو! لوگ فطری طور پر معاملات کو بری نیت سے لیتے ہیں! مشورہ دینے کے لیے نچلے درجے کی جگہ پر نہ بیٹھو، اور نصیحت دینے کے لیے شراب کی میز پر نہ بیٹھو! اور جزوی طور پر ننگے لباس والی عورت کے ساتھ نہ کھڑے ہو کر حجاب کی تعلیم نہ دو، لوگوں کے پاس صرف وہی چیزیں ہیں جو انہوں نے تم سے دیکھی ہیں اور تمہاری نیتوں کا علم نہیں رکھتے، اگر تم خود کو شُبہ والے مقام پر پاؤ تو اسے جو تمہیں وہاں دیکھے اسے وضاحت سے بیان کرو، اسے شیطان کے رحم و کرم پر نہ چھوڑو کہ وہ جو چاہے اس پر اثر ڈالے اور یاد رکھو کہ انسان کی شہرت ہے، اپنی شہرت خراب نہ کرو اپنے جذبات کو دباؤ نہیں، ان کا اظہار کرو، انہیں جیو، ان سے لطف اندوز ہو، تمہیں ضرورت ہے کہ محبت کو جتنا ہو سکے اتنا پیش کرو

جو آپ کو لینے کی ضرورت ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

«تم کیسے ہو!»؟ نبی ﷺ نے زید بن ثابت کو ایک دن اُحد میں سعد بن الربیع کو طلب کرنے کے لیے بھیجا، اور اسے کہا: اگر تم اسے دیکھو تو میری طرف سے سلام کہو! اور اسے کہو: اللہ کے رسول ﷺ تم سے پوچھ رہے ہیں کہ تم کیسے ہو؟

پھر اس نے زید کو ہلاک شدگان میں تلاش کیا، اسے ملا اور اس پر ستر زخم تھے، اور زندگی کی کچھ سانس باقی تھی، تو اس نے اس سے کہا: اے سعد، بے شک نبی ﷺ تمہیں سلام کہتا ہے، اور کہتا ہے: تمہیں کیسا پاتا ہوں؟ سعد نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کی حالت صحیح ہے، اور آپ پر سلام ہو! اسے کہنا: اے رسول اللہ، میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں، اور اپنی قوم انصار سے کہنا: اب اللہ کے سامنے تمہارے لیے کوئی عذر نہیں کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچ جاؤں اور تمہارے درمیان پلک جھپک رہی ہو! پھر اس کی روح نکل گئی! کیا تم نے دیکھا کہ یہ دین تم تک کیسے پہنچا؟ صحابہ کی لاشوں کے ذریعے جو نیزوں کے وار سے چھلنی ہو گئیں اور چھلنی کی طرح ہو گئیں، ان کے خون جو اللہ کی راہ میں بہے۔ کوئی کہتا ہے کہ خون کے بہنے پر: اے اللہ، میرے خون سے لے جب تک تو مطمئن نہ ہو! ان کی دولتیں جو نبی ﷺ کے پاس دی جاتی تھیں تاکہ عثمان ایک تہائی لشکر کی تیاری کرے۔ ان کے مضبوط عقائد کی طرح پہاڑوں کی مانند، جیسا کہ ابو بکر اپنے ساتھی کے بارے میں رات اسراء میں کہتے ہیں، اگر اس نے کہا تو وہ سچ بولا۔ ان کی جرات کے ذریعے، جب عمر بن الخطاب مکہ کے تمام لوگوں کو دھمکاتے ہوئے ہجرت کرتا ہے۔ یہ دین بہت قیمتی ہے، اس کو ضائع نہ کرو!

اللہ کی مدد سے کام لو اور کمزور نہ ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

وہ درخت نہیں جھکتا کیونکہ اس کی ٹہنی گرا ! بلکہ وہ مسلسل اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور ایک اور ٹہنی اگا دیتا ہے، اور وہ پرندہ جس کے پر جھڑیں بھی جائیں، پھر بھی اڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اور جو سنبلا ہوا کے جھونکوں سے ہلتی ہے وہ گر نہیں جاتی، بلکہ ہوا کے ساتھ بہتی ہے اور بچ جاتی ہے۔ کامیاب وہی ہے جسے ایک ناکامی نہ ہو۔

اور کوئی فاتح رہنما نہیں جس نے کبھی شکست کا مزہ نہ چکھا ہو، اور کسی کی شکست کے بعد مکہ کی فتح ہوئی تھی، زندگی کا قانون یہ ہے کہ فتح ان لوگوں کی ہوگی جو ہار نہ مانیں، پس ایک ضربہ تمہیں اپنے مقصد کو آگے بڑھانے سے مت روکنے دے، اپنے زخموں کو سمیٹیں، اپنے آنسو پونچھیں، اللہ کی مدد لیں اور آگے بڑھیں، اس بار تم صفر سے شروع نہیں کر رہے ! تم اس ضرب سے شروع کر رہے ہو جس نے تمہیں نہ تو مارا بلکہ تمہیں مضبوط بنایا۔

topqna

پھر خالد بن ولید نے اسے لے لیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ مدینہ منورہ میں تھے اور صحابہ کو مسلمانوں کی فوج کی خبر مؤتہ کی جنگ میں پہنچا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جھنڈا زید نے پکڑا اور زخمی ہو گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور زخمی ہو گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا اور زخمی ہو گیا۔

پھر اسے لیا ! خَالِد بن الولید بغیر حکمیت کے، لہٰذا یہ اس کے لئے کھل گیا۔ ! خالد فوج کے ساتھ واپس نکل گیا، اور نبی ﷺ نے اسے فتح کہا ! اور یہ خَالِد کا جنگ میں طریقہ تھا: بلی کی آہستگی اور شیر کی چھلانگ ! اگر نہیں نکلتا تو وہ معرکہ قتل گاہ ہو جاتی ، اور زندگی میں اختلافات اتنے ہیں کہ یہ جنگ بن سکتی ہے ، اور بعض معرکوں سے پیچھے ہٹنا نجات ہے ! ایسی معرکیں ہیں جن کی قیمت ان کی فتح سے کہیں زیادہ ہے خواہ وہ حاصل ہو بھی جائے ! رشتہ داریوں میں جو بہادر ہے وہ وہ ہے جو جھگڑے سے دور رہے ! یہ کون سی فتح ہے کہ جس میں آدمی اپنے ہی کو چھید دیتا ہے؟

لیکن تمہاری صحت میرے لیے زیادہ قیمتی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
اگر تم اللہ سے دولت مانگو، تو اس سے مانگو کہ وہ تمہیں صحت کے ساتھ دے، کیونکہ کتنے ہی امیر بیمار ہیں جو سب سے سستا کھانا بھی محروم ہیں۔ اور اگر تم اللہ سے عہدہ مانگو، تو اس سے مانگو کہ وہ تمہیں صحت کے ساتھ دے، کیونکہ کتنے ہی مقتدر لوگ ہیں جن کے دل کی حرکت بیٹری پر ہے،بیمار جسم نعمت سے لطف نہیں اٹھاتا۔

اور بیمار دل جو عطا پانے میں خوش نہیں ہوتا، اور بیمار نفس جو محبوب کے ساتھ لطف اندوز نہیں ہوتا، لہٰذا اللہ سے کچھ بھی مت مانگیں مگر صحت کے ساتھ۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے: اللہ اپنے بندوں کو زندہ رکھتا ہے تو صحت میں اور مرنے دیتا ہے تو صحت میں، اور انہیں جنت میں داخل کرتا ہے تو صحت میں۔ اے اللہ، ہمیں ان میں سے بنا دے۔

topqna

پس خود کی مدد کرو زیادہ سجدوں کے ذریعے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ربیہ بن کعب الاسلمی کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا! میں نے ان کے پاس ان کے وضو اور حاجت کے ساتھ آیا، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: پوچھو، لہذا میں نے کہا: میں تم سے جنت میں تمہارے ساتھ ہونے کی خواہش کرتا ہوں! انہوں نے فرمایا: یا کچھ اور؟ میں نے کہا: وہی۔

اس نے مجھ سے کہا: پس اپنے آپ کی مدد کرو بہت زیادہ سجدے کرنے سے۔ کوئی بھی شخص اپنے اعمال کی بنا پر جنت میں نہیں جائے گا حتی کہ نبی ﷺ بھی۔ ہم اللہ کی اجازت اور اس کی رحمت سے جنت میں جائیں گے، لیکن عبادات رحمت لانے والی ہیں۔ اگر تم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور اپنے مصحف پر دھول جمع ہونے دی۔ اگر تم نماز سے سستی کرو گے تو اس کا وقت تم سے چلا جائے گا۔ اگر تم رات کے قیام کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ زاہد کے لیے ہے جو اس سے بے نیاز ہے۔ اگر تم صدقات کو اپنے مال کا ضیاع سمجھو۔ اگر تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے سست ہو جائے جو کہ سب سے آسان عبادت ہے۔ تو پھر تمہارے پاس کیا ہے جس کے ذریعے تم اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہو؟

اے عائشہ: مجھے اللہ کی نعمتوں کے پاس اچھا پڑوسی بنا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
جو شخص روٹی میں نعمت نہیں دیکھتا، وہ پھیلی ہوئی میز پر بھی نعمت نہیں دیکھے گا، اور جو شخص سادہ گھر میں نعمت نہیں دیکھتا، وہ شاندار محل میں بھی نعمت نہیں دیکھے گا، اور جو شخص اپنے پاؤں میں نعمت نہیں دیکھتا

وہ لگژری گاڑی میں نعمت نہیں دیکھ پائے گا، نعمتوں کا احساس اس بات سے جڑا ہوا ہے کہ انسان اپنے پاس موجود چیز کی قدر کس طرح کرتا ہے، یہ اس بات سے نہیں جڑا کہ وہ اپنی چیز کی قیمت کو کس طرح دیکھتا ہے۔ جتنا چھوٹی نعمتیں آپ کی آنکھوں میں نظر آئیں: یاد رکھیں کہ آپ اس صبح جاگے ہیں تاکہ اپنا چہرہ دھو سکیں! اور وہاں ایسے لوگ ہیں جو جاگے ہیں تاکہ اپنے گردے دھو سکیں۔

topqna

میں وہاں گیا جہاں تم نے مجھے حکم دیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

کہتا ہے انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سب سے اچھے خلق والے لوگ تھے، ایک دن انہوں نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں جا رہا ہوں، اور اپنے دل میں سوچا کہ میں وہ کروں گا جو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے، پھر میں نکلا یہاں تک کہ میں بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس پہنچا، تب دیکھو رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے میری پشت کے پیچھے پکڑ لیا۔

میں نے پیچھے دیکھا، اور اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: اے دوست! کیا تم وہ جگہ گئے جہاں میں نے تمہیں بھیجا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، میں جا رہا ہوں، اے رسول اللہ؟ کبھی کبھی انسان کو چاہیے کہ وہ عقل کی سب سے نیچی سطح پر اتر جائے تاکہ وہ دل کی سب سے اعلیٰ سطح تک پہنچ سکے۔ عمومی طور پر بچوں کا خیال رکھنا اور انہیں توڑنے سے بچنا ہے، یہ ہے عقل کی اعلیٰ سطح تک پہنچنے کی راہ، جو دل کی صحبت کے ساتھ ہوتی ہے۔ تعلیم ضروری ہے لیکن سختی تعلیم نہیں ہے، اور اقدار کی جڑیں ڈالنا ضروری ہے لیکن گھر کو قلعے میں بدل دینا مذموم ہے۔ بچوں کی غلط تعلیم کا سب سے برا پہلو یہ ہے کہ یہ ان کی نظریں دنیا پر بگاڑ دیتا ہے۔ جب آپ اپنی بیوی کو مارتے ہیں تو آپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں غلط تصورات بٹھاتے ہیں۔ آپ اپنے بیٹے کو بتاتے ہیں کہ مارنا خواتین کے ساتھ پیش آنے کا مثالی طریقہ ہے، اور آپ اپنی بیٹی کو بتاتے ہیں کہ شوہر وہ وحشی ہے جو صرف تشدد جانتا ہے!

میں تم میں سے کسی کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کے پاس نیک اعمال کا کوئی ذخیرہ ہے تو وہ کر لے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
لیکن، تمہاری کچھ عبادات اللہ کے ساتھ تمہارے درمیان خفیہ رہیں، دکھانے کے بغیر صدقہ، اور رات کی قیام کی نماز جس کے بارے میں خوفزدہ شخص کو کھینچ لیتی ہے۔

کہ کوئی اسے دیکھے، رضا ق اہ، اس پر فخر نہ کرے، نفلی روزہ رکھنا جسے جانے والا اور آنے والا نہ جانے، یتیم کی کفالت کرنا جسے کفیل نہ جانے، بچہ کی دوا خریدنا جسے مریض نہ جانے، قرضوں کی ادائیگی دین کی دکانوں میں اور حساب بر وقت دن حساب میں، اچھے اعمال جو شرمندگی کے سبب چھپائے جاتے ہیں، لیکن جو کچھ بھی لوگوں کے سامنے ظاہر ہو تو اس کی نیت خراب ہو سکتی ہے، پھر اس دین میں بہت سے عبادات ہیں جنہیں چھپایا نہیں جا سکتا ! اس لیے اللہ کے نزدیک تمہارے لیے ایک خزانہ ہونا چاہیے۔

topqna

وہ ابراہیم پر آگ پھونک رہا تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ام شریعک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا: وہ ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا، باطل کے لوگوں میں سب سے چھوٹے نہیں ہیں مگر وہ لوگ جو حق اور باطل کے درمیان غیر جانبدار رہتے ہیں۔ غیر جانبداری کو جمادات، درخت اور جانور نہیں جانتے۔

! کوئی پہاڑ ہمیں پسند کرتا ہے اور ہم اسے پسند کرتے ہیں، اور یہ پتھر ہیں۔ ! اور تنہ نرم ہے اور یہ پودا ہے، اور غرقد یہودیوں کا درخت ہے۔ ! جانور آگ بجھانے میں دوڑتے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام پر ڈالی گئی تھی۔ ! اور چھپکلی اس میں پھونک مارتی ہے تاکہ آگ مزید بھڑک اٹھے۔ ،جانور، اور درخت، اور جمادات نے حق اور باطل کے درمیان اپنی جگہ لے لی ! اور وہاں انسان ابھی بھی ہے جو عقل اور دل رکھتا ہے اور تم سے کہتا ہے: میں غیر جانبدار ہوں۔

اسے ممی نہ بناؤ اور اس کا سر خمیر نہ کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی اپنے جانور سے گر گیا اور اس کا گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے مسکت (مٹی یا خوشبو میں لپیٹنا) نہ لگاؤ، یعنی اسے خوشبو مت لگاؤ، اور اس کا سر نہ ڈھانپو، یعنی اسے نہ ڈھانپو ! کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا، ہم خوش ہوتے ہیں اس سے جو سجدہ کرتے ہوئے، یا روزہ رکھتے ہوئے، یا محرم حالت میں مرے۔

، لیکن اچھی موت کا مقصد یہ نہیں کہ انسان عبادت کرتے ہوئے مرجائے ، اچھی موت یہ ہے کہ انسان اس وقت مرجائے جب لوگوں پر اس کے حقوق نہ ہوں ، یہ کہ انسان اس وقت مرجائے جب لوگ اپنے مال و عزت اور جان سے اس کے بارے میں مطمئن ہوں ، یہ کہ انسان اس وقت مرجائے جب وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک ہو اور والدین کا حق ادا کر چکا ہو پیغمبر ﷺ سجدے میں فوت ہوئے اور ابو بکر ، مسئلہ یہ نہیں کہ انسان کیسے مرا ، جتنا یہ اہم ہے کہ انسان کیسے جیا : کوئی اعلی چیز ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں مرنا ! وہ اللہ کی راہ میں جینا ہے

کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں یہ لوگوں کو دوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کے پاس شراب آئی تو انہوں نے پی لی، اور ان کے دائیں طرف ایک غلام، اور بائیں طرف بزرگ بیٹھے تھے۔ تو انہوں نے غلام سے کہا: کیا مجھے اجازت دے گا کہ میں ان لوگوں کو دوں؟ غلام نے کہا: نہیں، بالکل نہیں، میں اپنا حصہ کسی سے زیادہ نہیں دوں گا۔ بچوں کو احساس دلائیں کہ ان کی بھی قدر ہے۔

ان کے خیالات کل کے کھانے کے بارے میں لیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے پوچھیں، وہ فیملی پکنک کہاں پسند کرتے ہیں۔ انہیں حوصلہ دیں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں، لیکن شائستگی اور احترام کے ساتھ۔ ان میں یہ فضیلت زندہ کریں کہ وہ انکار کریں، قبول کریں اور فیصلہ کریں۔ انہیں دبا کر ان کی شخصیت کو نہ ماریں، پھر ان کے لیے حل تلاش کریں۔ بچّے کی شخصیت کی تعمیر بہت آسان ہے ! مرد کی شخصیت کی تعمیر کے مقابلے میں

topqra

اللہ تعالیٰ ہمارے کسی بھی شخص کی دعا قبول کرتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ناکامی دعا میں ہوتی ہے، یا تو آپ کو دیا جائے، اور یہ رحمت ہے! یا روکا جائے، اور یہ حکمت ہے، اور صالح لوگ اس دعا پر خوش ہوتے تھے جو قبول نہ کی گئی اس سے زیادہ جسے قبول کیا گیا کیونکہ قبول شدہ دعا ان کے اپنے انتخاب سے تھی، اور روکی گئی دعا...

اختیار اللہ ان کے لیے ہے! ،یہ جاننا ضروری ہے کہ دعا بذات خود عبادت ہے ،چاہے دی جائے یا روک دی جائے، آپ دونوں صورتوں میں اجر پاتے ہیں ،لیکن جواب تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے کیونکہ آپ کسی گناہ پر قائم ہیں ،اور اللہ آپ سے کچھ اور نہیں چاہتا بس آپ لوٹ آئیں تاکہ وہ آپ کو دے سکے ،اور جواب تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے کیونکہ آپ بنیادی طور پر وہ مانگ رہے ہیں جو آپ کے لیے ضرر رساں ہے ،اور اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دیتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے نہ کہ وہ جو ہم چاہتے ہیں ،اور جواب تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے کیونکہ ابھی وقت نہیں آیا ،تو ممکن ہے اللہ نے جواب دے دیا ہو لیکن وہ اسباب کو تیار کر رہا ہے !برکات ہو اس کی حکمت پر، وہ بہترین وقت کا انتخاب کرتا ہے نہ کہ سب سے تیز وقت

وتش » ! اس میں سے دو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: 'آدمی کا بیٹا بڑھاپے کی طرف بڑھتا ہے، اور اس میں دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں: دولت کا حرص اور عمر کا حرص! کوئی بھی نہیں چاہتا کہ وہ مر جائے، وہ لوگ جو خودکشی کرتے ہیں، وہ زندگی سے بزدلانہ فرار کرتے ہیں، نہ کہ موت کی خواہش میں۔'

حتی وہ لوگ جو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں، وہ اسے فقط ہمیشہ کی زندگی کے لیے قربان کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بزرگ افراد نے موت کے لیے کبھی پوری طرح تیاری نہیں کی! موت کسی بھی عمر میں خوفناک ہے، اور قبر کا تصور بھی ڈراؤنا ہے چاہے آدمی مؤمن ہی کیوں نہ ہو۔ جہاں تک مال کی بات ہے، یہ انسان کے لیے سب سے زیادہ مطلوب چیز ہے، اور انسان اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کے لیے ابتدائی دنوں کی نسبت زیادہ متوجہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ اسے سکون اور اطمینان کا احساس دلاتا ہے اور یہ یقین دلاتا ہے کہ اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ مال لوگوں کی روح کے برابر ہے اور سب اسے پسند کرتے ہیں، لیکن اللہ نے بعض لوگوں پر احسان فرمایا کہ انہوں نے عطاء کرنا اور سخاوت کو آسان پایا۔ یہ اُس کے قول کی تصدیق ہے: «اور جو اپنا نفس بخیل ہونے سے بچائے، بے شک وہ کامیاب ہیں»۔

مومن جب نیکی کرتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے، اور جب برائی کرتا ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے ایمان اور سلام کے بارے میں پوچھا! تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ جتنا قریب ہوا، نبی ﷺ نے اسے فرمایا: یقیناً مؤمن جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے اور اس کا ثواب امید کرتا ہے۔

اور جب وہ بدی کرتا ہے تو اسے بری لگتی ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے۔ ڈر گناہ کرنے سے نہیں ہوتا، ہر انسان خطا کرتا ہے۔ بلکہ ڈر وہ ہے جب بندہ گناہ کے عادی ہو جائے اور اسے گناہ نہ لگے۔ ڈر اس گناہ سے نہیں جو ہر بار کرتا ہے اور تائب ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس گناہ سے ہوتا ہے جو تیرے دل کو سن کر دیتا ہے اور تو اسے محسوس نہیں کرتا۔ یہ کہ رشوت لے اور اسے چالاکی سمجھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دے۔ یہ کہ زنا کرے اور اسے بہادری سمجھے اور اس پر فخر کرے۔ یہ کہ فجر کی نماز کو چھوڑ دے اور جاگتا رہے جیسے کچھ گزر گیا ہی نہ ہو۔ یہ کہ اپنی نظر پھیلا کر لذت حاصل کرے اور بعد میں کوئی وجدان نہ ہو۔ میرے دوست، دل کی موت اس گناہ میں نہیں جو تجھے رویا دے، بلکہ اس گناہ میں ہے جس نے تجھے سن کر دیا۔

اس کا نکاح

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
خنساء بنت خذام نبی ﷺ کے پاس آئیں اور انہیں بتایا کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کیا ہے جبکہ وہ بیوہ ہیں، اور وہ اس شادی کے ناپسند کرتی ہیں تو نبی ﷺ نے اس کا جواب دیا کہ اس کا نکاح دین اور تہذیب، اور قدامت پسند معاشرے میں عورت کی عزت کے مطابق نہیں ہے۔

ماں جس کے قدموں تلے جنت ہے، اور بیوی جو ایک اچھے آدمی کی خدمت میں ہو تب ہی بھائی کی حیثیت رکھتی ہے، اور بہن جس سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اور چچی جس کا احترام واجب ہے، اور خالہ جو ماں کے مقام پر ہو، اور پڑوسی خاتون جس کی عزت محفوظ ہو! اور اس قوم کے وقت آیا جب وہ فوجیں صرف ایک عورت کے لیے حرکت میں لاتی تھی، اور یہ ہے نبی ﷺ جو اس عورت کی شادی واپس کر دیتے ہیں جو اس شوہر کے ساتھ نہیں چاہتی: پھر ایک اندھا دل، اور اندھی بصارت آپ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے! اسلام نے عورت کو حقارت دی ہے۔ حقیقی قدر انسان کی اتنی نہیں جتنی وہ حاصل کرے بلکہ اتنی ہے جتنی وہ ذمہ داری سے انجام دے۔ ذمہ داری دوسروں پر ڈالنا سب کے بس کی بات ہے، صرف بہادر لوگ ہی اسے اٹھاتے ہیں۔

بن زید کا ڈبہ کہاں ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے مشکل کے وقت فوج کی تیاری کے لیے صدقہ کرنے کی تلقین کی، تو علبۃ بن زید اٹھا اور کہا: اے اللہ کے رسول، میں غریب ہوں، اور میرے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، لیکن میں آپ کو گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے جسم کو مسلمانوں پر صدقہ کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس کی بات پر کچھ نہیں کہا، لیکن اگلے دن فرمایا: علبۃ بن زید کہاں ہے؟

!تو وہ اٹھا اور کہا: یہاں ہوں میں، یا رسول اللہ !نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمہاری صدقہ قبول کر لی ہے ! اپنے بھائی پر اپنی صدقہ خرچ کرو، اور رشتہ داروں سے تعلق رکھو، اور آدم کے بہترین اولاد بنو ! اپنے پڑوسی پر صدقہ خرچ کرو، اور قطع تعلق کو طول نہ دو ! اپنی بیوی پر صدقہ خرچ کرو، لوگ غصے میں وہ نہیں کہتے جو وہ چاہتے ہیں ! بالکل ! اپنے کام کے ساتھی پر صدقہ خرچ کرو، مقابلہ لوگوں کی خراب ترین صفات کو نکالتا ہے ! شیطان کو اپنے لیے غرور کے جذبات بجانے نہ دو ! خود کے لیے رسی ڈھیلی نہ چھوڑو کہ بڑائی ہو اور تم دوسرے کو نہ دیکھو صلح اس بات کی ضمانت نہیں کہ ہم پہلی ہی لمحے محبت کے ساتھ گلے لگیں ! لیکن صلح اس میں ہے کہ قطع تعلق کو نہ طول دو

میری سنت سے رغبت

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
خوالہ بنت حکیم، جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھیں، عائشہ کے پاس آئیں، تو نبی ﷺ نے ان کی حالت دیکھی اور فرمایا: اے عائشہ، خوالہ کی حالت کیا خراب ہے! انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: اے نبی، جو عورت اپنی بیوی کو الگ کر دے، دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے، وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس کی کوئی بیوی نہیں! اس نے اپنی جان کو چھوڑ دیا اور اسے برباد کر دیا۔

نبی ﷺ نے عثمان کو بھیجا اور کہا: میری سنت سے رغبت کرو۔ عثمان نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول ﷺ، بلکہ میں آپ کی سنت کو طلب کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے کہا: میں سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں، اور روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، پس اے عثمان! اللہ سے ڈرو، کیونکہ یہ دین تم پر حق ہے۔ یہ دین اعتدال، توازن اور وسطیت کا دین ہے، نہ افراط اور نہ تفریط۔ عبادات کی طرف گرنا اچھا ہے، لیکن نہ بھولو کہ تمہارے ساتھ گوشت اور خون کے لوگ ہیں۔ تجارتی سرگرمی میں بڑھنا اور مالدار ہونا اچھا ہے، لیکن اس کا مقصد صرف مال جمع کرنا نہ بناؤ۔ ثقافت اور کتابوں سے محبت کرنا اچھا ہے، لیکن اپنے دل کو اپنے دماغ سے نہیں روکو۔ پھر وہ مطالعہ جو تمہارے حس اور ذوق کو نہ جھنجھوڑے، وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ دوستوں کے ساتھ وقت گزارنا اچھا ہے، لیکن اپنی بیوی کو گھر کے فرنیچر میں تبدیل نہ کرو۔ ہر میدان کو اس کا حق دو۔ خودغرض نہ ہو، کہ تم چاہتے ہو کہ یہ کائنات تمہارے مدار میں گھومے۔

لوگ اسے اپنی تکلیف سے آزاد کریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ابوذر نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل بندے کو جنت میں داخل کراتا ہے! تو نبی ﷺ نے اسے اعمال کے بارے میں گننا شروع کیا، اور ابوذر نے کہا: اگر یہ سب نہ ملے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے ازار سے بچائے۔ نبی ﷺ کے نص میں یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ لوگوں پر نقصان نہ پہنچانا عبادت ہے! لہذا اس اصول پر زندگی گزاریں: اگر فائدہ نہ ہو تو نقصان نہ پہنچائیں۔

مسکین جسے آپ دینا نہیں چاہتے اس کی سچائی پر شک نہ کریں، مخالف جس کی مدد حل کرنے میں آپ نہیں کرنا چاہتے اس پر آگ نہ ڈالیں! اگر آپ صدقہ دینے والے کے ساتھ برابر نہیں جا سکتے تو اس کے بارے میں اعتراض نہ کریں، اور اگر آپ قرآن کے حفاظ کے ساتھ نہیں جا سکتے تو ان کے بارے میں سخت گیر نہ کہیں، اور اگر آپ پردہ کرنے والی خواتین کے ساتھ نہیں جا سکتے تو ان کے بارے میں معقد نہ کہیں۔ اپنے اوپر دو بڑے گناہ اکٹھے نہ کریں: نافرمانی کو چھوڑ دینا، اور جو اس کی پیروی کرتے ہیں ان میں غوطہ زن ہونا!

topqra

میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو میں اپنے ہال میں آجاتا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا، میں صالۃ میں داخل ہوتا ہوں اور میں اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں، تو میں بچے کا رونا سنتا ہوں، پھر میں اپنی صالۃ میں گزر جاتا ہوں ! جیسا کہ میں جانتا ہوں، ماں کی شدتِ محبت سے اس کے رونے پر، ایمان کے بعد دل میں رحمت سے خوبصورت کچھ نہیں بھرتا۔

کہ ہر ایمان جس میں رحم نہیں، وہ لنگڑا ایمان ہے۔ اللہ رحم کرے ہر اس شخص پر جو لوگوں کو آسانی فراہم کرے اور ان پر رحم کرے۔ اللہ اس استاد پر رحم کرے جو اپنے شاگرد پر کام کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ اللہ اس مدیر پر رحم کرے جو اپنے ملازمین کو زیادہ درخواستوں سے تھکاتا نہیں۔ اللہ اس حکمران پر رحم کرے جو اپنے عوام کو ٹیکسوں سے مجبور نہیں کرتا۔ اللہ اس شوہر پر رحم کرے جو اپنی بیوی کی صحت پر ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ اللہ اس بیوی پر رحم کرے جو اپنے شوہر کو خریداریوں کے زیادہ بوجھ سے تھکاتی نہیں۔ رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، اور نرمی برتو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

topqra

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں جس طرح تم میں سے دو آدمی نصیحت کرتے ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

.عبد اللہ بن مسعود نبی ﷺ کے پاس داخل ہوا اور اسے پاتے ہیں کہ وہ تکلیف میں ہیں ! اس نے کہا: یا رسول اللہ، آپ کو شدید تکلیف ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے وہ تکلیف ہے جیسی تم میں سے کسی مرد کو ہوتی ہے۔ اور کسی بھی مسلمان کو کانٹے یا اس سے زیادہ کی کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے لیے پیغام بھیجتا رہتا ہے۔

اور بیماری اللہ کا اپنے بندے کو ایک پیغام ہے، جس میں وہ کہتا ہے: تم کتنے کمزور ہو ! ہمیں وقتا فوقتا اپنے حقیقی حجم کو یاد رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بیماری اللہ کی رحمت کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ بالکل اس کی رحمت ہی ہے۔ کیونکہ وہ تمہاری آزمائش کر سکتا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے جو تم اپنی عبادت سے مٹا نہیں پاتے۔ اور ہو سکتا ہے وہ یہ دیکھے کہ تم اس سے دور ہو گئے ہو تو وہ تمہاری کان سے.بیماری کے ذریعے تمہیں اپنی طرف واپس کھینچے۔ یا شاید اس نے جنت میں تمہارے لیے ایسی مقام بنایا ہے جو تم اپنی عبادت سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اس نے تمہاری آزمائش کی تاکہ تم اس انعام کے لائق ہو جو اس نے تمہارے لیے تیار کیا ہے ! یہ دنیا امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے، اور اگر تم قرآن میں انبیاء کی کہانیوں پر غور کرو تو تم پاؤ گے: مرض، خوف، نقصان، فقر، بانجھ پن اور ردّ، لیکن اس سب کا اجر اللہ کی رضا ہے اگر تم: بندے کے آداب کے ساتھ آداب سیکھو۔

رمضان میں عمرہ کرنے کے لیے میرے ساتھ حج کی ادائیگی کرے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب نبی ﷺ حجت سے واپس آئے، تو آپ نے فرمایا: 'الم سنان، کیا تمہیں کچھ روکتا تھا کہ ہمارے ساتھ حج کرتیں؟' اس نے کہا: 'میرے شوہر کے پاس دو اونٹ تھے، میں ایک پر حج کر چکی تھی، اور دوسرا ہمارے غلام کو پانی پلاتا تھا!' تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'رمضان میں عمرہ کرو، وہ حج کے برابر اجر رکھتا ہے، لیکن یہ فرض حج کو مٹاتا نہیں ہے۔'

اللہ کے وہ مہینے ہیں جن میں انعامات بڑھ جاتے ہیں، اس لیے ان سے فائدہ اٹھائیں! اللہ کے مہینے آپ کے لیے اس کی طرف سے ایک تحفہ ہیں، اس لیے اس کے تحفے کو رد نہ کریں! یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہ مٹا دیتا ہے، اس لیے اسے ضائع نہ کریں! سورۃ البقرہ کی آخری آیات سونے سے قبل ہر چیز کے لیے کافی ہیں، اس لیے ان کی حفاظت کریں! یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اس لیے اس کی طرف رجوع کریں! ضحی کی دو رکعت نماز ہر عضو اور جوڑ کے بدلے صدقہ کے برابر ہے، اس لیے اس پر مسلسل عمل کریں! شب قدر کا قیام پوری زندگی کا قیمتی موقع ہے، اس کے لیے کوشش کریں!

topanna

اس کے بلیڈ کو پکڑو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی مسجد کے اندر تیر کے ساتھ آیا! تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے نوک کو روکو، نبی کی سنت یہ ہے کہ ہر نقصان پہنچانے والے آلے کو اس کے نوک سے روکا جائے تاکہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے، بغیر یہ بھولے کہ زبان کا بھی ایک نقصان پہنچانے والا نوک ہے۔

اور جو زخم وہ پیدا کرتا ہے وہ شاید تیر اور بھالو کے زخموں سے زیادہ تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ تیر اور بھالو کے زخم جلد بھر جاتے ہیں اور مندمل ہو جاتے ہیں، لیکن زبان کے بلیڈ کے زخم دل میں درد چھوڑتے ہیں۔ !آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی؟ ! کیا یہ سوال ہے یا دھچکا؟ !آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی؟ ! کیا یہ استفسار ہے یا مکا؟ !آپ نے اپنا گھر کا فرنیچر کیوں نہیں بدلا؟ ! کیا یہ اُن کے بارے میں فکر ہے یا اُن کا صبر توڑنا؟ !آپ نے نئے کپڑے کیوں نہیں خریدے؟ ! کیا یہ محبت ہے یا بھڑکانا؟ !چھری کے وار کی کئی شکلیں ہیں، بے وقوفانہ سوالات ان کی ایک شکل ہیں۔

topqna

ال تم منع غلامانِ اللہ کو اللہ کی مساجد سے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عمر بن الخطاب کی ایک عورت تھی جو مسجد میں فجر اور عشاء کی نماز پڑھتی تھی ! اس سے کہا گیا: تم کیوں نہیں نکلتی، تم جانتی ہو کہ عمر اسے ناپسند کرتا ہے اور حسد کرتا ہے؟ اس نے کہا: اور کیا جائز ہے کہ وہ مجھے منع کرے؟ انہوں نے کہا: یہ نبی ﷺ کے قول سے روکتا ہے: "ال تمنعوا إماء هللا مساجد هللا"، اے عمر، نبی ﷺ کا حکم اس کی خواہش پر مقدم ہے۔

اور اسی طرح مؤمن کسی چیز کا خواہشمند ہوتا ہے، اگر وہ چاہے اللہ کچھ اور، تو وہ اسے دے دیتا ہے اور اس نے فرمانبرداری کر لی۔ کوئی عورت ایسی نہیں جو چاہتی ہو کہ وہ دلکش اور خوبصورت نظر آئے۔ لیکن پردہ اور حیا اللہ کا حکم ہے، اور مؤمنہ اللہ کے حکم پر اپنی خواہش کے مطابق نہیں چلتی ! اور کوئی مرد ایسا نہیں جس کی عورتوں میں خواہش نہ ہو ! لیکن پاکدامنی اللہ کا حکم ہے، اور مؤمن اللہ کے حکم پر اپنی جبلت کے حکم پر نہیں چلتا ! اسلام کا نام نہیں لیا گیا سوائے تسلیم سے ! ہم کسی چیز کے خواہشمند ہیں، اور اللہ کسی چیز کا چاہتا ہے، اور مؤمن وہ ہے جو اللہ کے حکم کو مقدم رکھے۔

topqra

وہ چادر جو اس نے لپیٹی تھی تاکہ اس پر آگ لگا دے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ کا ایک مولا تھا جس کا نام مدعم تھا، اس نے خیبر کی فتح میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی، اور واپسی کے راستے میں اسے ایک بے دھیانی کا تیر لگ گیا جس سے وہ فوت ہوگیا۔ لوگوں نے کہا: اسے شہادت مبارک ہو، نبی ﷺ نے فرمایا: جس چادر کو اس نے باندھا تھا، وہ اس پر آگ لگانے کے لیے ہے۔

لوگ اس بات پر محتاط رہتے ہیں کہ کسی خاص شخص کا مال نہ چرا جائیں لیکن وہ عام مال کو ہلکا سمجھتے ہیں، حالانکہ عوامی مال کی چوری سب کا مال چوری کرنے کے مترادف ہے۔ عوامی پارکوں میں نشستوں کو نقصان پہنچانا سب لوگوں کی نشستوں کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے، اور عوامی لائبریری کی کتابیں لینا سب لوگوں کی کتابیں چرانے کے مترادف ہے۔ معاہدوں میں طے شدہ مواصفات کے برخلاف سڑکوں اور پلوں کی تعمیر سب لوگوں کے ساتھ دھوکہ ہے جو ان سڑکوں اور پلوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اللہ ہر گناہ میں جو اس کے حق میں تھا رحم کرنے والا ہے! لیکن وہ ہر گناہ میں جو لوگوں کے حق میں تھا عدل کرنے والا ہے۔

اپنی جلباب پہننے کے لیے اس کی ساتھی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ خواتین کو عید کی نماز کی جماعت میں آنے کا حکم دیتے تھے، حتیٰ کہ حیض والی خواتین بھی نکلتیں اور وہ آخر کی صفوں میں رہتیں اور نماز پڑھتیں! ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ، ہم میں سے ایک کے پاس جلباب نہیں ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ساتھی اپنی جلباب اسے پہننے دے! بھلائی میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور نیکی میں ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ بٹاؤ، کیونکہ لوگ لوگوں کے لیے ہیں۔

پڑوسی جس کا گھر جل رہا ہو، ہر پڑوسی اسے فرنیچر میں سے کچھ دے دے، تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر بہت ہو جاتا ہے! اور لکڑی کی گٹھری صرف ایک ایک لکڑی سے بنتی ہے، اور ہو سکتا ہے کہ پڑوسی کے ہاں خوشی یا غم کا موقع ہو اور اس کا گھر چھوٹا ہو! اسے اپنا گھر کھول دو، اس کی خوشی میں شامل ہو جاؤ، اور اس کے غم میں اس کا ساتھ دو، اور ہو سکتا ہے کہ آپ کی دوست کے ہاں کوئی موقع ہو اور اس کے پاس پہننے کے لیے کچھ نہ ہو، تو تم پہلے بڑھ کر اسے پیش کر دو کہ تم اسے اُدھار دے سکتے ہو اور انتظار نہ کرو کہ وہ مانگے، اور ہو سکتا ہے کہ تمہارا ساتھی کسی مضمون میں فیل ہو جائے جس میں تم ماہر ہو تو اسے اس میں مدد دو، اور ہو سکتا ہے کہ تمہارے ساتھی کے کام میں بوجھ زیادہ ہو تو اُس میں اس کی مدد کرو۔ لوگ اللہ کے بچوں ہیں، اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو اس کے بچوں کے کام میں سب سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔

ان کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہیں

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ دل کی نرمی کی اہمیت پر غور کریں! ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے! اور میں کہتا ہوں: جسے اللہ نے نرمی والا دل دیا، اللہ نے اسے کشادہ عطا دی ہے، پس مبارک ہو اس کے لئے جس نے اسے چنا! ایسے دل کی طرح، جو کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔

مبارک ہو اس کے جو لوگوں کے قریب تھا، میل جول رکھتا تھا اور میل جول پیدا کرتا تھا! مبارک ہو اس کے جو نرم دل، آسان اور غصہ کم اور رضا میں تیزی رکھنے والا تھا! مبارک ہو اس کے جو فراخ دل تھا، جب بیچا، جب خریدا اور جب لیتا! مبارک ہو اس کے جو بارش کی طرح تھا، جہاں بھی گرا فائدہ پہنچایا! مبارک ہو اس کے جو لوگوں کے درمیان چلا، دل کے غم دور کرنے والا! مبارک ہو اس کے جو لوگوں کی ضروریات دیکھتا اور بغیر کسی نقصان کے دیتا! مبارک ہو اس کے جو اتنا امین تھا کہ لوگ اسے اپنی چیزوں پر بھروسہ کرتے تھے! مبارک ہو اس کے جو مستحقوں کے لیے پناہ گاہ، خوفزدہ لوگوں کے لیے سکون اور غمگینوں کے لیے تسلی تھا! مبارک ہو ہر اس کے لیے جو اللہ کی عبادت کرتا اور لوگوں سے محبت کرتا تھا!

خیر خواتین: نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

اچھیاں عورتیں، اونٹوں پر سوار: قریش کی صالح عورتیں! اس نے بچپن میں بچے کے ساتھ نرمی کی، اور اپنے ہاتھ سے شوہر کی نگہداشت کی، قریش کی عورتیں اس مقام تک حسنِ سلوک سے نہیں پہنچیں، چاہے وہ مطلوب ہو، اور نہ ہی محنت، کوشش اور شہادتوں سے، چاہے وہ مستحب ہوں! بلکہ اس مقام تک وہ محبت اور شفقت کے ذریعے پہنچی۔

اور اگر بچوں کے ساتھ شفقت فطرت ہے تو شوہر کے ساتھ نرمی اخلاق اور تربیت ہے۔ اگر مواقع آئیں اور اس کے پاس آپ کے لئے خریدنے کے لیے کچھ نہ ہو تو اسے شرمندہ نہ کرو۔ وہ سب سے برا احساس جو مرد محسوس کرتے ہیں وہ ہے کمزوری، اسے یہ احساس نہ دلاؤ کہ وہ کمزور ہے۔ اس سے تھوڑا سا قبول کرو، اور خوشی میں دھوم مچاؤ جیسے اس نے آپ کے لیے بہت کچھ لایا ہو۔ لوگوں کی زندگیوں کو نظر انداز کرو اور اپنی زندگی پر توجہ مرکوز کرو تاکہ تم خوش رہو۔ تمہاری دوست کا شوہر اسے سونا خرید سکتا ہے لیکن تمہارا شوہر نہیں۔ کس نے کہا کہ تمہاری زندگی دوسروں کی زندگی کی نقل ہونی چاہیے؟ اور تمہاری بہن کا شوہر ہر گرمیوں میں اسے چھٹیوں پر لے جا سکتا ہے، لیکن تمہارا شوہر نہیں۔ اور یہ دنیا کا خاتمہ نہیں ہے۔ خواہشات کی زیادہ تعداد اور قدر نہ کی جانا نفرت پیدا کر دیتے ہیں، اور اس نفرت کی قیمت تم ہی چکاؤ گی۔

اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال دی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

اجنبی شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس وقت ان کے پاس ان کے پوتے حسن بیٹھے ہوئے تھے جنہیں وہ چوم رہے تھے! تو انہوں نے تعجب سے پوچھا: کیا آپ اپنے بچوں کو قبول کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: ہم سب نہیں، اللہ کی قسم ہم نہیں قبول کرتے! تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تمہیں اختیار ہے کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال دی تو؟

آپ کے بچے آپ سے صرف وہ محبت یاد رکھیں گے جو آپ نے ان پر نچھاور کی۔ وہ مہنگے فرنیچر، شاندار گاڑیاں اور لذیذ کھانے یاد نہیں رکھیں گے۔ وہ اس کاندھے کو یاد رکھیں گے جس پر وہ زندگی کی مشکلات میں ٹھہرائے گئے۔ آپ کا بیٹا اُس بانہوں کو یاد رکھے گا جس نے اسے پڑھائی میں ناکامی پر سہارا دیا۔ اور آپ کی بیٹی وہ محبت بھرا گلے لگانا یاد رکھے گی جب اُس کی منگنی ٹوٹ گئی۔ وہ ہمیشہ دھڑکتا ہوا دل کے الفاظ یاد رکھیں گے جب خوف کا سامنا ہوگا۔ اور وہ نرم لمس یاد رکھیں گے جب خوفزدگی محسوس ہوگی۔ وہ ہمیشہ سونے سے پہلے کہانیاں اور کبھی کبھار معمول کی زندگی کے قوانین کی خلاف ورزیاں یاد رکھیں گے تاکہ اُن کے لئے کچھ خوشی حاصل ہو۔ اور باقی سب کچھ وہ بھول جائیں گے، اس لئے نرم دل بنیں!

بھیڑی کی طرح بے سہارا مویشی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا، منافق کی مثال اس بھیڑ کی طرح ہے جو دو رانوں کے درمیان پھنس جائے! ایک بار اس کی طرف جھکیں، اور ایک بار اس کی طرف! نقابوں کی بھیڑ میں اپنے لیے ایک صاف چہرہ رکھو! اور دھندلے موقف کی کثرت میں اپنا ایک روشن موقف رکھو۔

مشابہت کے عالم میں منفرد رہو! سب کا دوست ہر کسی کا دوست نہیں ہوتا، اپنی صحبت کا انتخاب کرو! جس کے کوئی دشمن نہیں، اس کے کوئی اصول نہیں ہوتے، لہٰذا اپنے اصولوں پر قائم رہو!

topqna

ہاں، بالکل ایسا ہی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عمر بن الخطاب نے نبی ﷺ کے پاس داخل ہوا، تو اس نے نبی ﷺ کے پہلو میں حصیر کے نشان دیکھے اور رونے لگا ! نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس بات پر روتے ہو؟ اس نے کہا: کسریٰ اور قیصر دنیاوی راحت میں ہیں اور آپ اس حصیر پر ہیں ! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت؟ اس نے کہا: بلی، پسند ہے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: بالکل، ایسا ہی ہے۔ اگر دنیا تم پر تنگ ہو جائے تو یاد کرو کہ تمہارے آقا ﷺ گھاس کے بستر پر سوتے تھے، اور اگر تمہارا رزق کم ہو جائے تو یاد کرو یوسف علیہ السلام کو قید میں اور کنویں میں، اور اگر دنیا تم پر تنگ ہو جائے تو یاد کرو کہ یحییٰ علیہ السلام کا سر ناجائز خواہش کے لیے مارا گیا تھا۔ اور اگر دنیا تم پر تنگ ہو جائے تو یاد کرو کہ ابو ہریرہ سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے اور حذیفہ بن الیمان نبی ﷺ کے راز دار تھے۔ یہ دونوں اہل صفہ میں تھے اور ان کا کھانا صرف لوگوں کی صدقات تھیں ! اللہ صرف مساجد میں نہیں ہے، اگرچہ یہ سب سے محترم جگہیں ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی لوگوں کے درمیان ہے۔

کیونکہ میں تم سے ایک راز چھپا رہا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کو منافقین کے نام ظاہر کیے گئے: پھر نبی ﷺ حذیفہ بن الیمان سے ملے، اور انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا جو تم نے یاد نہیں رکھی! میں نے یہ منع کیا کہ میں فلاں اور فلاں پر نماز نہ پڑھوں، اور عمر ان کی مخالفت میں تھا کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو وہ حذیفہ کی طرف دیکھتا، اگر اس پر نماز پڑھیں۔

عمر نے نماز پڑھی، اور اگر نہ پڑھی تو نماز چھوڑنے پر اس پر لعنت ہو۔ راز امانت ہے لہذا خیانت نہ کرو۔ لوگوں کے راز لوگوں کے لیے ہیں خواہ وہ تمہارے پاس ہوں۔ راز بے پردہ نہ کرو حتی کہ تمہاری گردن کٹو۔ اور اپنا سینہ ایسا نہ بناؤ کہ ہر کوئی اس سے پیے۔ ایک بدوی نے دوسرے بدوی کو راز بتایا، پھر اس سے پوچھا: کیا تم نے یاد رکھا؟ اس نے جواب دیا: نہیں، میں بھول گیا۔

topqna

اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کا قیدی آزاد کریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ جانتے تھے کہ ان کا سسر، ابو العاص، جنگ میں قیدی ہے ! اور وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی کا دل محبت میں قیدی ہے، اور زینب بہت ذکی تھیں جب انہوں نے اپنے شوہر کے بدلے اپنی ماں کو بھیجا، جس نے ہمیشہ ان کے ابو کا دل قیدی بنایا تھا ! اور گویا وہ ان سے کہہ رہی ہوں: میرا دل آپ کے یہاں قید ہے، تو اسے آزاد کر دیں۔

!نبی ﷺ نے دو قسم کے قیدیوں کے ساتھ فرق کیا: جنگ کے قیدی، اور محبت کے قیدی ،دل بھی قید میں آ جاتا ہے جیسے قیدی آتا ہے ،تو اپنے دل کے قیدیوں کے ساتھ عاشقوں کی نرم دلی سے پیش آؤ ،ان کے بیلوں کو محبت سے مضبوط کرو ،اور ان کے گرد توجہ کی دیواریں قائم کرو ،اور ان کے لیے نرمی کے دروازے بناؤ !دل کا قیدی ہونے کو آسان کرنے والی چیزیہ ہے کہ اس کے دل کو کوئی گونج ملے

کیا تم نے ابو حبّاب کی بات نہیں سنی؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ہجرت کے پہلے دنوں میں، نبی ﷺ انصار کے پاس گئے اور انہیں دعوت دی! تو عبد اللہ بن سلول نے کہا: مجھ سے دور رہو، تمہارے گدھے کی بدبو نے مجھے اذیت دی۔ پھر انصار کے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول کے گدھے میں تم سے بہتر ہے! عبد اللہ بن سلول اپنے قبیلے کے ایک شخص پر غصہ ہوا، اس نے اس کو گالیاں دیں، اور لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا، تو نبی ﷺ انہیں سہلا رہے تھے

:پھر نبی ﷺ سعد بن عباد کے پاس آئے اور کہا: یا سعد، کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے کیا کہا؟ سعد نے نبی ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ، اس پر درگزر کرو، لوگ مصالحت کر کے اسے بادشاہ بنانے پر راضی ہو گئے ہیں، پھر اللہ کے تمہیں بھیجا! کچھ لوگ تم سے دشمنی کریں گے کچھ بات کے لیے ان سے متعلق نہیں ہے۔ کوئی شخص تمہیں ناپسند کرے گا جو تم نہیں جانتے، وہ یہ سوچے گا کہ تم نے اس کی ملازمت چھین لی ہے، اور ایک عورت تمہیں ناپسند کرے گی جو تم سے متعلق نہیں، کیونکہ تم نے ایسے شخص کو حاصل کر لیا جو وہ چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ ایک کینہ پرور عورت اپنے بیٹے کے دوست پر دعا کرے گی، صرف اس لیے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ کار حادثہ میں نہیں مرا۔ لوگ جو اللہ کے مقرر کردہ نصیب سے خوش نہیں ہیں بیمار ہیں، انہیں نظر انداز کرو اور نہ کوشش کرو کہ تم انہیں سمجھو یا ان کے لیے حل تلاش کرو۔

مجھے اس کی محبت نصیب ہوئی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

خدیجہ، اے نام کی لذت اور حروف کی خوبصورتی، یہ وہ عورت ہے جس کی کوئی دوسری نقل انسانی تاریخ میں نہیں۔ اس نے نبی ﷺ کے دل پر حکومت کی اور واقعی وہ محبت کی لائق تھی، اور وہ اپنی زندگی کے آخری دنوں تک اسے یاد کیا، اور واقعی وہ قابلِ ذکر تھی، لیکن 'میرے نصیب میں اس کی محبت آئی' کا مطلب صرف یہی نہیں۔

میرے اس دنیا میں رزق میں شامل ہے کہ میں اسے محبت کروں۔ اور یہ اسی معنوں میں ہے کہ مجھے نوازا گیا کہ وہ مجھے محبت کرے۔ اور محبت کا لینا رزق کے تصور میں اس سے زیادہ ہے جتنا کہ اسے پیش کرنے میں ہے۔ اگرچہ یہ اس وقت مکمل ہوتا ہے جب دل ایک دوسرے سے لپٹ جائیں! اور ہر ایک نے دوسرے میں سکون اور آرام پایا اور اپنی روح کے لیے سہارا پایا۔ میں نے اسے محبت کی تو اس نے اپنا سارا مال میرے ہاتھوں پر چھوڑ دیا تاکہ میں اس کے ساتھ جو چاہوں کروں۔ اور میں اس پر دیوانہ ہوئی تو اس نے دل کے پھل یا والدین کی عطا مجھے دی۔ اور میں نے اس پر ایمان لایا تو وہ اس کی فوج اور اندرونی صف بندی اور امن کی جگہ بن گئی۔ صرف محبت نہیں کی، خدیجہ نے بھی اس سے محبت کی۔

کیا بات ہے اقوام کی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

بریرہ ہماری ماں عائشہ کے پاس آئی تاکہ وہ اسے آزاد کرنے میں مدد کرے۔ عائشہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے اہل کو دے دوں اور آزاد کرنے کا حق میرے لئے ہے ! اور اس کے اہل نے کہا: اگر تم چاہو تو ہم اسے آزاد کر دیں اور آزاد کرنے کا حق ہمارا ہوگا۔ عائشہ نے یہ بات نبی ﷺ کو بتائی، تو انہوں نے اس سے کہا

! اسے خریدو، پھر آزاد کرو، کیونکہ وفاداری آزاد کیے ہوئے کے حق میں ہے ! پھر وہ منبر پر چڑھا اور کہا: بعض لوگ ایسے شرط لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، ان کا کیا حال ہے؟ جو شخص ایسا شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں، اس کا کوئی حق نہیں، چاہے اس نے سو بار ایسا کیوں نہ کیا ہو ! حدیث میں وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ آزاد کیے ہوئے کے ساتھ وہ رحمت ہو جیسی نسبتی رحمت ہوتی ہے، اسلام میں وفاداری غلام کے مالک کے لیے نہیں بلکہ آزاد کیے ہوئے کے لیے ہے، اور معاملہ جیسے بھی ہو، مسئلہ جیسے بھی ہو، شعبہ جیسے بھی ہو، اللہ اور نبی کی کتاب میں جو نہیں، اس پر شرط نہیں لگایا جا سکتا ! شادی میں یہ جائز نہیں کہ کوئی ایسا شرط کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو، طلاق میں یہ جائز نہیں کہ آپ اپنی بیوی کو بچوں کی حضانت کے بدلے میں مجبور کریں کہ وہ طلاق لے لے، وراثت میں یہ جائز نہیں کہ آپ اپنے بچے کو اللہ کی دی ہوئی حصہ داری سے زیادہ دیں، یہ عبادات جیسے روزہ، حج اور زکات نہیں، یہ دین شریعت، معاملات اور قوانین ہیں اور اسے ویسے ہی لیا جائے جیسا آیا ہے !

سوائے اس چیز کے جو اس کے لیے خالص ہو، اور اس کے ذریعے اس کا چہرہ طلب کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ نے ان مردوں کو دیکھا جو جہاد کر گئے اور پچھلے اور مرد کو تلاش کرتے ہیں، ان کا کیا حال ہے؟، نبی ﷺ نے فرمایا: ان کا کچھ نہیں، پھر وہ شخص سوال دہرا رہا، اور نبی ﷺ اپنا جواب دہرا رہے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کام کو قبول نہیں فرماتا مگر وہ خالص ہو اور اس کے ذریعے صرف اُس کا رضا حاصل کیا جائے۔

واہ نیتیں، اگر خراب ہوں تو کتنے اعمال کو تباہ کر دیتی ہیں! واہ دہشت، جب نبی ﷺ ہمیں بتاتے ہیں کہ پہلے کون لوگ جہنم میں جلائے جائیں گے! تیسرا: خیرات دینے والا، قرآن پڑھنے والا، اور شہید! سبھی لوگ نافرمانی سے اپنی تعریف حاصل کرنے کے لیے کام کر رہے تھے۔ اگر اللہ تمہاری منزل نہیں ہے تو جو بھی تم نے بنایا وہ تباہ ہے۔ اگر اللہ تمہارا مقصد نہیں ہے تو جو بھی کوشش کی تم نے وہ بیکار ہے۔ اگر اللہ تمہاری طلب نہیں ہے تو جو بھی راستہ تم نے اختیار کیا وہ ضائع ہے۔ محنت کرنے والا، جس نے محنت کی اس نے اجر کھو دیا! ابن القیم کا خوفناک قول: اگر تم خالص نہ ہو تو تم محنت کرتے رہو، مگر تم تھک جاؤ گے۔

اور جو شخص اسے اللہ کے ذریعے اتارتا ہے اللہ کے لیے اس کے لیے دولت قریب کر دیتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا! جو شخص فاقہ (محرومی یا تنگدستی) کا شکار ہو، اور اسے نصیحت کے طور پر اللہ کے ذکر سے ہلکا کر دے، تو اس کی فاقہ دور نہیں ہوگی! اور جو اسے اللہ کے لئے نازل کرے، اللہ جلد ہی اسے دولت عطا کر دے گا، یا تو فوری موت کے ذریعے، یا بعد میں دولت کے ذریعے! جتنی استطاعت ہو، اسباب اختیار کرو لیکن یہ نہ بھولو کہ یہ محض اسباب ہیں، یہ صرف اس وقت فائدہ دیتے ہیں جب اللہ اس کی اجازت دے۔

ڈاکٹر شفا نہیں دیتا لیکن ایک سبب ہے، اور رزق دینے والا رزق نہیں دیتا لیکن ایک سبب ہے۔ اور اسباب تو لوگوں پر چلتے ہیں، خدا پر نہیں چلتے۔ کیونکہ اگر وہ چاہے تو سبب کے ساتھ دے دیتا ہے، اور سبب کے بغیر، اور سبب کے خلاف بھی۔ اگ میں آگ نے ابراہیم کو نہیں جلا دیا، اور چھری نے اسماعیل کو نہیں مارا، اور مچھلی نے یونس کو نہیں کھایا۔ لاٹھی عام طور پر سمندر کو نہیں پھاڑتی، لیکن جب خدا نے چاہا تو اس نے پھاڑ دیا۔ اپنی ضروریات پہلے خدا کے پاس لے جاؤ، تاکہ اس کا دروازہ سب دروازوں سے پہلے ہو۔ تجھ پر ظاہر کر کہ تو ایمان رکھتا ہے کہ کائنات میں کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر نہیں ہے! پھر اسباب کی طرف رجوع کر اور جو چاہو حاصل کر لے۔

اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجا: اور وہ اس کے ساتھ چل کر اسے رخصت کرتا اور نصیحت کرتا تھا، اور اس سے جو کچھ کہتا وہ یہ تھا: 'ظالم کی دعا سے ڈرو، کیونکہ اس اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں! مظلوموں کی دعاؤں سے بچو، کیونکہ یہ تیر ہیں جو نہیں کھوٹتے، اور تم ان لوگوں کے کمزوری کی طرف نہ دیکھو جن پر تم نے ظلم کیا۔'

! لیکن دیکھو جس کی تم مخالفت کرتے ہو اس کی طاقت ، شاید تم نے کسی انسان پر ظلم کیا اور سو رہے ہو یہ سوچ کر کہ لڑائی ختم ہو گئی !تو وہ رات کے اندھیروں میں اٹھا اور سجدہ کرتے ہوئے دعا کی: رب میں مغلوب ہوں تو مدد فرما !نوح علیہ السلام کی وہ دعا کہ جس کی وجہ سے اللہ نے پوری زمین کو ڈبو دیا، اس کا اثر رشید نے برامکوں پر غصہ کیا اور ان پر سختی کی، انہیں قید میں ڈال دیا جبکہ ریاست کی کنجیاں ، ان کے ہاتھ میں تھیں :اور قید میں الفضل بن یحییٰ البرمکی نے اپنے باپ سے کہا ! احکام اور یہ کہ یہ نعمت اور بادشاہت ہم اب تک پہنچ گئے؟ ،تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے، یہ مظلوم کی دعا ہے جو رات کے اندھیروں میں جاتی رہی ! ہم اس سے غافل ہوئے، لیکن اللہ اس سے نہیں غافل ہوتا

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

آدمی علم حاصل کرتا رہتا ہے جب تک وہ علم طلب کرتا ہے، اگر وہ کہے: میں نے علم حاصل کر لیا، تو وہ نادان ہو گیا۔ اور دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو جب انہیں معلوم ہوا کہ وہاں ایک غلام ہے جو ان سے زیادہ علم رکھتا ہے! انہوں نے اُس کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے سفر کیا، یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ کلام فرماتا ہے۔ علم ایک سمندر ہے جس کے کنارے نہیں ہیں، اور وہ لوگ جو سفر نہیں کرتے، سمجھتے ہیں کہ سمندر محض ایک جگہ ہے۔

! پانی ہر کتاب جو آپ پڑھتے ہیں آپ میں کچھ نیا اضافہ کرتی ہے اور آپ کو اپنے اندر ایسی لاعلمی کا پتا دیتی ہے جس کا آپ کو علم نہیں تھا ! پھر فرض کریں کہ آپ جان گئے، تو عمل کہاں ہے؟ دل کو تزکیہ کی ضرورت ہے، اور فکر کو ترقی دینے کی ضرورت ہے اور نفس ! صفائی کی ضرورت ہے ! ابلیس کا بڑائی میں فنا اس کے علم کی کمی کی وجہ سے ہوئی ! اور وہ لوگ جنہوں نے تورات اور انجیل کو بدل دیا، وہ پادری اور راہب عام لوگ نہیں تھے ! اور خوارج صحابہ سے زیادہ عبادت گزار تھے : اگر آپ جان گئے، اور میں آپ سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ نہیں جان سکے، تو اپنی آنکھ میری آنکھ میں ڈالیں، اور مجھے بتائیں ! آپ نے جو کچھ جانا اس کے مقابلے میں کتنا عمل کیا؟

جو راضی ہو، اس کے لیے رضا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

تم وہی ہیں جو اس دنیا سے چاہتے ہیں کہ یہ آپ کے ہاتھ میں ایک جادوی چراغ بن جائے، جتنا چاہو، حاصل کرو، جتنا چلیں، پہنچ جائیں، اور جتنا محنت کریں، حاصل کریں! کیا آپ نے قرآن میں انبیاء کی کہانیاں اپنی آنکھوں سے پہلے اپنے دل سے پڑھی ہیں؟ نوح سے جھوٹ بولا گیا، ابراھیم کو آگ میں ڈالا گیا، موسیٰ خوفزدہ ہو کر باہر نکلا، اسماعیل کو ذبح کے لئے باندھا گیا، عیسیٰ محتاج ہوئے، اور یونس مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

!زکریا کو آری سے کاٹا گیا، اور یحییٰ کا سر ایک گناہگار کے قدم تلے آیا نبی ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا، اور طائف میں پتھر مارا گیا، اور احد میں ان کا سر زخمی ہوا، اور تم سمجھتے ہو کہ یہ بس ایک امن کا صندوق ہے، جب بھی !تم نے خواہش کی، ہاتھ بڑھایا اور لے لیا ،اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں رضا میں وسعت دے، اگر رزق میں تنگی ہو !اور تمہارے دل کو صحتمند رکھے، اگر جسم پر کوئی صدمہ پہنچے ،رضا کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو عبور کے لیے درست کشتی ہو، اے میرے دوست ،رضا کے ساتھ تمہیں تنگی میں بھی وسعت ملے گی، اور تھوڑا کافی ہوگا !اور تم بغیر رضا کے غریب ہو، چاہے ساری دنیا تمہارے جیب میں ہو

اللہ نے تمہاری بخشش کر دی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے رسول اللہ ! میں نے ایک عورت کو قبول کیا بغیر اس کے ساتھ مباشرت کیے ! تو یہاں میں آپ کے سامنے ہوں، جو چاہیں فیصلہ کریں ! عمر نے اس سے کہا: اللہ نے تمہیں پردہ کیا ہے، اگر تم خود کو بھی چھپاتے اور نماز قائم کرتے، تو۔ نبی ﷺ نے کچھ نہیں کہا ! جب اس نے اس سے فارغ ہو گیا، تو اس نے آدمی سے کہا: کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے تھے؟

اس نے کہا: ہاں ! اس نے اس سے کہا: جاؤ، اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے، یہ حدیث سے یہ سمجھنا نہیں چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کو گلے لگائیں اور بوسہ دیں ! پھر اس کے بعد نماز پڑھیں، یہ کفارہ ہے، اور اصل مقصد یہ ہے کہ اگر تمہارے احساسات تم پر غالب آجائیں، اور شیطان نے تمہارے لیے اعمال کو خوبصورت بنایا، تو اللہ کا دروازہ کھلا ہے، جو کبھی بند نہیں ہوتا، اور نیک عمل برائی کو مٹا دیتا ہے ! یہ حدیث گناہ کرنے کے بعد بوسہ لینے کے بارے میں نہیں ہے: پھر بھی حساب آسان ہے اور کوئی اور طریقہ نہیں: اگر تم معصیت سے نکل نہ سکو تو اسے نیک اعمال سے مقابلہ دو.

اگر تمہارا غم دور ہو اور تمہارا گناہ معاف ہو جائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ابو بکر بن کعب نبی ﷺ سے: میں تمہارے لیے اپنی نماز میں کتنا حصہ رکھوں؟، نبی ﷺ نے فرمایا: جیسا تم چاہو۔ ابو بکر نے کہا: چوتھائی؟! نبی ﷺ نے فرمایا: جیسا تم چاہو، اور اگر تم زیادہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ ابو بکر نے کہا: آدھا؟

نبی ﷺ نے فرمایا: جو تم چاہو، اور اگر تم زیادہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے کہا: دو تہائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جو تم چاہو، اور اگر تم زیادہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے کہا اب میرا: میری ساری نماز تمہارے لیے رکھ دو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ کرو تو تمہاری فکر دور ہوگی اور تمہارے گناہ معاف ہوں گے۔ نبی ﷺ پر کثرت سے نماز کرنے سے حاجات پوری ہوتی ہیں، ، غم دور ہوتے ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ انسان نبی ﷺ پر نماز کرتا رہے یہاں تک کہ اس کی خواہشیں رکوع میں پوری ہو جائیں۔ اگر تمہیں اپنے محبوب سے ملاقات نصیب ہو جائے تو اس کی وصیتوں کو نہ چھوڑو۔

topqra

اس پر صدقہ کریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے دور میں خریدے ہوئے پھلوں کے دوران زخمی ہوا، اس کا قرض بہت بڑھ گیا اور اس کے مقروضین نے اس سے طلب کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس پر صدقہ کریں، لوگ اس پر صدقہ کرنے لگے، لیکن اس کا قرض ادا نہ ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا

غریب آدمی، جو آدمی تمہیں ملے وہ لے لو اور تمہارے لیے صرف یہی ہے۔ اسے اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ دل سے سوچو: اس پر صدقہ کرو۔ جب بھی تم کسی مریض کے بارے میں سنو جو سرجری کے لیے جمع کر رہا ہو، تصور کرو کہ نبی ﷺ تم سے کہہ رہے ہیں کہ اس پر صدقہ کرو۔ اور جب بھی تم کسی محتاج کے بارے میں سنو جو مہینے کا خرچ پورا نہیں کر سکتا، تصور کرو کہ نبی ﷺ تم سے کہہ رہے ہیں کہ اس پر صدقہ کرو۔ اور جب بھی کوئی آدمی قرض کے بوجھ تلے دب جائے اور معاملہ تم تک پہنچے، تصور کرو کہ نبی ﷺ تم سے کہہ رہے ہیں کہ اس پر صدقہ کرو۔ نبی ﷺ کی وصیتیں ان کی موت کے ساتھ ختم نہیں ہوئیں، یہ دین قائم ہے۔ اگر تمہیں اپنے محبوب سے ملاقات کا موقع چھوٹ گیا، تو اس کی وصیتوں کو نہ چھوڑو۔

ہم نے ان کے عہد کا انکار کیا اور اللہ کی مدد کے لیے ان کے خلاف ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حضیفہ بن الیمان کہتے ہیں: جو چیز مجھے بدر میں گواہی دینے سے روک رہی تھی، وہ یہ تھی کہ میں اور میرا ساتھی ابو حسن مدینہ جانا چاہتے تھے اور ہم نے قریش کے کفار کو پکڑ لیا، انہوں نے کہا کہ تم محمد چاہتے ہو، تو ہم نے ان سے کہا: ہم اسے نہیں چاہتے، ہم صرف مدینہ چاہتے ہیں اور انہوں نے ہم سے وعدہ لیا کہ جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم ان کے ساتھ لڑائی نہیں کریں گے۔

تو ہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور اس خبر کو ان تک پہنچایا۔ !آپ نے فرمایا: چلے جاؤ، ان سے ان کے عہد کا انکار ہوا، اور ہم اللہ کی مدد سے ان پر غالب آتے ہیں۔ !یہ اس کا وفا ہے اپنے دشمنوں کے ساتھ، تو پھر وہ کیسا ہوتا ہے اپنے اصحاب کے ساتھ؟ !پھر، اللہ کی قسم تم پر اور ہم پر: ہمارا وفا کیسا ہے؟ ،آزاد شخص کو ایک وعدہ باندھتا ہے، اور پست شخص کو لکھا گیا معاہدہ نہیں باندھتا۔ ،آزاد شخص اگر وعدہ کرے، چاہے زبانی ہی کیوں نہ ہو، یہ اس کی گردن میں دین بن جاتا ہے۔ ! اور عرب کی سب سے خوبصورت کہی ہوئی باتوں میں سے: آزاد شخص کا وعدہ دین ہے۔ ،اور پست شخص تحریری معاہدے میں فریب کرتا ہے، اور عہد شکنی سے بچ نکلتا ہے۔ !تو اپنے لئے انتخاب کرو کہ تم کس دونوں میں سے ہو

کیا تم نے نہیں جانا کہ اسلام اس سب کو مٹاتا ہے جو اس سے پہلے تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عمر بن العاص مسجد میں داخل ہوا، مسلم بن کر۔ اور وہ نبی ﷺ سے بولا: یا رسول اللہ، اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں، میں تم سے بیع کرنا چاہتا ہوں! نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، لیکن عمرو نے ہاتھ کھینچ لیا، تو نبی ﷺ نے کہا: کیا حال ہے تمہارا، یا عمرو! اس نے کہا: میں شرط رکھنا چاہتا تھا۔

پیغمبر ﷺ نے اُن سے کہا: شرط کیا رکھی؟! انہوں نے کہا: کہ مجھے معاف کر دیا جائے! پیغمبر ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے سب کو مٹا دیتا ہے! ہر توبہ ایک نئی اسلام ہے! پس اللہ کی طرف رجوع کرو اور اپنے گناہ کو کتنا بڑا نہیں سمجھو! کوئی گناہ شرک سے بڑا نہیں، اگر مشرک توبہ کرے تو رحمان قبول فرمائیں گے: یہ جان لو کہ توبہ کے تین شرائط ہیں، پہلا: گناہ چھوڑ دینا فوراً، دوسرا: پچھتانا اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم، تیسرا: اگر گناہ انسانوں کے حقوق میں ہو تو انہیں واپس کرنا، پھر اگر تم نے توبہ کی اور کمزوری ہو گئی، دوبارہ توبہ کرو! شیطان چاہتا ہے کہ تم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ، اس کی مرضی نہ دو: پوچھو مت! یہ امت کب اٹھے گی؟

تم پہلے اٹھو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
دیکھو جابر، جابر بن عبداللہ پر ابو الشحم یہودی کے ہاں قرض تھا اور ادائیگی کا وقت آ گیا تھا اور جابر کے پاس اتنا کچھ نہیں تھا کہ وہ اپنا قرض ادا کر سکے، لہذا وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تاکہ وہ اس کے لیے قرض کی ادائیگی کا وقت بڑھانے کی سفارش کریں، پھر نبی ﷺ گئے اور کہا، 'البي'

الشحم، انظر جابرا ! ،التزهد في الشفاعة الحسنة مهما كانت مرتبتك ،نبي الأمة بالمفهوم الديني، ورئيس الدولة بالمفهوم السياسي ،لا تحرج أبداً أن تمشي في حاجة من حاجات الناس ،حل مشاكل البسطاء إن استطعت ،وتوسط للضعفاء فربما أرجع الله حقوقهم على يديك ،واحذر من النتائج، ولا تحزن إن رفضت شفاعتك بالمناسبة رفض أبو الشحم اليهودي وساطة النبي ﷺ ،ومن قبل توسط لمغيث عند زوجته بريرة أن ترجع إليه فرفضت ،ومع ذلك بقي يتوسط ويشفع نحن نتعبد الله بالسعي لا بتحقيق النتائج

لے ص ل » ! کسی ایک کا سرگرمی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، تو دیکھا کہ دو عمودی کھمبوں کے درمیان ایک رسی لگی ہوئی ہے، فرمایا: یہ کیا ہے؟! انہوں نے کہا: یہ زینب کے لیے ہے، جو رات کو نماز پڑھتی ہے، جب وہ سست ہو جاتی ہے تو اس نے اسے پکڑ لیا ! فرمایا: اسے چھوڑ دو، تاکہ تم میں سے کوئی اپنی توانائی کے مطابق نماز پڑھے، اور جب سست ہو جائے تو بیٹھ جائے، ہمیں لگتا ہے کہ زینب بنت جحش کی یہ کوشش قیامِ شب میں خوب محنت تھی۔

! لیکن نبی ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کی عبادت کریں بغیر اپنے آپ کو نقصان پہنچائے۔ اگر ہم زندگی ساری سجدوں میں گزار بھی دیں تو ہم اللہ کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہم زندگی ساری روزہ رکھیں تب بھی یہ اللہ کے لیے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی ذات سے زیادہ رحم والا ہے، اور وہ ہمارے لیے آسانی چاہتا ہے۔ اسی لیے اگر ڈاکٹر آپ کو افطار کرنے کا فتویٰ دے، تو اس کی اطاعت کریں۔ اور اگر آپ سفر پر ہیں تو نماز کو قصر کر لیں کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی رعایت اختیار کی جائے۔ اپنے نفس کی مجاہدت کرنا اور اسے عبادت پر لگانا ایک پسندیدہ اور مطلوب عمل ہے۔ لیکن اگر عبادت آپ کو نقصان پہنچائے تو رک جائیں۔ !مریض کی اپنے بستر پر نماز ہزار قیام کے برابر ہو سکتی ہے

کتنی دیر تک، اے اللہ کے رسول

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
عبد اللہ بن حُرَیب نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: 'اے اللہ کے رسول! میں گناہوں میں مبتلا انسان ہوں۔' تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس سے معافی مانگو۔' اس نے کہا: 'میں پھر گناہوں کی طرف لوٹ آتا ہوں۔' تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس سے معافی مانگو۔'

تو اُس نے کہا: میں لوٹتا ہوں، تو اُس سے کہا گیا: اللہ کی طرف رجوع کر اور اس سے معافی مانگ۔ اس نے کہا: کب تک، اے اللہ کے رسول؟ نبی ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ شیطان نافرمان بنا دیا جائے! شیطان کے تجھ اور اللہ کے درمیان کھڑے ہونے سے بچو۔ اللہ کی طرف کسی بھی حالت میں رجوع کرو۔ جب تم گناہ کرو تو معافی مانگو، اور جب دور ہو جاؤ تو واپس آنے میں جلدی کرو۔ شیطان تمہیں کچھ نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ تم محسوس کرو کہ تمہارا گناہ اللہ کی رحمت سے بڑا ہے، وہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جیسا بنا لے، تمہارا اور اُس کا معاملہ کیا ہے! تم اُس میں سے نہیں اور وہ تم میں سے نہیں؟ تم نبی کے بیٹے ہو جس نے ممنوعہ درخت کھایا، پس توبہ میں جلدی کرو۔

تم صرف آسان کرنے والے کے طور پر بھیجے گئے ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عرب شخص مسجد میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ فوراً دوڑے تاکہ اسے روکا جائے! پھر نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: اسے نہ روندو، یعنی اس پر پائے کو مت روکو۔ جب عرب شخص ختم کر گیا تو نبی ﷺ نے پیشاب کے مقام کی طرف اشارہ کیا اور صحابہ سے فرمایا: اسے بہا دیں۔

انہوں نے اُس پر پانی کا بالٹی ڈالی! پھر انہوں نے کہا، کہ وہ انہیں اللہ کی دعوت میں سب سے اہم سبق سکھائیں گے: تم صرف آسان راستے والے بھیجے گئے ہو نہ کہ مشکل راستے والے! اللہ نرم دلی اور رحمت کے ذریعے دل کھولتا ہے جو تلوار سے نہیں کھلتے! اللہ نرمی اور شفقت کے ذریعے ایسے لوگ ہدایت دیتا ہے جو سختی اور تشدد سے نہیں ہدایت پاتے! اگر کوئی گناہگار داعی میں محبت اور شفقت نہ پائے تو تو اسے کیا چیز اپنی گناہ چھوڑنے پر آمادہ کرے گی؟ اکثر اوقات وعظ میں سختی گناہ جاری رکھنے کی ضد پیدا کرتی ہے! ہمارا کام لوگوں کو اس راستے پر ڈالنا ہے جو اللہ کی طرف لے جائے! نہیں کہ ہم ان اور اللہ کے درمیان رکاوٹ بنیں!

صدقہ دینا جبکہ تم صحت مند اور کنجوس ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول، سب سے بڑی صدقہ کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ صدقہ جو تم صحت مند ہو کر بھی دیتے ہو، اور تم کنجوس ہو، تمہیں غربت کا خوف ہو اور دولت کی امید ہو۔ اور تم تاخیر نہ کرو یہاں تک کہ جب تم حلقوم تک پہنچو تو کہو ! فلاں کو اتنا، اور فلاں کو اتنا، اور یہ کہ جو تمہارا ہے وہ فلاں کا ہے۔

یہ خوبصورت بات ہے کہ آپ اپنے بعد کی نسلوں کا خیال رکھیں لیکن اپنے آپ کو نہ بھولیں، اپنی صحیفہ کو بھی نہ بھولیں جسے آپ کو صدقہ سے بھرا ہونا چاہیے، اور اپنے قبر کو بھی نہ بھولیں جسے آپ کو لوگوں کی مدد کے ہاتھ بڑھا کر روشن کرنا چاہیے ! جو شخص کسی فقیر کے ہاتھ کو مانگنے سے روکے، اللہ اس کے ہاتھ کو مانگنے سے مالدار کرے گا ! اور جو شخص کسی مسکین کی ضرورت پوری کرے، اللہ اسے کبھی مسکین نہ بننے کی حفاظت کرے گا، اسی یقین کے ساتھ صدقہ کے ساتھ پیش آئیں، ہر چیز کو کاغذ اور قلم سے نہ ماپیں ! اور تمہارے لیے نبی نے قسم کھائی ہے کہ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔

بے شک اللہ تک اس کی رضا کے بغیر کچھ پہنچتا نہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''بے شک روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مرتی جب تک کہ اس کا رزق مکمل نہ ہو جائے، تو اللہ سے ڈرو اور رزق طلب کرنے میں اچھائی کرو، اور رزق کے انتظار میں تمہیں گناہوں کے ذریعے نہ بھٹکنے دو! بے شک اللہ تک صرف عبادت کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔''

سب سے زیادہ جس چیز کی وجہ سے لوگ پریشان ہوتے ہیں وہ موت اور روزی ہے! حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ دونوں ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی لکھی جا چکی ہیں اور معاملہ طے ہو چکا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ رزق کو آزمائش اور بندوں کے لیے امتحان کے طور پر مؤخر کرتا ہے۔ قصر ذات سے رزق کی کمی نہیں ہوتی، اس کے خزانے وسیع ہیں اور اس کے ہاتھ ہمیشہ کھلے ہیں! دلہن کو حجاب اتارنے اور منکشف کرنے پر مجبور نہ کرو، دلہا رزق ہے، اور تمہاری رزق تمہارے دروازے تک آئے گی، چاہے وہ شمالی قطب پر ہی کیوں نہ ہو! نوکری میں ترقی کے لیے چھوٹے چھوٹے چالاکیوں اور افواہوں پر تکیہ نہ کرو، تنخواہیں اور عہدے رزق ہیں، اور جو کچھ تمھارے لیے مقدر ہے تم لازمی پاؤ گے۔ یہاں تک کہ جس غیر قانونی راستے پر ہم چلیں تاکہ دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں، اگر ہم صبر کریں تو اسے حلال طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمارا رزق ہے! لیکن وہ چیزیں جو حرام طریقے سے حاصل کی جائیں، ان سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

مصنوعی دکھاوے سے منع کرنا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

اپنی زندگی سادگی سے گزاریں اور بنا ضرورت کے دکھاوا نہ کریں، اپنے پاؤں اپنے کمبل کی لمبائی سے آگے نہ بڑھائیں ! انسان جب اس چیز تک بڑھتا ہے جو وہ نہیں کر سکتا تو وہ بے لباس نظر آتا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کو تباہ کرنے والی چیزیں محض فضول خواہشات کا پیچھا کرنا ہیں، پرانا فون جو آپ کا اپنا ہو نئے قرض والے فون سے بہتر ہے۔

سادہ شادی بھاری شادی سے بہتر ہے اگر تم پر قرضہ ہو۔ اور لوگ اگر بادشاہ کی بیٹی کی شادی سے لوٹیں تو اس پر تنقید کریں گے ! پھر اگر وہ تمہاری تعریف کریں، تو بھی یہ صرف ایک خوشی بھری رات ہوگی۔ اور قرضہ تمہارے گردن اور گال پر بندھے ہوئے رہیں گے۔ تم قرض کے بغیر سفر نہ کرو، چاہے لوگ کہیں کہ تم مسکین ہو۔ تم قرض کے بغیر کپڑا نہ پہنو، چاہے لوگ کہیں کہ تم بدبخت ہو ! جہاں بھی تعارف اور دکھاوا گھر میں داخل ہوتا ہے، وہاں سکون کھڑکی سے فرار ہو جاتا ہے۔

topqna

تو یہ سب سے نیک جانوروں میں سے ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو بھیڑ کا دودھ نکال رہا تھا تو فرمایا: اے فالِن! جب تم دودھ نکالو تو اس کے بچے کے لیے کچھ چھوڑ دو، کیونکہ یہ سب سے وفادار جانوروں میں سے ہے۔ انہوں نے جانوروں کے حقوق ہم پر ساڑھے چودہ سو سال قبل واضح کر دیے! آج لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں انسانی حقوق سکھائیں، یہاں لوگوں پر جب ہمارا دین آسان ہوگیا تو ہم نے اسے ویسے نہیں اپنایا جیسا کہ پہلے لوگوں نے اپنایا تھا۔

آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب یروشلم کے لیے روانہ ہوئے تاکہ اس کی چابیاں سنبھالیں، تب ان کے ساتھ صرف محمد بن مسلمۃ اور ان کی اونٹنی تھی۔ کبھی وہ سوار ہوتے، کبھی ابن مسلمۃ سوار ہوتا، پھر وہ اور ابن مسلمۃ پیدل چلتے اور اونٹنی کو بغیر سواری کے چلنے دیتے تاکہ وہ آرام کر سکے۔ انہوں نے اسے ایک سفر کی سواری کی طرح نہیں بلکہ ایک ساتھ چلنے والے ساتھی کی طرح سلوک کیا۔ یہ دین کتنا خوبصورت ہے جب اسے جیسا آیا ویسا نافذ کیا جائے!

تم نبی کی نسل کے بعد والے ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ صفیہ بنت حیی کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے اسے روتے ہوئے پایا، فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا: حفصہ نے مجھے کہا کہ میں یہودی کے بیٹی ہوں، تو انہوں نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، اور تمہارا چچا نبی ہے، اور تم نبی کی زوجہ ہو! تو کون سی چیز پر تمہیں فخر ہوگا؟

!پھر انہوں نے کہا: اللہ سے ڈرو، اے حفصہ! ! اے دل جو غم کے لمحات میں امید کی کرن پیدا کرتا ہے، کتنا میٹھا ہے یہ لوگوں کے دلوں پر ! اور عورتوں کے لیے، کتنا نرم ہیں وہ، ایک لفظ جو انہیں رلا دے اور ایک لفظ جو انہیں خوش کر دے ہر عورت کے اندر ایک چھوٹی سی لڑکی ہوتی ہے، دو بنوں والی، جسے چاہے وہ کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو، نرمی کی ضرورت ہوتی ہے، تو بنو، وہ نرم سینہ جو سب کچھ گلے لگا لے، اور وہ بڑا دل جو تسلی دے، اس کے ماتھے پر بوسہ لگاؤ، اور اسے بتاؤ کہ تم پر توجہ دیتے ہو اسے گلے لگاؤ اور اسے بتاؤ کہ وہ عزیز ہے، تمہارے لیے، اور وہ کبھی کم نہیں قیمت سمجھی جائے گی، اسے کہو: میں تمہارے ساتھ ہوں، اور تم پر بھروسہ ہے، اور میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ! تم پاؤ گی کہ ایک لمحے میں اس نے غم کے بادل ہٹا دیے اور چمک اُبھری

وہ ایسے تھا جیسے کھاتا ہے لیکن نہیں بھرتا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: بے شک یہ مال میٹھا ہے، جس نے اسے اس کا حق کے مطابق لیا اور اسے اس کے حق میں رکھا، وہ بہترین معاون ہے! اور جس نے اسے بغیر حق کے لیا، وہ ایسے ہے جیسے کھاتا ہے اور نہیں بھرتا! اور میرے ساتھ نبی ﷺ کے قول پر غور کریں: 'نعم المعونۃ ھو'، انہوں نے اسے 'معونۃ' کہا، یعنی مدد کا ذریعہ، کوئی ایسا آلہ جو معبود کے لیے نہیں بلکہ مقصد کے لیے ہو!

دولت کوئی عیب نہیں، عیب یہ ہے کہ دولت تم پر قابو پائے بجائے اس کے کہ تم اس پر قابو پاؤ اور مال کوئی شرم کی بات نہیں، شرم یہ ہے کہ مال تمہارا آقا بن جائے بجائے اس کے کہ وہ تمہارا خادم بنے ابو بکر، عثمان بن عفان، اور عبدالرحمن بن عوف بہت زیادہ دولت مند تھے! لیکن ان کا مال ان کے ہاتھوں میں تھا اور ان کے دلوں میں نہیں! انہوں نے مال کو اپنے پائوں تلے رکھا تو بلند ہوئے، نہیں تو اسے اپنے سر پر رکھ کر گرے ہوتے اصلی دولت یہ نہیں کہ تم دنیا خرید سکو مکمل طور پر! بلکہ یہ ہے کہ ساری دنیا جمع ہو لیکن تمہیں خرید نہ سکے

اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ بھیڑ بکریاں چراتا تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اللہ نے کوئی نبی بھیجا تو اس نے چرواہی کی، انہوں نے کہا: اور آپ، اے اللہ کے رسول؟۔ فرمایا: ہاں! میں بھی مکہ کے اہل کی کرایہ پر اسے چرا رہا تھا! اور ایک بار انہوں نے ان سے بتایا کہ: زکریا علیہ السلام نجار تھا۔

پیشہ اور ملازمتیں روزی کمانے اور معاش حاصل کرنے کے لیے ہیں، دکھاوا کرنے کے لیے نہیں۔ جب تک آپ حلال طریقے سے اپنی روٹی کماتے ہیں، اپنا سر بلند رکھیں۔ آپ کے گندے کپڑے عیب نہیں ہیں۔ عیب یہ ہے کہ آپ کے کپڑے صاف اور نفیس ہوں لیکن دل گندا ہو اور دولت حرام ہو۔ کام کی وجہ سے زخمی ہوئی ہاتھ عزت اور شرافت کی نشانی ہیں۔ میل کچاڑ اور گرد آلود ہاتھ سستی سے بریت کا ثبوت ہیں۔ اپنے پیشے پر کبھی شرمندہ نہ ہوں جب تک کہ یہ حلال کمائی ہے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنے والد پر کبھی شرمندہ نہ ہوں کیونکہ اس کا پیشہ سادہ ہے! اسے تاج کی طرح اپنے سر پر رکھیں، اور ہر دن اس ہاتھ کو چومیں جس نے آپ کو کھانا کھلایا۔

تم شیطان کے مددگار ہیں اپنے ساتھی پر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: کہ اسلام میں سب سے پہلا آدمی جس کا ہاتھ کاٹا گیا، وہی آدمی تھا جسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور کہا گیا: یا رسول اللہ، یہ چوری کیا ہے۔ نبی ﷺ کے چہرے پر غم کا اظہار ہوا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ، لگتا ہے کہ آپ کو اس کا ہاتھ کاٹنا پسند نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اور مجھے کیوں روکے، تم لوگ اپنے ساتھی پر شیطان کے مددگار ہو؟

اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، اور کسی حکمران پر یہ لازم نہیں کہ کسی حد کو نافذ کرے مگر اسے قیام کرنا چاہیے۔ ہماری دین میں ایسی کوئی چیز نہیں جو شرمناک ہو، یہ دین مکمل طور پر رحمت ہے حتیٰ کہ اس کی حدود تک، اور تاریخ میں کوئی انسانی معاشرہ ایسا نہیں جس میں سزا کا قانون نہ ہو، لیکن نبی ﷺ یہ پسند فرماتے تھے کہ حدود کو شبہات کی وجہ سے ٹالا جائے۔ وہ پسند فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص گناہ کرے تو وہ اللہ کے ساتھ توبہ کرے، اور وہ چاہتے تھے کہ لوگ ایک دوسرے پر رحم کریں اور وہ چیزیں نہ پہنچائیں جو حد کو لازم بنائیں، مگر اگر انہیں کوئی معاملہ پہنچے تو اللہ کی حدود واجب ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ حد کو نفرت کی وجہ سے نہ لگایا جائے بلکہ لوگوں سے محبت اور رحم کی وجہ سے! اور اللہ! اگر لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رحم سے پیش آئیں تو ہمیں عدالتوں میں کوئی مقدمہ نہ ملے گا۔

جس نے کچھ اللہ کے لیے چھوڑ دیا اللہ اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز دے گا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حلال وہ ہے جو مومن اور کافر، نیک اور بدکار، راستباز اور گناہگار سب کرتے ہیں ! لیکن حرام چھوڑنا صرف وہ کرتا ہے جس کا دل اللہ کے لیے خالص ہو، یہ بھی ہوتا ہے کہ رقص خانہ والا مسجد تعمیر کرے ! لیکن رقص خانہ بند کرنا اللہ کو مسجد تعمیر کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ منشیات کا تاجر افطار کی میز لگائے۔

لیکن منشیات کی تجارت چھوڑنا اللہ کو روزہ کھلوانے سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی رقاصہ آپ سے اپنی حج اور عمرہ کی کثرت کے بارے میں بات کرے ! لیکن کربلا نا چھوڑنا اللہ کو عمرہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اولیاء کا خیال تھا کہ دین زیادہ تر حرام سے اجتناب میں ہے ! اور مالک بن دینار کہتے تھے: کہ ایک آدمی کے لیے حرام درہم چھوڑ دینا وہ اس کے لئے بہتر ہے بجائے اس کے کہ وہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرے۔

میں نے توبہ کر لی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب صحابہ نے وہ غلامیہ جو زنا کا مرتکب ہوئی تھی، اُس پر سنگساری کی، اس کا خون خالد کے چہرے پر چھلک گیا اور اس نے اُس کی لعنت کی، تو نبی ﷺ نے یہ سنا اور اس سے فرمایا: حالال یا خالد، قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر کوئی بھی گناہگار ایسی توبہ کر لے جیسی اُس نے کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حدود کی سزا کو بخش دے گا اور یہ توبہ اور کفارہ ہے۔

اور جو کوئی ایسا گناہ کرے جو حد کا موجب ہو، اور اس پر حد لاگو ہو، اللہ قیامت کے دن اس سے نہیں پوچھے گا۔ اور جو کوئی ایسا گناہ کرے جو حد کا موجب ہو لیکن اس پر حد نہ لگے، وہ اللہ کی مرضی اور اس کی رہنمائی اور رحمت کے تابع ہے، جیسا کہ وہ چاہے سزا دے سکتا ہے اور چاہے معاف کر سکتا ہے۔ اور ہر حال میں حدود عموماً دنیا میں نہیں لگائی جاتی ہیں، اسی لیے پردہ پوشی ضروری ہے، اور جو گناہ کرے اسے توبہ کر لینی چاہیے! اور کسی سے اپنے گناہ کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ فحاشی میں شمار ہوتا ہے۔ اور جتنا بڑا گناہ ہوگا، اتنی ہی بڑی نیکیوں، قربانیوں اور صدقات کی ضرورت ہے۔ اور اللہ معاف کرنے والا بڑا ہے، اس نے ہمیں عذاب دینے کے لیے پیدا نہیں کیا، لیکن اس نے حدود اس لیے مقرر کی ہیں تاکہ معاشرے کی حفاظت ہو اور لوگوں کی حفاظت ہو۔

یہ اس کے ساتھ ہے، نبی ﷺ نے ہماری ماں عائشہ کو اپنی ایک غزوہ میں ساتھ لیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب وہ صحرا میں تھے تو فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا! اور عائشہ سے کہا: آؤ تاکہ میں تمہارے ساتھ دوڑ لگاؤں! اور اس دن عائشہ چھوٹی عمر کی اور کم وزن کی تھی، اس لیے اس نے اسے پیچھے چھوڑ دیا، پھر وقت گزر گیا، عائشہ بڑی ہو گئی اور اس کا وزن بڑھ گیا، تب اس نے اسے کہا: آؤ تاکہ میں تمہارے ساتھ دوڑ لگاؤں

! وہ دوڑتی، وہ پہلے پہنچ گئی، تو اس سے مسکراتے ہوئے کہا: یہ وہ ہے۔ ! چاہے مصروفیات جتنی بھی زیادہ ہوں، محبت کے لیے جگہ ہے۔ ،نبی ﷺ لشکر کے سربراہ ہیں جنگ میں اور وہ اپنی بیوی سے دوڑ لگا رہے ہیں، ،اپنے شوہر یا بیوی کی پرواہ نہ کرنے کے لیے مصروفیت یا کام کو بہانہ نہ بناؤ۔ ! محبت کے بغیر اور توجہ کے بغیر زندگی کی کیا قیمت ہے؟ !پیسے کی کیا قیمت ہے اگر وہ محبت کی جگہ لے لیں؟ ! عیش و عشرت والے گھروں کی کیا قیمت ہے اگر وہ قبر کے برابر ہوں، زندگی کے بغیر؟ ! صرف محبت ہی ہمیں راستہ پار کرنے میں آسانی دیتی ہے، اس میں مشغول نہ ہو جاؤ۔

اسجع » ! کسجع الجاہلیت

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ دو ساسیں آپس میں لڑپڑیں، ایک نے دوسری کو مارا، اور اس کا ارادہ قتل کا نہ تھا لیکن وہ مر گئی اور اس کے جنین کا بھی انتقال ہوگیا، تو نبی ﷺ نے قتل کرنے والے پر دیہ کا حکم دیا، اور اس کے ساتھ مملوک عورت کو جنین کی کفارت قرار دیا جو اس کے پیٹ میں تھا۔

!قریبی نے قاتلہ سے کہا: کیا تم مجھے کھانے پینے سے محروم کر دو گے؟ !نبی ﷺ نے اس سے کہا: جیسا جادوگری کرنے والے کہتے ہیں، ویسا ہی کہو !پھر انہوں نے اپنا حکم جاری فرمایا ﷺ کہم مخلوق ہیں جو اطاعت کرتے ہیں، نہ کہ سردار جو شریعت بناتے ہیں جو اللہ نے فیصلہ کیا، سبحانہ وتعالیٰ، وہ عدل ہے چاہے ہم اسے نہ سمجھیں ،اور جو اس نے لوگوں میں تقسیم کیا، وہ حکمت ہے چاہے ہمیں وہ پسند نہ آئے مرد کے حصے کے برابر عورت کا حصہ ہے، یہی عدل ہے چاہے تم اسے علم کے ذریعے نہ پا سکو، اور چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، یہی حق ہے چاہے حکم انسانی نظر سے سخت لگے، ہر اللہ کے حکم میں دو اصول اپنے ذہن میں رکھو: ،کوئی اللہ سے زیادہ مہربان نہیں، اور کوئی اللہ سے زیادہ عدل نہیں !پھر اس کے بعد سوچو اور غور کرو لیکن ان میں سے نہ نکلو

اوپر والے کی طرف مت دیکھو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ جانتے تھے کہ جو شخص دوسروں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کو دیکھتا رہتا ہے، وہ اپنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے لطف اندوز ہونے کا وقت نہیں پائے گا اور سب سے زیادہ مہلک بیماریاں دل کی بیماریاں ہیں۔ اس لیے آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اپنے سے نیچے والے کو دیکھو، اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو، یہ زیادہ مناسب ہے کہ اللہ کی نعمت کو تحقیر نہ کرو۔

تماہ آنکھیں قیمتی کار کے مالک کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اُس کی طرف دیکھیں جس کی ٹانگ کٹی ہوئی ہے۔ تماہ آنکھیں محل کے مالک کی طرف نہ دیکھیں بلکہ خیموں میں بے گھر لوگوں کی طرف دیکھیں۔ تماہ آنکھیں وہ شخص دیکھنے کی طرف نہ جائیں جو چھٹی پر جا رہا ہے بلکہ اُس کی طرف دیکھیں جو کیمیائی دوا لے رہا ہے۔ تماہ آنکھیں معزز ملازمتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اُس کی طرف دیکھیں جو اپنی گردے دھو رہا ہے۔ ہمارے انسان ہونے کی ایک مشکل یہ ہے کہ ہماری آنکھیں خالی ہیں، جو نعمتیں ہمیں ملتی ہیں ان پر شکر ادا کرنے کے بجائے ہم جس کو کھو دیتے ہیں اس پر افسوس کرتے ہیں! اور پھر کوئی انسان نہیں جس سے کچھ کمی نہ ہو، یہ دنیا ہے اور اس کی خصوصیت کمی ہے، لیکن ہم صرف ایک چہرہ دیکھتے ہیں تصویر کا!

لیکن میں فصلیں پسند کرتا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: !بیشک کچھ لوگ اپنے رب سے کھیتوں کے لئے اجازت مانگ کر آئے ہیں، یعنی جنت میں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا: کیا تم وہ نہیں جو تم چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، مگر مجھے یہ پسند ہے کہ میں کھیتی کروں۔ پھر انہوں نے بونا اور اسی لمحے فصل کاٹنا شروع کر دیا، اور وہ پہاڑوں کی مانند ہو گئی۔

!اللہ نے اُس سے کہا: تمہارے قریب ہے، اے آدم کے بیٹے، کیونکہ تمہیں کوئی چیز کبھی پورا نہیں کرے گی تو ایک بادیہ نشین نے نبی ﷺ سے کہا: اور اللہ کے لیے، تم اسے صرف قریشی یا انصاری ہی پاؤ گے !اور ہم تو زمین دار نہیں ہیں !تو نبی ﷺ نے بادیہ نشین کی ذہانت اور جواب پر ہنسی ، کچھ مواقع دلچسپ ہوتے ہیں، لہذا انہیں سنجیدگی سے نہ لو ، کچھ باتیں مذاق ہوتی ہیں، انہیں جنگ کا بہانہ نہ بناؤ ، کچھ احادیث مزاح کے لیے ہیں، اس لیے جج مت بنو ،نبی ﷺ قریش سے تھے اور بادیہ نشین کے جواب کو دلچسپ سمجھا !زندگی کے بہت سے مواقع ایسے ہیں جن کے لیے یہ سب تعصب ضروری نہیں

اگر تم نے اسے اپنی پوشاک کے ساتھ ڈھانپ لیا تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب معز رضی اللہ عنہ نے زنا کیا تو وہ اپنے دوست ہزال الاسلمی کے پاس گیا، اور اس نے اسے اس گناہ کے بارے میں بتایا جو اس نے کیا تھا، اور اس جرم کے بارے میں جو اس نے انجام دیا تھا، لیکن ہزال نے اسے نصیحت نہیں کی، نہ ہی اسے توبہ کرنے کا حکم دیا، بلکہ اس نے مشورہ دیا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ چنانچہ معز نبی ﷺ کے پاس گیا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا، اور حدود جب امام کے پاس پہنچ جائیں تو اس میں معافی نہیں ہوتی، تو نبی ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

پھر نبی ﷺ نے اس کے بعد اس شخص سے ملاقات کی، تو آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اپنے کپڑے سے چھپا لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ کسی کو اپنے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤ، نہ تو فخر کے لیے اور نہ شکوے کے لیے۔ گناہوں پر فخر کرنا کھلے عام کرنے کے مترادف ہے، اور سب لوگ معاف کیے ہوئے ہیں سوائے کھلے باز کرنے والوں کے، اور شکایت کرنا پردہ داری کے منافی ہے، اور اللہ تعالیٰ پردہ پوش ہے اور پردہ پوشی پسند کرتا ہے۔ پھر لوگ تمہیں عیب دار ٹھہراتے اور بے نقاب کرتے ہیں، جبکہ اللہ بخش دیتا ہے اور چھپا دیتا ہے۔ گناہگار سے توبہ کے بارے میں بات کرو، اور اسے اللہ کی رحمت اور معافی کی یاد دلاتے رہو۔ اسے چھپا لو، چاہے اپنے کپڑے سے ہی کیوں نہ ہو، اور کسی کی گناہی پر تمسخر نہ کرو! ہم سب گناہگار ہیں اور گناہگار میں اور گناہگار میں فرق صرف اللہ کی پردہ پوشی ہے۔ دوسروں کی عیوب کی تلاش میں نہ لگو، کہیں اللہ تمہاری عیب داری کو بے نقاب نہ کرے اور تمہیں تمہارے گھر کی دیواروں کے درمیان بے پردہ کر دے۔

پھر اس کے لیے انعام کا حکم دیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ انس بن مالک کے ساتھ چل رہے تھے، ایک بدو آیا اور نبی ﷺ نے سخت گرفت سے اپنا کپڑا پھیلا کر اسے پھاڑ دیا، اور اس کے نتیجے میں نبی ﷺ کی گردن لَلکا گئی! پھر اس نے کہا: اے محمد، مجھے اپنے پاس موجود اللہ کے مال میں سے کچھ دے دو! نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، مسکرائے، پھر اسے عطیہ کرنے کا حکم دیا۔

لوگ عقل، مزاج، ماحول، خواہشات، اور رویوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اس زندگی میں آپ اُس سے ملاقات کریں گے جو بغیر سوچے لفظ بولتا ہے اور اُس سے جو گستاخانہ برتاؤ کرتا ہے، اور اس کی مشکل اُس کے اپنے ساتھ ہے، آپ کے ساتھ نہیں۔ اور اُس سے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتا ہے، یہ اُس کا مزاج ہے، واقعی آپ کے عمل کا نتیجہ نہیں۔ کچھ لوگوں میں اخلاق کی کمی ہوتی ہے، اس لیے معاملے کو ذاتی نہ سمجھیں۔ کچھ لوگوں میں تربیت کی کمی ہوتی ہے، اس لیے معاملے کو انفرادی نقطہ نظر سے نہ دیکھیں۔ یہ زندگی نظرانداز کرنے سے خوشگوار ہوتی ہے اور اجتناب کرنے سے صاف۔ ظاہر نہیں ہے کہ آپ کا ردعمل بھی اسی نوعیت کا ہو۔ اگر انسان ہر شخص کے ساتھ اُس کے عمل کی طرح برتاؤ کرے تو اُس کے اور اُس کے درمیان کیا فرق رہ جائے گا؟

ال، یہ حرام ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مکہ میں یوم الفتح کے دن فرماتے سنا: «بے شک اللہ نے شراب، مردہ جانور، سور، اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے۔» پوچھا گیا: 'یا رسول اللہ، مردہ جانور کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو لیپ کرتے ہیں، چمڑے پر لگاتے ہیں، اور لوگ چراغ جلانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔' فرمایا: 'نہیں، یہ حرام ہے۔'

پھر انہوں نے کہا: اللہ یہودیوں سے جنگ کرے، بیشک اللہ تعالی نے ان پر چربی حرام کی تھی ! انہیں پگھلا کر، پھر بیچ دیا گیا، تو انہوں نے اس کی قیمت کھا لی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکہ کرنے سے بچو، کیونکہ وہ اوپر سے تمہیں نہیں دیکھتا بلکہ اندر سے تمہیں دیکھتا ہے۔ زمین کا اونچا حصہ حرام ہے چاہے اس کا نام کچھ بھی ہو، اور اس کے لئے معاہدہ اور لین دین بن گیا ہو۔ اور عورتوں کا بے پردہ ہونا حرام ہے چاہے یہ رواج یا فیشن بن جائے۔ شراب حرام ہے چاہے اس کی اقسام بہت ہوں اور نام مختلف ہوں۔ اگر تم حرام کے لئے کوئی کور تلاش کر رہے ہو تو بہت ساری کور ہیں ! اور اگر تم دین کی تلاش میں ہو تو یہ دین ایک ہی ہے۔

بیشک اللہ پاکیزہ، نیک اور چھپے ہوئے بندے کو پسند کرتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

یہ ضروری نہیں کہ آپ ہر نیک کام کو دستاویزی بنائیں ! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس کام کی ذمہ داری دی ہے تو آرام کریں، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال وہ عبادات ہیں جو خفیہ میں ہوں ! اور اولیاء اپنے نیک اعمال کو اسی طرح چھپاتے تھے جس طرح وہ اپنی برائیاں چھپاتے تھے، ہارون الرشید کی فوج میں بیس ہزار مجاہد موجود تھے۔

! وہ اپنے نام فوج کے ریکارڈ میں نہیں لکھتے تاکہ کوئی انہیں نہ پہچانے سوائے اللہ کے۔ ،قرآن میں اللہ نے ہمارے لیے صرف پچیس نبیوں کے نام بتائے ہیں !ہزاروں نبیوں کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا، لیکن وہ نبی ہیں ! اطمینان رکھیں: اگرچہ آپ کا نام نہ لیا جائے، اللہ آپ کو جانتا ہے

topqna

آپ میں محمد

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

انیس بن مالک کہتے ہیں: ہمیں نبی ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روکا گیا تھا، اس لیے ہمیں اچھا لگتا تھا کہ کوئی عقلمند آدمی صحرا سے آئے! اور اسے سوال کرے، اور ہم سنتے ہیں اور جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے! ایک آدمی صحرا والوں میں سے داخل ہوا اور بولا: تم میں سے محمد کون ہے؟! تو ہم نے کہا: وہ سفید رنگ والا آدمی جو بیٹھا ہے۔

یہ عاجزی اپنی صاف ترین صورت میں ہے، بادشاہ کے لباس، تخت اور قیادت کے تمام مظاہروں کے باوجود۔ اس کے دوستوں میں سے ایک بھی انجان اسے نہیں پہچانتا سوائے اس کے کہ وہ اشارہ کرے۔ شائستگی ضروری ہے اور عاجزی یہ نہیں کہ آدمی غریب ہوجائے۔ ترتیب بھی اچھی ہے اور عاجزی یہ نہیں کہ آدمی عام ہو جائے۔ حقیقی عاجزی یہ ہے کہ آدمی لوگوں پر اللہ کی نعمتوں میں غرور نہ کرے۔

topqra

مجھے چھوڑ دو، میں نے تمہیں تنہا نہیں چھوڑا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: 'اے لوگو، اللہ نے حج واجب کر دیا ہے، تو حج کرو۔' ایک شخص نے کہا: 'یا رسول اللہ، ہر سال؟' نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور وہ شخص یہ بات تیسری بار دہراتا رہا، پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: 'اگر تم کہو ہاں'

جتنا، جب تک استطاعت، مجھے چھوڑ دو، میں نے تمہیں نہیں چھوڑا، بلکہ جو تم سے پہلے تھے وہ اس لیے ہلاک ہوئے کہ ان کے سوالات بہت زیادہ تھے اور وہ اپنے انبیاء پر اختلاف کرتے تھے۔ تو جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جتنا استطاعت ہو اس میں عمل کرو، اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکو تو اسے چھوڑ دو۔ بیابانی شخص کا معاملہ آسان ہے مقابل ان لوگوں کے جو بلا وجہ تفصیلات میں پڑ جاتے ہیں۔ کوئی چاہتا ہے کہ وہ جان لے شیطان کی بیوی کا نام کیا ہے، اور دوسرا پوچھتا ہے وہ مچھلی کون سی تھی جس نے یونس کو نگل لیا، اور تیسرا تحقیق کرتا ہے کہ وہ کتا کس نسل کا تھا جو غار کے نوجوانوں کے ساتھ تھا۔ مجھے حیرت نہیں ہو گی اگر چوتھا یہ سوال کرے کہ جس لکڑی سے انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لیے آگ جلائی وہ کس قسم کی تھی، یا پانچواں پوچھے کہ موسیٰ علیہ السلام کی چھڑی کس درخت کی تھی۔ وہ سب سے اہم چیز، معجزے کی اصل اور عبرت کو چھوڑ دیتے ہیں اور چھوٹی باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں، جیسے کہ اگر کسی کو موسیٰ علیہ السلام کی چھڑی مل جائے تو وہ اس سے سمندر کو پھاڑ سکتا ہے!

اگر تم لوگ واقعی اللہ پر اتنا بھروسہ کرتے جتنا اس پر بھروسہ کرنا چاہیے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اگر تم اللہ پر اس کی صحیح طرح توکل کرتے، تو اللہ تمہیں ویسے رزق دیتا جیسے پرندوں کو دیتا ہے، تم صبح نکلتے ہو بھوکے اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہو! اور وسائل اختیار کرنا اللہ پر توکل کرنے کی مخالفت نہیں کرتا، بلکہ اللہ پر زیادہ سے زیادہ توکل اسی میں ہے کہ وسائل اختیار کیے جائیں۔ نبی ﷺ سب سے زیادہ اللہ پر توکل کرنے والے اور سب سے زیادہ وسائل اختیار کرنے والے تھے۔

ان کے وجوہات کی بنا پر کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کائنات کے قوانین اور نظام ہیں، ہجرت کے دن اس نے اپنے ساتھ ایک رہنما لے لیا جو اسے راستہ دکھاتا۔ اور اس نے نہیں کہا کہ میں نبی ہوں اور پھر بھی پہنچ جاؤں گا۔ یوم احد کو اس نے دوہری زرہ پہننے کی بجائے ایک ہی زرہ پہنا، اور اس نے نہیں کہا کہ عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور زرہوں کا کیا فائدہ۔ ہم اللہ کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ اس کے اسباب اختیار کریں لیکن ہم اپنا یقین ان پر نہیں رکھتے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ شفا دینے والا ہے لیکن بیمار ہونے پر ڈاکٹر کے پاس نہ جانا حماقت ہے۔ اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ رزق دینے والا ہے لیکن کام چھوڑ دینا حماقت ہے۔ اللہ پر توکل کی بہترین مثال ہے کامیاب انسان کا کام: زمین کو جوونا، اس میں بیج بونا، زمین کا مال بنانا اور پھر اللہ سے دعا کرنا کہ یہ اگ جائے۔

سبحان اللہ، اس کو برداشت نہیں کر سکتا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عاد النبي ﷺ رجالاً من الأنصار لمرض أصابه، وانتبه لشدة مرضه، فقال له: أكنت تدعو بشيء؟ فقال: نعم، كنت أقول: اللهم ما كنت معاقبتي به في الآخرة، فعجله لي في الدنيا!

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: سبحان اللہ، تم اسے برداشت نہیں کر سکتے، کیا میں نے نہیں کہا کہ اللھم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، پھر اُس شخص نے اس سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اُسے شفا دی قسمت زبان سے کھائی جاتی ہے، اور بعض لوگ برا دعا کرتے ہیں وہ شخص دنیا کی عذاب کی دعا کرنے لگا بجائے آخرت کے، اسے کیا نقصان ہوگا اگر وہ اللہ سے دونوں میں صحت کی دعا کرے؟ بیٹا بیمار ہوتا ہے، تو ماں دعا کرتی ہے: اللھم خذ من عافيتي له گویا اللہ کے خزانے میں سے صحت ختم ہوگئی ہو! اللہ سے اپنی صحت کے لیے اور بینک سے پوچھو بیٹی پلیٹ توڑتی ہے، تو اس کی ماں کہتی ہے: کسر اللہ قلبک بچے آپس میں لڑتے ہیں تو ان کی ماں دعا کرتی ہے: رب یغضب علیکم زبان سے نکلنے والی دعا جیسے بے قابو گولی ہے جو بلا ارادہ نقصان پہنچا سکتی ہے پس اپنے زبان پر قابو پاؤ، اللہ تم پر رحم کرے

میں نے وسطی طبران میں آپ کے کھانے کی دعوت کا لطف اٹھایا، ہمیں نبی ﷺ کے لیے ابو القاص کا انتظار ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

یا رسول اللہ، میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے قبول دعا بنایا جائے! تو اس نے اس سے کہا: یا سعد، اپنا کھانا پاک کر، تاکہ تمہاری دعا قبول ہو! اور حدیث اگرچہ اس میں کچھ اختلاف ہے لیکن یہ اثر کے ساتھ کچھ مطابقت رکھتی ہے، اثر میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: مجھے نصیحت دے! تو انہوں نے کہا: دیکھو کہ تمہاری روٹی کہاں سے ہے۔

اور اس سے بھی زیادہ مؤثر ہے وہ حدیث جس میں بال کھچوانے والا، زرد و غبار والے آدمی نے سفر طویل کیا اور دعا کی، 'اے رب!' اور اُس کا کھانا حرام ہے، اور اس کا لباس حرام ہے، اور وہ حرام چیز سے پرورش پائے، تو دعا کیسے قبول ہوگی! کچھ بھی حرام مال سے زیادہ دعا کو روک نہیں سکتا۔ وہ مال جو آپ نے صرف اپنے لیے حاصل کیا، حرام مال ہے۔ اور رشوت جو آپ دماغ میں قبول کرتے ہیں، حرام مال ہے۔ اور وہ کام جو آپ مقررہ معیار کے مطابق انجام نہیں دیتے، حرام مال ہے۔ اور وہ سامان جس میں آپ دھوکہ دیتے ہیں، حرام مال ہے۔ پس جب دعا روکی جاتی ہے تو دیکھیں کہ آپ کی روٹی کہاں سے آئی! اسے حلال بنائیں، پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کی دعائیں اس طرح قبول ہوں گی گویا صبح کی روشنی ہو رہی ہو۔

مجھے اس کے قبر تک لے چلو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی نبی ﷺ کے دور میں! وہ فوت ہو گئی، گویا انہوں نے اس کی اہمیت کو کم سمجھا اور اسے دفن کر دیا اور نبی ﷺ کو اس کی خبر نہ دی، پھر نبی ﷺ نے اسے یاد کیا اور اس کے بارے میں پوچھا! انہوں نے کہا: فوت ہو گئی، یا رسول اللہ! تو فرمایا: کیا تم مجھے اجازت نہیں دیتے، مجھے اس کے قبر کی نشان دہی کرو

فدلوہ، فصلی علیہ، لوگوں کی خامیوں میں یہ شامل ہے کہ انہوں نے موت کو تعزیت کے آداب میں شامل کر دیا، اگر کسی صاحب جاہ کا قریب وفات پا جائے تو سب اس کی جنازہ میں شامل ہو جاتے ہیں! اور اگر کسی غریب سادہ شخص کی موت ہو جائے تو صرف چند لوگ اس کی جنازہ میں شریک ہوتے ہیں، ابن الجوزی نے عیون الاخبار میں روایت کیا کہ ایک بڑے قاضی کی خادمہ فوت ہوئی تو تاجروں، اشراف، اور شہر کے نمایاں لوگ اسے دیکھنے گئے اور تعزیت کی، اور جب بڑے قاضی کا انتقال ہوا تو ان میں سے کسی نے بھی اس کی جنازہ میں شرکت نہ کی! کیونکہ وہ نئے بڑے قاضی کو اس کی نوکری پر مبارکباد دے رہے تھے

میں نے انہیں اُس کے حوالے کر دیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب نبی ﷺ کو طائف میں پتھر مارا گیا تو وہ مکہ واپس آئے، قریبی لوگوں نے انہیں داخل ہونے سے روکا اور دور کے لوگوں نے تکلیف پہنچانے سے باز رکھا، تب نبی ﷺ نے مطعم بن عدی سے درخواست کی کہ وہ انہیں پناہ دے تاکہ وہ مکہ میں داخل ہو سکیں، مطعم بن عدی نے انہیں پناہ دی، اور اپنی حفاظت میں مکہ میں داخل کیا۔

پھر غزوۂ بدر ہوئی، تو نبی ﷺ نے قریش کے قیدیوں کا جائزہ لیا اور فرمایا: ! اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھے ان بدبختوں کے بارے میں بات کرتا، تو میں انہیں اس کے حوالے کر دیتا ! ! غلام کو سزا پر باندھا جاتا ہے، لیکن آزاد شخص کو نیکی سے باندھا جاتا ہے، لہذا آزاد رہو اور نیکی بھولنا نہیں جو میں نے تمہیں دی ہے ،یہ صحیح ہے کہ نیکی کرنے والا اکثر بدلہ نہیں مانگتا، ! لیکن یہ شرم کی بات ہے کہ تم خود بھول جاؤ

اس کا باپ واقعی اخلاق کے اعلیٰ معیارات کی طرف بلاتا تھا !

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ طَی کے قیدیوں کے پاس سے گزرے، تو قیدیوں میں سے ایک عورت کھڑی ہوئی اور ان سے کہنے لگی: اے محمد ! اگر تم چاہتے ہو کہ تم مجھے چھوڑ دو اور عرب میرے حال پر ہنس نہ سکیں، تو جان لو کہ میرا والد اپنے قبیلے کا سردار تھا، محتاج کی مدد کرتا، مجرم کو معاف کرتا، مصیبت زدہ کی پریشانی دور کرتا اور جو بھی اس کے پاس آتا، وہ خالی نہیں لوٹتا ! میں سفانہ بنت حاتم الطائی ہوں۔

! اس نے اسے کہا: یہ واقعی مومنین کی صفات ہیں، اور اگر تمہارے والد مسلمان ہوتے تو ہم ان پر رحم کرتے۔ ! اس سے دور رہو، کیونکہ اس کے والد نیک اخلاق کی دعوت دیتے تھے۔ ،تمہارا دین تمہارے مسجد میں نہیں بلکہ تمہارے دکان اور تمہاری نوکری میں ہے۔ ،تمہارا دین تمہارے روزے میں نہیں بلکہ تمہارے والدین کے لیے اس میں ہے۔ ،تمہارا دین تمہارے حج میں نہیں بلکہ تمہارے پڑوسیوں کے ساتھ تمہارے اخلاق میں ہے۔ ،تمہارا دین تمہارے وضو میں نہیں بلکہ تمہارے بیوی کے ساتھ تمہارے برتاؤ میں ہے۔ ،اور تمہارے حقیقی اخلاق تمہارے مالک کے ساتھ نہیں بلکہ محتاج مزدوروں کے ساتھ ہیں۔ ،یہ صحیح ہے کہ سارے اخلاق انسان کے لیے سفارش نہیں کرتے اگر وہ کافر ہو ! ، لیکن اخلاق پر ایمان ایمان کی ایک لنگڑا شکل ہے۔ ۔غلط ہے جو سوچتا ہے کہ سختی سے عورت کو رام کیا جا سکتا ہے۔ ! عورت کو صرف محبت رام کرتی ہے۔ ! وہ صرف اپنے دل کی ملکیت رکھتی ہے۔

اللہ کے ساتھ کسی کے درمیان کوئی مواصلت کرنے والا نہ ہو اور اللہ کے قریب کوئی ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
اپنے فساد کو کسی کی آنکھ کا سبب نہ ٹھہراؤ، جگہ کبھی کسی کے لیے رکاوٹ نہیں تھی ! فرعون کے محل میں ایک آدمی تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا، اور زمانہ کبھی کسی کے لیے رکاوٹ نہیں تھا۔ صحابہ نے بھی جاہلیت کے زمانے میں ایمان لایا ! بچہ مارنا، سود اور بت پرستی

اور شوہر کبھی رکاوٹ نہیں تھا، ! وہ عورت جس کے لیے اللہ نے جنت میں گھر بنایا، فرعون کی بیوی تھی، اور بیوی کبھی رکاوٹ نہیں تھی، ! نوح اور لوط علیہما السلام کے گھر میں بھی کافر بیویاں تھیں، ! مقام مدد کرتا ہے اور وقت مددگار ہوتا ہے، ! لیکن تمہاری نیکی اور برائی بالآخر صرف تم پر منحصر ہے

topqna

مجھے داؤد علیہ السلام کی زبور میں سے زبور عطا کی گئی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ راتوں میں مدینہ کی گلیوں میں چلتے، ایک بار انہوں نے ابو موسی الاشعری کو اپنے گھر میں قرآن پڑھتے سنا، ان کی آواز نے انہیں بہت متاثر کیا، اور وہ رک کر تلاوت سننے لگے، جب ابو موسی فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنا راستہ جاری رکھا، صبح کے وقت انہوں نے ان سے کہا: اے ابو موسی اگر

میں نے خود کو سنا جب میں نے آپ کی کل کی تلاوت سنی، آپ کو داؤد کی مزامیر میں سے ایک مزمار دیا گیا ہے۔ دوسروں کی صلاحیتوں کی تعریف کرنا نبیوں کی صفات میں سے ہے - (اور میرا بھائی ہارون سب سے فصیح ہے)، (میرے منہ سے)، اور ان کی خوبیوں کو نظر انداز کرنا شیطان کی صفات میں سے ہے (میں اس سے بہتر ہوں) - اپنے ساتھی کی تعریف کریں جس نے شاندار کام کئے ہوں۔ گھر کے مالک کو بتائیں کہ ان کا گھر خوبصورت اور صاف ہے، اور ان کے لئے برکت کی دعا کریں۔ اچھی سوچ کی حوصلہ افزائی کریں، اور نازک انداز پر تالیاں بجائیں۔ جب آپ خود کو چھوٹا نہیں دیکھتے جبکہ لوگ آپ سے بہتر ہیں، تو آپ کے دل میں صحت ہے۔ اور اگر لوگوں کی کامیابیاں اور ان کی برتری آپ کو ادھورا محسوس کراتے ہیں، تو فوراً اپنے دل کا جائزہ لیں!

اس نے اسے اس کی ماں سے ادھار لیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ابوذر اور بالل میں جھگڑا ہوا، تو ابوذر بالل پر غصہ ہوگیا! اور اس سے کہا: اے ابن السوداء۔ بالل نبی ﷺ کے پاس گیا اور وہاں ابوذر کی شکایت کی، تو نبی ﷺ نے ابوذر کو جلدی سے بلایا اور اسے کہا! تم نے اس کی ماں کے بارے میں برا کہا، تم میں جہالت باقی ہے۔

کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں کیونکہ وہ کسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں کیونکہ ان کے پاس ایک معزز کام ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں کیونکہ ان کے پاس ایک تعلیم یافتہ سند ہے۔ راستے کے لوگ شاید اپنی دین اور اخلاق کے لحاظ سے ہزاروں ڈاکٹروں سے بہتر ہوں، اور ایک ڈاکٹر اپنی ایمانداری اور رحمت سے شاید ہزاروں مبلغین سے بہتر ہو۔ جو شخص ایک کام کرتا ہے جو لوگ اسے چھوٹا سمجھتے ہیں وہ ضروری نہیں کہ چھوٹا ہو، اور جو کسی معزز منصب پر فائز ہوتا ہے ضروری نہیں کہ واقعی معزز ہو۔ لوگوں کو ان کے رنگ، خاندان اور پیشے کے مطابق نہ پرکھیں، یہ زندگی میں صرف کردار ہیں۔ لوگوں کی اصلی قیمت اللہ کے نزدیک ہے، اور صرف اللہ جانتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ ادب ضروری ہے! احترام واجب اور اچھائی فرض ہے۔

پس صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر پاؤ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

یہ انسانیت کی تاریخ میں صبر کے بارے میں سب سے مؤثر بات ہے، اگر تمہاری حالت سخت ہو جائے، اور تمہارے آس پاس کے لوگ رشوت لینے لگیں! تصور کرو نبی ﷺ تم سے کہہ رہے ہیں: صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھے حوض کے پاس ملو، اور اگر تمہیں کوئی بیماری ستائے، تمہاری طاقتیں ختم ہو جائیں! تصور کرو نبی ﷺ تم سے کہہ رہے ہیں: صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھے حوض کے پاس ملو

اور جب تمہارے ارد گرد پردہ ہٹایا جائے زنانہ کشش دکھانے یا دولہا کی ہوس کے سبب اپنے دین سے چپکے رہو، اور تصور کرو کہ نبی ﷺ تم سے فرماتے ہیں: صبر کرو جب تک تم مجھے حوض کے پاس نہ مل لو! جب رشتے دار ظلم کریں، تمھیں جو محبت کرنے والے چھوڑ دیں، اور تمھارے بارے میں جو باتیں کہی جائیں جو تم میں نہیں ہیں، تصور کرو: نبی ﷺ تمہیں تسلی دیتے ہیں! صبر کرو جب تک تم مجھے عوض کے پاس نہ مل لو! جب گناہ تمہیں دلکش لگیں، اور دنیا تمہارے دین سے آپ کو روکنے کی کوشش کرے، تو یاد رکھو کہ یہ فنا ہونے والی ہے، اور یہ عبوری ہے، مستقل نہیں۔ اور تمھاری ساری زندگی کی مسافت میں تمھارا تسلی ہو، صبر کرو جب تک تم مجھے حوض کے پاس نہ مل لو!

تم میں سے کوئی شخص آگ کی کوئلے کی طرف بڑھتا ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے انصار میں سے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی: تو آپ ﷺ نے اسے اس کے ہاتھ سے اتار لیا، پھر اسے زمین پر پھینک دیا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی آگ کی جلتی ہوئی کوئلے کی ٹکڑی اپنے ہاتھ میں رکھنا پسند کرے گا ! پھر نبی ﷺ کے جانے کے بعد آدمی سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو اور اس کا فائدہ اٹھاؤ، تو اس نے کہا: نہیں، بالکل نہیں، میں اسے نہیں لوں گا جبکہ نبی ﷺ نے اسے زمین پر پھینک دیا

کتنا خوبصورت اطاعت ہے، اور کتنی قریبی پیروی کی خواہش ہے نبی ﷺ نے ربا کو زمین پر پھینک دیا، تو کیا ہم نے اسے چھوڑ دیا؟ ،اور ہم نے کہا سُننے اور ماننے والا ہوں، حلال کافی ہے چاہے کم ہو، اور حرام کبھی نہیں پر کرتا چاہے زیادہ ہو ،نبی ﷺ نے رشتوں کی کٹائی کو زمین پر دھکیل دیا ،کیا ہم نے اس کی پیروی کی، کبھی نظر انداز کیا، اور کبھی اجتناب کیا تاکہ محبت نہ جائے؟ ،نبی ﷺ نے بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کو زمین پر پھینک دیا ! کیا ہم نے اس کی پیروی کی، صبر کیا، نظر انداز کیا، محبت کی، عزت دی، اور پیار کیا؟ ،نبی ﷺ نے شوہروں کے ساتھ بدسلوکی کو زمین پر پھینک دیا ! کیا ہم نے اس کی اطاعت کی، احترام کیا، قدر کی، عزت دی، اور ہمارے لیے ہے؟ ! نبی ﷺ کی محبت اس کی اطاعت میں ہے، اور ہر وہ محبت جس میں اطاعت نہ ہو، کم ہے

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے حاصل کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کا فائدہ اٹھاؤ: اپنی جوانی سے پہلے اپنی بڑھاپا، اپنی صحت سے پہلے بیماری، اپنی دولت سے پہلے غربت، اپنے فراغت سے پہلے مصروفیت، اور اپنی زندگی سے پہلے موت ! نماز میں سجدے کا لطف اٹھاؤ، جب تم طاقتور ہو، اپنے ماتھے کو زمین پر رکھو۔

اس سے پہلے کہ عمر آپ پر غالب آئے اور آپ کرسیوں پر بیٹھے رہ جائیں، حج کی خوشی لیں جب آپ طاقتور ہیں، طواف کریں، سعی کریں، اور رجم کریں ! اس سے پہلے کہ صحت چلی جائے اور آپ کو کرسیوں پر لے جایا جائے، روزے کھل کر رکھیں جب آپ صحت مند ہیں، فرض اور نفلی دونوں۔ اس سے پہلے کہ بلڈ پریشر، شوگر اور دل کی بیماری آپ پر حملہ آور ہو اور آپ کفارات ادا کرنے لگیں، صدقہ میں خوشی حاصل کریں جب آپ کے پاس کام، تنخواہیں اور تجارتیں ہیں ! اس سے پہلے کہ ریٹائرمنٹ کا وقت آئے اور زندگی کے آخری حصے میں حرص آپ پر غالب آئے، مریض کے لیے کرسی پر سجدہ مقبول ہے کیونکہ اللہ اسے قبول کرتا ہے، عاجز کا کرسی پر حج مقبول ہے کیونکہ اللہ اسے قبول کرتا ہے، اور مریض کی کفارہ بھی اللہ اسے راضی کر لیتا ہے ! لیکن عبادت کو اس کے اصلی انداز میں ادا کرنے میں ایک ایسی لذت ہے جو صرف وہی جان سکتا ہے جس نے اسے کھو دیا ہو۔

بیشک اللہ اس سے آزاد ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے صدقہ دینے کی ترغیب دی، تو صحابہ نے عمل کیا، پھر ان میں سے ایک شخص آیا اور بڑی مقدار میں صدقہ دیا! کچھ لوگوں نے کہا: یہ دکھاوا ہے، اور ایک اور شخص آیا اور ایک صاع کھجور کا صدقہ دیا! کچھ لوگوں نے کہا: اللہ اس کی محتاجی سے آزاد ہے۔

وہ لوگ جن کے دماغ کا حصہ صرف نظریات تک محدود ہے، اور دوسروں کے ارادوں میں دخل اندازی کرنا ان کا کام ہے! وہ نوجوان جو مساجد جاتے ہیں اور قرآن حفظ کرتے ہیں، ان کے نزدیک ایک عقدہ رکھتے ہیں۔ اور وہ لڑکی جو پردہ کرتی ہے، ان کے نزدیک فیشن سے لاعلم ہے! وہ شخص جو وقت کتابیں پڑھنے اور خود کو بہتر بنانے میں گزارتا ہے، ان کے نزدیک انٹرووَرٹ ہے۔ وہ لڑکی جو گھر میں مٹھائی بناتی ہے، بخیل سمجھی جاتی ہے۔ وہ شخص جو اپنے والدین کی عزت کرتا ہے اور ان کی مخالفت نہیں کرتا، ان کے نزدیک کمزور ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ ہر فضیلت میں کوئی نہ کوئی عیب ڈھونڈتے ہیں، جو دراصل خود ان کی اپنی خصوصیات میں ہوتا ہے۔ یہ مریض لوگ ہیں، ان کے ساتھ معاشرت نہ کریں، نہ بیٹھیں اور نہ دوستی کریں! ان سے اسی طرح بھاگیں جیسے آپ طاعون اور جذام سے بھاگتے ہیں، کیونکہ خیالات بھی لگ جاتے ہیں۔

تم مصر کو کھولیں گے، پس اس کے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ اکثر اپنے صحابہ کو وہ باتیں بیان فرماتے جو ہونے والی تھیں، اور انہوں نے ان سے کہا، آپ لوگ مصر کو فتح کریں گے، وہاں کی زمین کو قیرات کہا جاتا ہے ! جب آپ اسے فتح کریں تو اس کے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کریں، کیونکہ ان کے لیے عہد اور رشتہ داریاں اور سسرالی تعلقات ہیں۔ جہاں تک رشتہ داری کا تعلق ہے جس کا ذکر کیا گیا، وہ ہاجرؓ، اسماعیلؑ کی ماں مصر سے ہوگی ! اور جہاں تک سسرالی تعلقات کا تعلق ہے، وہ ہماری ماں ماریہ وہاں سے ہوں گی۔

!»«جل میں ہزاروں آنکھیں بھی عزت دیتی ہیں ،جل ہاجر ایک کامل ملک میں رحم پیدا کرتا ہے اور اس کے تعلقات کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے ،اور جل ماریہ لوگوں کو اپنے رشتے دار بناتا ہے اور ان کی عزت کرنے کا حکم دیتا ہے !پھر کوئی آکر کہتا ہے: اسلام نے عورت کی توہین کی ہے اور کیا زمین پر کوئی مذہب ہے جو عورت کے لیے ایک کامل ملک کی عزت کرے؟ ،صرف عظیم اسلام یہ وفا کرتا ہے لیکن جیسا کہ بزرگ عورتیں کہتی ہیں: جو چھلنی سے دیکھ نہیں پاتا وہ اندھا ہے

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نے قریش سے میکہ کی ایک عورت جس کا نام اُم قیس تھا، اس سے خطبہ کیا، وہ پہلے اسلام قبول کرچکی تھی اور ہجرت بھی کرچکی تھی، اور اس نے خطبہ منظور کر لیا اور شرط رکھی کہ وہ مدینہ ہجرت کرے، اس لئے وہ صرف اس کے لیے ہجرت کر گیا! لہٰذا مدینہ والے اسے 'مہاجر اُم قیس' کے لقب سے جانتے تھے: اور یہ واقعہ نبی ﷺ کی مشہور حدیث کی وجہ ہے۔

اعمال نیتوں پر منحصر ہیں، اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ عمل تو مشابہ ہو سکتے ہیں، جیسا کہ نیتیں بعض اوقات آسمان اور زمین کی طرح مختلف ہیں۔ یوسف علیہ السلام اور زلیخہ نے دروازے کی گرفتاری کی! ایک گناہ سے بچ رہا تھا، اور دوسرا گناہ کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ ایک عورت اللہ کے لیے پردہ کرتی ہے، اور دوسری ایسی دلہن صرف پردہ دار چاہتی ہے۔ ایک مرد اللہ کے لیے مسجد جاتا ہے، اور دوسرا اس لیے کہ جو اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھے۔ ایک مرد اللہ کے لیے مریض کی عیادت کرتا ہے، اور دوسرا دنیا کے فائدے کے لیے۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی نیتوں کو نہیں جانتے، صرف اللہ ہمارے اندرونی حالات دیکھتا ہے! اور وہ ہم میں سے ہر ایک کو وہی دے گا جو اُس نے نیت کی۔

میں اپنی زندگی آپ کے لیے قربان کرتا ہوں، ابو اور اماں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
غزو احد میں نبی ﷺ نے دیکھا کہ کچھ مشرک مسلمانوں پر حملہ آور ہیں، تو آپ نے اپنے کمان سے ایک تیر نکالا اور سعد بن ابی وقاص کو دیا کیونکہ وہ خود نشانہ زن تھا ! اور آپ نے اسے کہا: پھینکو، فدا ہوں میں تم پر ! سعد نے تیر لیا اور اسے مشرک پر مارا جو اس کے دل کو لگ گیا، پھر نبی ﷺ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دانت ظاہر ہو گئے۔

حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی لوگوں کی بہترین خصوصیات کو سامنے لاتی ہے۔ جیسے مسلسل تنقید انہیں پریشان کرتی ہے اور ان میں تخلیقی صلاحیت کو ختم کر دیں، اور ان میں حوصلہ افزائی کو بجھا دیں اگرچہ وقت ایک جنگ ہے، اور جنگ سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں انہیں حوصلہ افزائی، حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی ہونے دیں، اور دوسرے آپ کو اپنی پوری توانائی دیں گے !

topqna

یہ سب آپ کے لیے ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک صحابی اپنے بیٹے سے شدید محبت کرتا تھا، اور اسے اپنے ساتھ نبی ﷺ کی مجلس میں لے جاتا تھا، پھر یہ صحابی نبی ﷺ کی مجلس سے غائب ہو گیا۔ اس کے بارے میں پوچھا گیا! تو انہوں نے کہا: وہ بیٹا جسے تم اسے ساتھ دیکھتے تھے، وہ مر گیا، پھر نبی ﷺ اس سے ملے اور اس کو تسلی دی، پھر فرمایا: تمہارے قریب کون زیادہ محبوب ہے، اسے ساری زندگی تجربہ کرو، یا

جنت کے دروازے پر آتا ہے! تو پاتا ہے کہ وہ تم سے پہلے آکر تمہارے لیے دروازہ کھول رہا ہے؟! تو کہتا ہے: بلکہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر ہے تو میرے لیے کھولتا ہے! تب نبی ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے لیے ہے! ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ، یہ خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟! انہوں نے فرمایا: بلکہ یہ سب کے لیے ہے! عربوں میں سب سے زیادہ اثر انگیز بات یہ کہی گئی: محبوبین کی جدائی تمہارے بیٹے کی زندگی کے بعد اسے کھو دینا، اے دکھ! اور بیٹی تمہارے دل کی سکون ہوتی ہے پھر اسے کھو دینا، اے درد! ماں تم پر محبت کی بارش کرتی ہے پھر مر جاتی ہے، اے تنہائی! باپ تمہیں عمر بھر سہارا دیتا ہے پھر چلا جاتا ہے، اے نقصان! تمہارے پاس محبوب ہوتا ہے، جو دل کی جان ہے، اور موت تم دونوں کے درمیان آ جاتی ہے، اے جدائی لیکن یہ دنیا جدائی، نقصان، آنسو، افسوس اور امتحان کی دنیا ہے، اس لیے غصہ نہ کرو اور نہ ہی دل برداشتہ ہو نبی ﷺ کے قول کے مطابق: ! تم اسے جنت کے دروازے پر پاؤ گے، وہ تم سے پہلے آکر تمہارے لیے دروازہ کھول رہا ہے

باپ بچوں کی ماں، اور گھر کی مالکن

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

روی ابن سعد في الطبقات۔ خدیجہ بنت خویلد کے وفات کے بعد، خولہ بنت حکیم نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول، میں تمہیں دیکھتی ہوں کہ تم غم میں مبتلا ہو گئے ہو خدیجہ کی موت پر! نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ بچوں کی ماں اور گھر کی رکھوالہ تھی! خولہ نے کہا: کیا میں تمہارے لیے رشتہ مانگوں؟

اس نے کہا: ہاں، ناری صنف، تم سب اس میں زیادہ رحم دل ہو۔ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق نے ان کے لیے خطبہ دیا۔ ہر دل میں ایک زخم ہوتا ہے جو ہمارے ارادے کے بغیر چہرے پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ تم تیز نظر ہو، سب سے عام لوگ تمہیں ساری کہانی بتا دیں گے۔ اور یہ تمھارے لیے یاد رکھو، عمر بن الخطاب کی سختی اور طاقت کو۔ عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں: میں نے مسجد میں فجر کی نماز ادا کی، اور میں نے عمر بن الخطاب کی تشیج سنی جب میں آخری صفوں میں تھا، وہ پڑھ رہے تھے: 'میں اپنی تکلیف اور غم اللہ کے سامنے شکایت کرتا ہوں'۔

اگر اللہ تمہیں مال دے تو تم پر کوئی حرج نہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
مالک بن نضلہ نبی ﷺ کے پاس آیا، پرانے کپڑے پہنے ہوئے، تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر نبی ﷺ نے پوچھا: کس مال کے؟ اس نے کہا: ہر اس مال سے جو اللہ نے مجھے دیا ہے، اونٹ، غلام، گھوڑے اور بھیڑوں سے۔

نبی ﷺ نے اس سے کہا: جب اللہ آپ کو مال دے تو اسے اپنے اوپر لٹائیں ! !نعمت کو ظاہر کرنا اس کے شکر کا حصہ ہے ،اور انسان کو جب اللہ مال دے تو اسے شاندار کپڑے پہننے چاہئیں !شاندار ہونا ایک چیز ہے اور مہنگا اور مبالغہ آمیز ہونا کچھ اور ہے ،کیونکہ «برانڈز» اور فیشن کے پیچھے دوڑ لگانا، اور کچھ چیزوں میں اس کا مقابلہ کرنے میں کبھی کبھی حماقت، فضول خرچی اور نعمت کا انکار ہوتا ہے ۔افسوس کی بات ہے کہ «برانڈز» لوگوں نے امیروں سے لوٹنے کے لیے ایجاد کیے اور غریب اس میں فریب کھا گئے ! لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوان وہ چیزیں خریدتے ہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہیں تاکہ دکھاوا کر سکیں !»اور لڑکی صرف اس صورت میں بیگ اٹھاتی ہے اگر وہ «چانل» یا «ڈیوور» کا ہو ! صحیح بات یہ ہے کہ ہر کسی سے شاندار ہونا چاہئے، لیکن تکلف ناپسندیدہ عمل ہے

اللہ آپ کو بڑھتی ہوئی خواہشات عطا کرے اور کام نہ رکیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن ابو بکر مسجد میں داخل ہوئے اور نبی ﷺ کے پیچھے صف میں نماز پڑھنا چاہتے تھے، تو وہ رکوع میں تھے اور مسلمان بھی ان کے پیچھے تھے۔ جب ابو بکر نے محسوس کیا کہ نبی ﷺ رکوع سے سر اٹھانے والے ہیں، وہ عجلت میں صف میں داخل ہوئے اور رکوع کر گئے اس سے پہلے کہ وہ صف تک پہنچیں اور مصلین کے درمیان کھڑے ہوں۔ جب یہ ختم ہوا

نماز کے ہال میں، ابو بکر نے نماز کے بعد پیش رفت کی اور نبی ﷺ کو بتایا کہ وہ کس طرح سے نماز ادا کر رہا تھا۔ !نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اللہ تمہارے جذبے کو بڑھائے، اور تم مایوس نہ ہو ! مسلمان ہو انہیں یہ نہیں کہا کہ تمہیں چاہئے تھا کہ صف میں کھڑے ہونے سے پہلے رکعت نہ کرو، اور نہ ہی کہا تم دھاڑ کے ہو ابو بکر، اور نہ ہی کہا کہ دوبارہ ایسا مت کرنا، یہ ایک رکعت ہے ! اور تم اسے بعد میں ادا کر سکتے تھے جب تم مسلمان ہوئے ،انہوں نے مثبت پہلوؤں سے آغاز کیا، اللہ تمہیں جذبہ دے انہوں نے ابو بکر کے جذبے کی تعریف کی کہ وہ نماز کی ہر رکعت پیچھے سے پورا کرتا ہے، پھر اسے صحیح طریقہ سکھایا ! صحیح طریقہ اور جب انسان تعریف وصول کرتا ہے تو وہ عام طور پر تنقید کو اس کے بعد خوش دلی سے قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے !یہ لوگوں کے ساتھ تعلقات میں ایک عظیم اصول ہے، تو اس کو اچھی طرح سمجھ لو

مجھے خوشخبری پسند ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: مجھے خوش بختی پسند ہے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ، خوش بختی کیا ہے؟! فرمایا: ایک اچھی بات، جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اسے بتاؤ کہ یہ دن گزر جائیں گے! مریض کی نفسیاتی حالت دوا کے اثر پر شفایابی میں اثر ڈالتی ہے۔

! اور جب تم کسی محبت کرنے والے کے بغیر شخص کے پاس جاؤ تو اسے بتاؤ کہ جنت ملاقات کا مقام ہے، اور جب تم کسی مقروض شخص کے پاس جاؤ تو اسے بتاؤ کہ وقت کے حالات بدلتے ہیں اور راحت قریب ہے ! اور کہ نبی ﷺ وفات پا گئے اور ان کی بکتر یہودی کے پاس رہن ہے اور جب تم کسی بانجھ عورت کے پاس جاؤ تو اسے بتاؤ کہ اولاد رزق ہے، اور دنیا ایک امتحان ہے ! اور کہ عائشہ بنت صدیق وفات پا گئیں اور انہوں نے اولاد نہیں پیدا کی ! اور کہ امید ہمیشہ اللہ پر ہے، پس سارہ نے طویل انتظار کے بعد اولاد پیدا کی، لوگوں کو کسی کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے دلوں کو سہارا دے اور ان میں امید پیدا کرے، اور انہیں بتائے کہ آنے والا وقت اللہ کے اذن سے بہتر ہے، واقعہ یہ نہیں کہ انسان کس طرح مر گیا بلکہ یہ کہ وہ کس طرح زندہ رہا: کچھ اعلی چیز موت کے راستے میں اللہ کے لیے ! وہ اللہ کے راستے میں زندگی گزارنا ہے

باغ کو قبول کرو، اور اسے ایک طلاق دے دو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

صحابیِ جلیل ثابت بن قیس قد چھوٹا قد قامت قد شکل میں بدصورت تھا، اس کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول، ثابت بن قیس، میں اس کے دین اور کردار کو ناپسند نہیں کرتی! لیکن میں اسلام کے دین سے انکار کرنے سے نفرت کرتی ہوں۔ تو اس نے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ اُس کا باغ واپس کر دو؟ وہ باغ جو اس کی مہریہ تھا۔

اس نے کہا: ہاں! حضرت نبی ﷺ نے ثابت سے فرمایا: باغ کو قبول کرو، اور اسے طلاق دے دو ایک طلاق کے طور پر۔ اسلام نے جائز نظر کو اس لئے اجازت دی تاکہ شادی مچھلی خریدنے کے مانند نہ ہو، یوں تعلق عبادت سے بدل کر شرم کو محفوظ رکھنے اور ایک مسلم خاندان بنانے کے عمل میں تبدیل ہو جائے! اس کے بجائے جنگ کے میدان میں نفرت اور بیزاری کے ساتھ بھرتا ہے۔ جیسے کہ نوجوان کے حق میں ہے کہ وہ خوبصورت لڑکی طلب کرے، اسی طرح لڑکی کے حق میں بھی ہے کہ وہ خوبصورت نوجوان طلب کرے، البتہ اگر شادی ہو گئی، تو اصل پر دھیان دینا چاہئے گھر اور خاندان کی حفاظت۔ طلاق اگرچہ جائز ہے لیکن یہ معاشروں کی تباہی اور لوگوں کے نقصان کا سبب بنتی ہے۔ کتنی لڑکیوں نے خوبصورت لڑکے کو چنا اور بعد میں اس کا چہرہ بھی ناپسند کرنے لگیں! کتنے نوجوانوں نے خوبصورت لڑکی کو چنا اور اس کی وجہ سے خواتین سے نفرت کرنے لگے! ہر انسان کا حق ہے کہ وہ خوبصورتی طلب کرے لیکن یقین مانیں، یہ سب کچھ نہیں ہے۔

یہ اللہ کے راستے میں ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے صحابہ بھی موجود تھے، اتنے میں ایک مضبوط جسم والا آدمی ان کے سامنے آیا، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اگر یہ اللہ کی راہ میں ہو تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ چھوٹے بچوں پر محنت کرنے گیا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے! اور اگر یہ بزرگ والدین کی خدمت کرنے گیا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے! اور اگر یہ دکھاوا اور بڑائی دکھانے کے لیے گیا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

!ہر جائز کام کی طرف جانے میں اجر محسوس کریں، وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ ، صبح کو اپنے بچوں کے لیے رزق کے لیے کام پر اٹھنا ، محض نوکری پر جانا نہیں، یہ روزانہ کا جہاد ہے اللہ کی راہ میں۔ ، اپنے گھر میں کام کرنا تاکہ اپنے خاندان کو اچھی خوراک اور صاف کپڑے ملیں !گھریلو کام بوجھ نہیں، یہ روزانہ کا جہاد ہے اللہ کی راہ میں۔ ، کسی بیمار کی عیادت کے لیے جانا محض سماجی رسم نہیں ہے !یہ دل کو خوش کرنا ہے، اور خوش کرنے کا کام اللہ کی راہ میں ہے۔ ، کسی جنازے میں شرکت کرنا، اور لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھنا، محض جانے کا کام نہیں !یہ دل جڑنے اور غمزدہ کی تسلی دینے کا کام ہے، اور یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ ، عبادت، نیکی اور ہمدردی میں زندگی گزارنا سب اللہ کی راہ میں ہے حتی کہ وہ کچھ معمولی لگے !اور اس میں اجر محسوس کریں، اس میں جہاد آپ کے لیے مزید خوشگوار ہوگا۔

تو کیا تم میرے صاحب کو چھوڑ رہے ہو؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ابو بکر اور عمر کے درمیان ایک بہادری بھری مکالمہ ہوئی، جس پر عمر ناراض ہو گیا ! اور ابو بکر نے اسے خوش کرنے کی کوشش کی، مگر وہ راضی نہ ہوا: پھر ابو بکر نبی ﷺ کے پاس گیا اور اس کے چہرے پر غم تھا، پھر عمر پر سکون ہوا، اور ابو بکر کو خوش کرنے کے لئے تلاش کرنے لگا، اسے نبی ﷺ کے پاس پایا، لیکن نبی ﷺ ابو بکر کی ناراضگی کی وجہ سے غصے میں تھے۔

فخشی ابوبکر نے عمر سے کہا اور کہا: یا رسول اللہ، میں ! میں نے ظلم کیا تھا !نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا اور تم نے کہا کہ میں جھوٹ بولتا ہوں اور ابو بکر نے کہا سچ !اور انہوں نے مجھے اپنے نفس اور مال سے تسلی دی، تو کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے ،تاکہ کبھی کبھی تیروں کا تصادم ان کے درمیان ہو اگر کسی نے تصادم میں بچا بھی لیا تو ابو بکر اور عمر تیر کے سردار کی طرح بچ گئے ، لیکن بہت فرق ہے ان لوگوں میں جو جلدی سے صفحہ پلٹ دیتے ہیں ! اور ان لوگوں میں جو ہر اختلاف کو شعلہ جلن والی جنگ کی طرح بناتے ہیں ، اور نبی ﷺ کی وفاداری کو دیکھو، سبھی اس کے صحابہ ہیں لیکن یہ ابو بکر ہے !پس تیر کے ماہر بنو اور ہاتھ مت بھولو جو تم تک بڑھی ہوئی تھی جب دنیا تمہیں سختیوں میں میں بند کر گئی

کیا حال ہے تمہارا، اے معاذ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

معاذ بن جبل نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے ! پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس آتے اور ان کے ساتھ امام بن کر نماز پڑھتے اور قراءت میں طول کیا کرتے تھے، ایک بار انہوں نے زیادہ طول کر دیا، تو ایک نوجوان نے انہیں کھڑے چھوڑ دیا، صف سے نکل گیا اور اکیلے نماز پڑھنے لگا ! معاذ نے اسے کہا: یہ منافقت ہے، نبی ﷺ کو خبر دی جائے، معاذ نے انہیں خبر دی، پھر نوجوان کو بلا کر پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

!تو ں نے کہا: اے رسول اللہ، وہ ہمیں نماز میں طویل کر دیتا ہے ! !نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا تم فتنے والے ہو یا معاذ؟ ، اللہ کے بندوں کو عبادات کی وجہ سے ناگوار نہ کرو ، خطیبوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب وہ منبر پر چڑھتے ہیں تو انکا دل خوش نہیں ہوتا، اور لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں ! اے میرے بھائی، لوگوں کے لیے مصروفیات ہیں، اور ان میں بیمار اور کمزور بھی ہیں اور ہم نے کتنی بار سنا ہے کہ کوئی دور کے مسجد کو ترجیح دیتا ہے تاکہ قریب کے مسجد کا خطیب طویل نہ کرے ! اماموں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ صف میں کھڑے ہوں تو لوگ صرف اس وقت رکوع کرتے ہیں، جب ان کے پاؤں سوج جاتے ہیں اے میرے بھائی، اگر تمہاری آواز تمہیں پسند ہے تو رات طویل ہے، قیام کی نماز پڑھو، لیکن جماعت کی نماز میں ، یہ تمہارا حق نہیں کہ لوگوں کو قید کرو کچھ لوگ وضو صحیح نہیں کر پاتے، اور کچھ مصروف ہیں، اور کچھ ضرورت مند ہیں، تم ، لوگوں کو تمہاری وجہ سے مسجد آنے سے نفرت نہ کرو ! لوگوں کو ان کے دین کی طرف راغب کرو اور انھیں اس سے نہ بھڑکاؤ

جنت کی طرف جاؤ جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے یوم بدر کو دونوں صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر صحابہ کو لڑائی کی ترغیب دی، پھر فرمایا: اٹھو اور جنت کی طرف جاؤ جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی مانند ہے اور عمیر بن حمام اپنی کھجوریں کھا رہا تھا، اس نے کہا: جنت جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی مانند ہے! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں

اس نے کہا، "چھوٹا، چھوٹا۔" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم نے چھڑک یا چھڑک کیوں کہا؟" انہوں نے کہا: "خوش آمدید، اے نبی، براہ کرم اس کے لوگوں میں شامل ہو جاؤ۔" اس نے اس سے کہا، "تم اس کے لوگوں میں سے ایک ہو۔" تو اس نے پھل پھینکے، اور کہا: یہ لمبی عمر کے لیے ہے کھاؤ! پھر اس نے مشرکین کی فوج پر حملہ کیا اور شہید ہونے تک لڑا! ان سب کو مبارک ہو جنہوں نے جہاد کے لیے دروازہ کھولا، اس لیے بہتر ہے کہ اس میں داخل ہو جائیں لہذا اس نے ایک واضح دشمن سے لڑائی کی، زمین پر لفظ ہالا کی بلندی اپنے قانون، نبی کے سنت، اور مسلمانوں کی علامات کے دفاع میں۔ انہوں نے حرام خون نہیں بہایا، اور نہ ہی کسی مسلمان کو اپنی عزت اور دولت کے لیے نقصان پہنچایا۔ انہیں مبارک ہو کہ انہوں نے اپنے گناہوں کو پہلے قطرے پر معاف کر دیا ان کو مبارک ہو کہ انہوں نے قبر کی بغاوت کو یقینی بنایا، ہمارے پاس کافی ہے، تلواروں کی چنگاری کے ساتھ، بغاوت اوہ خدا، تمہارے لیے گواہ!

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں تمہارے اور اس آدمی کے درمیان قرار دے دیا گیا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ابو بکر نبی ﷺ کی زیارت کے لیے آئے اور داخل ہونے سے پہلے عائشہ کو نبی ﷺ پر بلند آواز میں بات کرتے سنا! وہ غصے میں اندر آئے اور کہا: کیا تم نبی اللہ پر اپنی آواز بلند کر رہی ہو؟ اور اپنے ہاتھ کو بلند کیا جیسے مارنے کے لیے، لیکن نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان روک دیا، تو ابو بکر چلے گئے اور اسے چھوڑ دیا، اور نبی ﷺ عائشہ سے کہتے رہے

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں تمہارے اور اس مرد کے درمیان حائل ہو گیا ہوں؟ شوہر اور بیوی کے جھگڑے ایک چیز ہیں، اور زندگی کے ساتھی کے لیے معاملہ آسان کرنا ایک اور چیز! مخلص لوگ وہ ہیں جو جب اتفاق کے لمحات ہوتے ہیں تب جھگڑوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور نبی ﷺ کی عظمت دیکھو کہ ان کی محبوبہ نے ان پر ناراضگی ظاہر نہیں کی، اس نے اپنی آواز انہیں بلند کی، یہ گھروں کا حال ہے، لیکن اس نے اپنے باپ کو اسے نقصان پہنچانے سے روکا۔ اور یہیں تک محدود نہیں رہا، نہ وہ پیچھے ہٹا اور نہ چلا گیا، بلکہ اس نے اسے راضی بھی کیا۔ اس نے جھگڑے کے باب کو جلد ختم کیا، اور موقع کو صلح کے لیے استعمال کیا۔ یقیناً غرور میٹھا ہے، لیکن جوڑے کے درمیان یہ ممدوح نہیں ہے! صفحہ جلد پلٹ دو، گھروں کو صرف ضد میں سختی نے ہی تباہ کیا ہے!

بیشک آپ میں دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں: حلم اور برداشت

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
جب قبیلہ عبد القیس نبی ﷺ کے پاس آیا۔ سب لوگ جلدی میں اس کے پاس گئے، سوائے ان کے سردار اشج عبد القیس کے! وہ رک گیا، اچھی سے اچھی لباس پہنا، خود کو خوشبو سے مہکایا، پھر داخل ہوا۔ نبی ﷺ نے اسے قریب بلایا، اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ تم میں دو خصوصیات ہیں جو اللہ کو پسند ہیں: حلم اور صبر۔

تو نے فرمایا: کیا یہ دونوں فطرتاً بنائے گئے ہیں یا اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعے پرورش پائی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بلکہ یہ دونوں فطری طور پر بنائے گئے ہیں، لوگ مختلف طبائع کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، اور ہم ایک ہی گھر میں دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ سخاوت والے ہوتے ہیں اور بعض کنجوسی میں، کچھ پر سکون ہوتے ہیں اور کچھ غصے والے، کچھ بہادر اور کچھ خود غرض، کچھ بردبار اور کچھ جلد غصہ کرنے والے، سب ایک ہی والدین کے ہوتے ہیں، لیکن یہ سب پودوں کی طرح ہیں، ایک ہی پانی سے پلتے ہیں لیکن ان کی ذات الگ ہوتی ہے، کھانے میں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ دلیل نہیں ہے کہ انسان اپنی فطرت کے پیچھے چل جائے، ورنہ نفس کی مجاہدہ، خواہش کے خلاف ہونا، اور نزعات کو دبانا کہاں رہ جاتا ہے؟ پھر ہم سب پیسہ چاہتے ہیں، کیا یہ فطرت چوری کو ظاہر کرتی ہے؟ ہم سب میں خواہش موجود ہے، کیا یہ جبلت زنا کو ظاہر کرتی ہے؟ بری طبائع کے خلاف مزاحمت جہاد ہے، اور اجر ہمیشہ محنت کے مطابق ہے۔

لیکن اللہ جانتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ ابوذر الغفاری کے ساتھ چل رہے تھے، تو انہوں نے دو بکریوں کو آپس میں ٹکرا رہے پایا! نبی ﷺ نے ابوذر سے فرمایا: اے ابو ذر، کیا تم جانتے ہو کہ یہ آپس میں کس بات پر ٹکرا رہی ہیں؟ ابوذر نے کہا: نہیں! نبی ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ جانتا ہے، اور قیامت کے دن وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

!دنیا آخری منزل نہیں ہے، کیونکہ اللہ کے پاس دشمن آپس میں جمع ہوں گے ،اے وہ غریب عامل جو توہینیں سنتا رہا، اور تیری عزت کو نقصان پہنچا ،اے بھائی جس کا حق اس کے بھائی نے جائیداد میں مار لیا ،اے بیوی جو توہین ہوئی، مارا گیا، نظر انداز کیا گیا، اور ظلم سہہ رہی ہے ،اے پرہیزگار اور پاک شخص جس پر تعصب اور دہشت گردی کا الزام لگایا گیا ،اے وہ جس کو اس کی پاکیزگی میں اذیت پہنچائی گئی اور اس کے بارے میں جھوٹ کہا گیا ،اے وہ جس سے نوکری سفارش کے ذریعے لی گئی ،اللہ وہ ہے جو دو بکرے ایک دوسرے سے ٹکرانے پر فیصلہ کرے گا، وہ تمہارے مقدمات میں بھی فیصلہ کرے گا ،اے سارے ظالمو، تم اللہ کے سامنے کھڑے ہوگے !اور تم اس لمحے کی خواہش کرو گے کہ تم مظلوم ہو، نہ کہ ظالم

کیا آپ جانتے ہیں کہ کون دیوالیہ ہے؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے کہا: مفلس تو ہمارے درمیان وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہے اور نہ مال۔ نبی ﷺ نے فرمایا: مفلس میری امّت میں وہ ہے جو قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکات کے ساتھ آئے گا، لیکن اس نے کسی کو گالیاں دی ہیں، کسی پر الزام لگایا ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی کا خون بہایا ہے اور کسی کو مارا ہے، تو قیامت کے دن اس کے لیے وہ لوگ اس کے نیک اعمال سے حصہ لے لیں گے، اور دوسرے لوگوں کے نیک اعمال بھی دوسرے کو ملیں گے، یہاں تک کہ اس کے نیک اعمال ختم ہو جائیں۔

اس کے گناہوں میں سے لیا گیا اور اسے ڈالا پھر آگ میں پھینک دیا گیا ! کسی اور کے لیے کام کرنا فریب ہے ! جیسا کہ وہ امیر جس کے پاس دس سال تک ایک خادم تھا، جو مر گیا اور اپنی ساری دولت اپنی بیوی کے لیے چھوڑ گئی، پھر بیوی نے خادم کے اخلاق دیکھے اور وہ اس کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئی، تو اسے پسند کیا، پھر اس سے شادی کر لی اور اپنی موروثی ساری دولت اس کے حوالے کر دی۔ خادم نے کہا: میں سمجھتا تھا کہ میں ان سالوں میں امیر کے لیے کام کر رہا ہوں ! لیکن میں نے دریافت کیا کہ وہ ہے جو دولت جمع کرتا اور میرے لیے کام کرتا رہا ! اس لیے اپنی نیکیوں کو کسی حدود تک جمع نہ کرو۔

یہ زمین میں اس سے زیادہ بھرا ہوا ہے اس کے مقابلے میں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

،ایک امیر خوش شکل شخص نبی ﷺ اور ان کے اصحاب کے پاس گزرا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟، انہوں نے کہا: یہ اور اللہ کی قسم، اگر خواہش کرے تو نکاح کروا دیتا ہے، اور اگر سفارش کرے تو سفارش کر دیتا ہے... نبی ﷺ خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا پھر مسلمانوں میں سے ایک غریب شخص گزرا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ اور اللہ کی قسم، اگر وہ رشتہ دے تو دیتا ہے، اور اگر سفارش کرے تو سفارش کرے گا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا: یہ زمین بھر سے بہتر ہے۔ کون سا؟ !فیشن ضروری ہے لیکن تم کیسے جان سکتے ہو کہ اس کے اندر کون سا دل ہے؟ !دولت خوبصورت ہے لیکن تم کیسے جان سکتے ہو کہ یہ پیسہ کس طریقے سے جمع کیا گیا؟ !خوبصورتی پسندیدہ ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ بھیڑ کے چہرے میں بھی بھیڑیا چھپا ہو۔ ،ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ظاہری باتوں پر فیصلہ کریں اور دلوں کے راز اللہ کے پاس چھوڑ دیں۔ ،لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سادہ لوح نہ ہوں اور دنیا کے معیار سے اندھے نہ ہوں۔ ، حقیقی بہادری جم میں وزن اٹھانے میں نہیں ہے !بلکہ یہ کمبل اٹھانے اور فجر کی نماز کے لیے کھڑے ہونے میں ہے۔ اور حقیقی فیشن رسمی سوٹ اور مہنگے کپڑوں میں نہیں ہے !بلکہ یہ دل کی پاکیزگی، نفوس کی پاکیزگی، اور لوگوں کے لیے بھلائی چاہنے میں ہے۔

کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
جب نبی ﷺ غزوۃ احد کے شہداء کو دفن کرنے کی نگرانی کر رہے تھے، فرمایا: عمرو بن الجموح اور عبد اللہ بن حرام کو ایک ہی قبر میں دفن کرو ! کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ! کتنا خوب ہے کہ انسان کو لوگوں میں اس کی نیک صفات کے ذریعے پہچانا جائے ! کہ وہ چل رہا ہو اور کہا جائے: یہ وہ ہے جسے محبت کی گئی، اور سچ کہا جائے، اور وہ گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہو۔

یہ کہ چلتے ہوئے کہا جائے: یہ وہ ہے جو اپنے والدین کی نیکی کرتا ہے اور ان کا احترام کرتا ہے ! یہ کہ صبح جائیں اور کہا جائے: یہ ایماندار ملازم ہے جو رشوت نہیں لیتا ! یہ کہ واپس آئیں اور کہا جائے: یہ وہ ہے جو ہمیشہ اپنی بہن سے ملتا ہے اور اپنے بھائی کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے. یہ کہ آگے بڑھیں اور کہا جائے: یہ وہ ہے جو مسجد میں بہت زیادہ نماز پڑھتا ہے ! کتنا خوب ہے کہ تاجر کو ایماندار، ڈاکٹر کو رحیم، اور ہنر مند کو سچا کہا جائے. کتنا خوب ہے کہ آپ کی خصوصیت آپ کے نام پر غالب آئے. کون اپنے نام کی ضرورت ہے اگر اس کے بدلے اسے پکارا جائے: سچا، محبت کرنے والا، ایماندار، مخلص، مہربان، نیک اور رحم دل. انسان تو اثر ہے، اس لیے اپنے اثرات کو بہترین بنائیں !

یہ ان پر تیر مارنے سے بھی سخت ہے!

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

مسلمانوں اور قریش کے درمیان جنگ صرف تلوار کی لڑائی نہیں تھی، دونوں جماعتیں ایک دوسرے پر اشعار بھی پھینکتی تھیں، اور عرب اپنی شاعری سے اتنا زیادہ ضرب لگاتے تھے جتنا تلوار سے لگاتے تھے: اور نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے شعراء کو قریش کی مذمت کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا! قریش کی مذمت کرو، کیونکہ یہ ان پر پتھروں سے زیادہ سخت اثر ڈالے گی۔

اور آج کل کل کی طرح ہے، اور یہ زمانہ اُس وقت کی طرح ہے آج کی جنگ بھی صرف گولیوں اور بندوقوں کی جنگ نہیں ہے یہ امت ہر جانب سے حملوں کا شکار ہے عقیدے پر جنگ چلائی جا رہی ہے جس کی قیادت الحاد اور غیر دیندار مبلغ کر رہے ہیں فطرت پر جنگ چلائی جا رہی ہے جس کی قیادت انحراف اور ناسازگار اصولوں کے مبلغ کر رہے ہیں خاندان پر جنگ چلائی جا رہی ہے جس کی قیادت غیر محتاط نسوانی افراد کرتے ہیں نسل پر جنگ چلائی جا رہی ہے جس کی قیادت نصاب میں تبدیلی کے مبلغ کر رہے ہیں پس ہر ایک اپنی جگہ سنبھالے مبلغ اپنی مساجد میں، میڈیا والے اپنے چینلز میں، اور لکھاری اپنی تصانیف میں والدین اپنے بچوں کے ساتھ، مائیں اپنے گھروں میں، اور استاد اپنے مدارس میں جنگ کے محاذ وسیع ہیں، لہذا انہیں جواب دیں: کیونکہ یہ ان کے لیے تیر مارنے سے بھی زیادہ شدید ہے!

میرے ان کے درمیان نسبت ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے حسن بن ثابت کو قریش کی مذمت کرنے کے لیے بھیجا ! وہ آیا اور نبی ﷺ سے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں نے اپنے زبان سے ان کے تمام جھوٹ بے نقاب کر دیے ہیں۔ نبی ﷺ نے کہا: جلدی مت کرو، کیونکہ ابوبکر قریش کے نسب کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہیں ! اور میرا بھی ان میں نسب ہے تاکہ میں اپنا نسب آپ تک پہنچا دوں۔ حسن ابوبکر کے پاس گیا، پھر واپس نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا

یا رسول اللہ، ابو بکر نے میرے لئے آپ کی نسل کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ ! کیا ہم ان سے ویسے ہی جدا ہوں جیسے آٹے سے بال جدا کیا جاتا ہے؟ نبی ﷺ کی قریش کے ساتھ دشمنی کے باوجود ان کی نسل کی عزت کم نہ ہوئی۔ اصل میں جو اپنی عزت کو نہیں برملا کرتا، جو اپنے رشتے کی بے حرمتی نہیں کرتا، اور عقیدے کے خلاف نہیں جاتا ! تو آخر خاندانیں اپنی غلاظت کو سماجی رابطے کی ویب سائٹس پر کیوں پھیلا رہی ہیں؟ کیا بھائی اپنے بھائی کی بے عزتی کرے، اور بہو اپنی ساس کو تھپڑ مارے؟ کیوں شوہر کے لئے اس کی عزت کم ہو گئی، اور رشتہ دار کے لئے اس کا خون اور رشتہ کی قدر کم ہو گئی؟ اگر دین سے نہیں روکا جا سکتا تو کردار روک سکتا ہے۔ وقت کی حرمت ہے، اس کی حرمت کو محفوظ رکھو۔

اگر تم اسے کچھ نہ دو تو میں تم پر ایک جھوٹی بات لکھ دوں گا۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ عامر الاسلمی کے گھر بیٹھے ہوئے تھے ! اور عبد اللہ بن عامر بچے تھے۔ ان کی ماں نے کہا: آؤ میں تمہیں دیتی ہوں، تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: اور تم کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ایک کھجور دوں گی ! نبی ﷺ نے ان سے کہا: بے شک اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم پر جھوٹ لکھا جائے گا۔

بچوں کو بیج لگانا اور پودا لگانا ہے اور ہم صرف وہی کاٹتے ہیں جو ہم نے بویا ہے ! جب بچہ خوف پر پرورش پاتا ہے تو وہ جھوٹ سیکھتا ہے ! اور جب وہ تشدد پر پرورش پاتا ہے تو وہ ظلم سیکھتا ہے ! اور جب وہ افراتفری میں پرورش پاتا ہے تو وہ لاپرواہی سیکھتا ہے ! اور جب وہ بے عزتی میں پرورش پاتا ہے تو وہ ذلت کا عادی ہو جاتا ہے ! اور جب وہ خودغرضی میں پرورش پاتا ہے تو وہ لالچ کا عادی ہو جاتا ہے ! اور جب وہ جھوٹ میں پرورش پاتا ہے تو وہ اعتماد کھو دیتا ہے ! اپنے بچوں کو چھوٹا کرتے وقت ضائع نہ کریں پھر ان سے بڑے ہونے پر شکایت نہ کریں ! جو کوئی درندہ پیدا کرتا ہے وہ آخر کار اسی کے ہاتھوں مارا جائے گا !

topqna

کم عمل کرو اور بہت ثواب حاصل کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جو لوہے سے محفوظ تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول، کیا میں لڑوں یا اسلام قبول کروں؟! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو پھر لڑو! تو اس نے اسلام قبول کیا اور پھر لڑا، اور مارا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے کم کیا اور اجر زیادہ پایا۔

اسلام قبول کریں اور پھر لڑائی کریں! عقیدے کو تلوار سے پہلے رکھیں، کیونکہ بغیر عقیدے کی تلوار جرم کا آلہ بن جاتی ہے! منزل سے پہلے راستہ دیکھیں، کیونکہ غلط راستے پر لڑاکا راہزن بن جاتا ہے! جماعت سے پہلے پرچم رکھیں، کیونکہ بڑی تعداد بھی بس ایک ریوڑ سے زیادہ نہیں ہو سکتی! معرکے سے پہلے میدان دیکھیں، کیونکہ خون جو اپنے مقام پر نہ بہے سستا ہے! دشمن کو سب سے پہلے سمجھیں، کیونکہ احمق اپنے لوگوں سے لڑ کر اپنا ناک خود توڑ دیتا ہے! پورے اخلاق کسی انسان کی شفاعت نہیں کر سکتے، اگر وہ کافر ہو! لیکن اخلاق پر ایمان رکھنا! ایک لنگڑا ایمان ہے

اس دروازے سے جنت کے ایک شخص داخل ہوتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان مسجد میں بیٹھے تھے، تو فرمایا: اس دروازے سے ایک آدمی جنت کے اہل میں سے داخل ہوگا، پھر عبد اللہ بن سالم داخل ہوئے، تو وہ سب کھڑے ہوئے اور انہیں یہ بات بتائی ! انہوں نے کہا: میں ایک کمزور بندہ ہوں، اور سب سے زیادہ میں اللہ سے جو امید رکھتا ہوں وہ ہے کہ میرا سینہ صاف ہے ! صاف سینہ دنیا میں بھی جنت ہے اس سے پہلے کہ وہ آخرت میں جنت بنے۔

انسان جو اپنے دل کو کینہ اور نفرت سے بھرتا ہے، وہ کبھی کسی کے ساتھ خوشی کا مزہ نہیں پائے گا، اور نہ ہی کسی کے ساتھ خوشی ہوگی۔ اور جو انسان حسد سے بھرا ہوا ہے وہ نعمتوں کے لطف کو اپنے پاس نہیں پائے گا، کیونکہ وہ دوسروں کے ہاتھ میں موجود نعمتوں کی تلخی کا تجربہ کرتا ہے۔ اور جو انسان نفرت میں مصروف ہے اس کے پاس کسی سے محبت کرنے کا وقت نہیں ہوتا، بلکہ آپ اسے اپنا ہی ناپسند کرتے ہوئے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے دل میں کینہ نہ رکھیں، کیونکہ کینہ سے بھرا دل قبر کے مترادف ہے۔ موازنہ کرنے میں مشغول نہ رہیں، کیونکہ جو موازنہ میں مشغول ہے وہ سکون سے محروم ہوتا ہے۔ اور حسد سے بھرے نہ رہیں، کیونکہ یہ اللہ کی طاقت کے ساتھ بدتمیزی ہے۔

یہ غداری ہے فالن بن فالن

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب سے وفاداری کے بارے میں بیان کیا، اگر اللہ پہلے اور آخر والوں کو قیامت کے دن جمع کرے! ہر دھوکہ باز کے لیے ایک پرچم بلند کیا جائے گا، کہا جائے گا: یہ دھوکہ ہے فلاں بن فلاں، سب لوگ تمہارے ساتھ راستے کے آخر تک نہیں چلیں گے! کچھ لوگ تمہاری زندگی میں کچھ عرصے کے لیے ہوتے ہیں، جو ختم نہیں ہوا وہ تمہارے لیے نہیں ہے۔

یاد رکھو ملنے کے دنوں کی حرمت، اور راز نہ توڑو! کمزوریوں پر نہ ٹکراؤ، گرے ہوئے دودھ پر نہ روؤ! صفحہ پلٹو، اپنی زندگی جیو، اور آگے بڑھو بغیر پیچھے دیکھے۔ ایک دفن شدہ قبر نہ کھودو، اور بھرے ہوئے زخم کی کھال نہ اُتارو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس میں خوش رہنے کی کوشش کرو، اور دوسروں کے لیے خوشی کی خواہش کرو۔ اپنے دل کو رنجشوں سے خراب نہ کرو، اور نہ غائب ہونے والوں کی نگرانی سے برباد کرو۔ اپنے دل کا اچھے سے خیال رکھو، یہ وہ واحد چیز ہے جو تمہارے ساتھ آخر تک ہوگی! زخم دینے والا لفظ نہ لکھو، اور میدان چھوڑ دو کیونکہ لڑائی ختم ہو چکی ہے! شکار اب پراسرار نہیں رہا، اور ہر وقت کے نقصان توہین آمیز ہیں!

اس نے عہد کے ساتھ خیانت کی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

قریش نے ابو رافع کو اپنی طرف سے نبی ﷺ کے پاس بھیجا، وہ مدینہ میں ٹھہرا جب تک کہ نبی ﷺ نے اس کے لیے جواب نہ لکھ دیا ! اس نے صحابہ کے اخلاق کو قریب سے دیکھا، اور فیصلہ کیا کہ وہ اسلام قبول کرے گا ! اس نے کہا: یا رسول اللہ، میں اللہ کی قسم واپس ان کے پاس نہیں جاؤں گا، تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: میں وعدے کو نہیں توڑتا، اور رسولوں کو نہیں روکوں۔

! لیکن قریش کی طرف واپس جاؤ، اگر جو کچھ تمہارے دل میں ہے ابھی، تو واپس جاؤ ! ابو رافع نے نبی ﷺ کا پیغام قریش کے پاس پہنچایا، پھر واپس مدینہ آ کر اسلام قبول کیا ،قریش شرک پر تھی اور نبی ﷺ نے اس کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیا ! وعدہ کفار کے ساتھ ویسا ہی پورا کیا جاتا ہے جیسا مسلمان کے ساتھ کیا جاتا ہے، اپنے وعدے کو پورا کرو، اور اپنے قول کے قابل رہو ! قبائل کو صرف اس زبانی بات سے نہیں باندھا جاتا جو وہ معاہدوں میں کرتے ہیں ،ہمیشہ یاد رکھو کہ ہر غدار کے لیے قیامت کے دن ایک پرچم ہے ! لوگوں سے زمین محشر میں کہا گیا: یہ غداری ہے

ہمیں بصیر کی طرف چلیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی بنی واقف سے تھا جو انصار کی ایک بستی تھی، وہ اندھا تھا اور نبی ﷺ اس سے ملنا چاہتے تھے، تو انہوں نے اپنے صحابہ سے کہا: !چلو ہم اس بصیر کے پاس چلیں جو بنی واقف میں ہے تاکہ ہم اس کی عیادت کریں !عرب سب اقوام میں اپنے کلمات کے انتخاب میں سب سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں، اور ان میں سے ایک نبی بھی تھا، وہ کسی کو بھی جلا ہوا درست کہہ کر پکارا کرتے تاکہ اس کی شفاء کی تمنا ظاہر کی جا سکے۔

قافلے کا نام اسی لیے رکھا تاکہ اس کے واپسی کی خوشی ہو۔ اور نبی ﷺ نے اندھے کو بصیر کہا۔ اپنے الفاظ کو سوچ سمجھ کر چنیں، کیونکہ کچھ باتیں تکلیف دے سکتی ہیں۔ اپنی تبصروں کو ہلکا کریں، کیونکہ ایک بے وقوف تبصرہ کسی کے دن کو خراب کر سکتا ہے۔ بدصورت مواد بھی خوبصورت انداز میں کہا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ بدصورت انداز خوبصورت مواد کو خراب کر سکتا ہے۔ چینی لوگ اپنے مثالی کہاوت میں کہتے ہیں: اگر آپ مسکرانے سے قاصر ہیں تو دکان نہ کھولیں ! ان کا مطلب ہے کہ خوش مزاجی سامان فروخت کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی طرح نرم لہجہ اور الفاظ کا چناؤ انسان کو دوسروں کے پاس قبولیت دلاتے ہیں !

وال لوگ اسے اپنی ماں کی طرح پسند کرتے ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک نوجوان نے نبی ﷺ سے کہا: اے رسول اللہ، مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیں! جو لوگ اس کے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے اسے منع کیا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، جب وہ قریب آیا اور بیٹھ گیا! نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا تم اپنی ماں سے محبت کرتے ہو؟ نوجوان نے کہا: نہیں بالکل نہیں، اللہ آپ کو میری جان قربان کرے! پھر نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنی ماؤں سے محبت کرتے ہیں۔

پھر اس نے ہر بار اپنے قریبی رشتہ دار کی کسی عورت کے لیے اسے بلایا اور پوچھا کہ کیا تم اسے پسند کرتے ہو! اور نوجوان ہر بار کہتا: اللہ کی قسم، اللہ نے مجھے تمہارے لیے قربان کر دیا! جو کچھ بھی تم دوسروں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو، وہ اپنے لیے بھی بس ماپ لو! اگر تم اسے پسند کرو تو کرو، اور اگر ناپسند کرو تو چھوڑ دو! وہ تعلق جو تم اپنے گھر والوں کے لیے پسند نہیں کرتے، اسے دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ قائم کرو! جو بات تم دوسروں سے سننا پسند نہیں کرتے، وہ دوسروں سے سناؤ بھی مت! اپنی زندگی ایک اصول پر گزارو: لوگوں کے لیے وہ پیش کرو جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے لیے کریں۔

خوشخبری سنو اے ماں عالم کی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
مرض ہوئی ام العالء، صحابی جلیل حکیم بن حزام کی خالہ: تو نبی ﷺ ان کی عیادت کو آئے، پھر انھوں نے ان سے فرمایا، خوش ہو جاؤ، اے ام العالء، کیونکہ مسلمان کی بیماری اللہ میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے، جیسے آگ سونے اور چاندی کی نجاست کو مٹا دیتی ہے۔

اپنے دل کو توحید کے ساتھ اللہ کے لیے تازہ کریں، اور نبی ﷺ کے لیے رسالت کے ساتھ، اور ایمان کے ساتھ خوشخبری سنیں کہ سب کام خیر میں ہیں۔ جو نعمت شکر کے لئے ہے اس کا اجر ہے، اور جو مصیبت صبر کے ساتھ برداشت کی جائے اس کا بھی اجر ہے۔ یہ دین ہے جس کے کانٹے پر مومن کو اللہ اپنے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور جو الغم اور تھکن مومن کو پہنچتی ہیں ان میں اس کے لئے کفارہ ہے۔ یہ دین ہے جس میں انسان کو محبت کے لئے اجر ملتا ہے: اور جو آدمی اپنی عورت کے منہ میں ایک نوالہ ڈالتا ہے اس کے لئے صدقہ ہے۔ لہٰذا ہر دکھ کو محسوب کریں، کیونکہ صبر کے ساتھ درد میں آہ و بکا ذکر کے مترادف ہے۔ اور ہر درد کے لئے شکر گزار ہوں، کیونکہ شکر مومن کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ یہ رب رحیم ہے، اور اللہ مہربان ہے، اس کی رحمت تو اس کی آزمائشوں میں بھی واضح ہوتی ہے۔

یہ تک کہ ایک لقمہ اپنے بیوی کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

سعد بن عبد اللہ بن أبي وقاص بیمار ہوا، اور نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے آئے۔ سعد نے سوچا کہ اس بیماری میں وہ مر جائے گا، اس لیے اس نے اجازت چاہی کہ وہ اپنے مال کا دو تہائی صدقہ کر دے، نبی ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ پھر اس نے نصف مال صدقہ کرنے کی اجازت چاہی، نبی ﷺ نے اسے بھی روکا۔ پھر اس نے ایک تہائی مال صدقہ کرنے کی اجازت مانگی، تو نبی ﷺ نے اسے ایک تہائی مال صدقہ کرنے کی اجازت دے دی اور فرمایا: اگر تم اپنے وارثوں کو امیر چھوڑ دو تو یہ بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو جو لوگوں سے بھی مانگتے پھریں۔

میں وہ شخص نہیں جو خرچ کرتا ہے اور اس خرچ سے اللہ کا وجہ طلب کرتا ہے، مگر اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا! یہاں تک کہ ایک لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو! نیت عادات کو عبادت بنا دیتی ہے، اس لیے اپنی نیتیں ہمیشہ اللہ کے لیے رکھو. جو کھانا تم اپنی فیملی کے لیے خریدتے ہو اسے فرض کے تصور سے نہ جوڑو! اس میں ثواب محسوس کرو، کیونکہ ہر ترجگر میں صدقہ ہے. اور جو مال تم اپنے والدین کو دیتے ہو اسے حقیقت کے تصور سے نہ جوڑو! اس میں نیکی محسوس کرو اور دل پر بلند کر کے پڑھو: اور والدین کے ساتھ احسان. اپنی بہن سے ملاقات کو خاندانی فرائض کے تصور سے نہ جوڑو! اس میں رشتہ داری کا احساس پیدا کرو اور یاد رکھو کہ یہ عرش سے جڑا ہوا ہے. لوگوں کے اعمال مشابہ ہیں لیکن ان کی نیتیں مختلف ہیں! اس لیے اپنی نیت ہمیشہ اللہ کے لیے رکھو.

تو اسے اپنی مصیبت پر فخر ہونا چاہیئے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ جس مرض میں وفات پائی، اس میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں، اور جب مسلمان نماز پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے عائشہ کے حجرے سے انہیں دیکھا، تو اللہ کی حمد وثنا کی اور جو اجتماع اور ان کی حالت اچھی دیکھی اس کی تعریف کی، پھر انہوں نے بیماری کی کثرت کے باوجود ان کے پاس آکر انہیں آنے والے حالات کے تسلی دی۔

اے لوگو، جو بھی مومن کسی مصیبت کا شکار ہو، وہ اپنی مصیبت پر مجھے یاد کرے جو مجھے اس مصیبت سے پہنچی جو اس پر میرے بغیر آئی! میرا امتی کوئی بھی مصیبت میرے بعد اس پر ایسی سخت نہ آئے جو میرے مصیبت سے زیادہ ہو۔ اور اللہ کے واسطے دنیا میں ہمیں کچھ بھی نہیں ملا سوائے نبی ﷺ کو دیکھنے کے! باقی سب چھوٹی چیزیں ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی، اور چھوٹی باتیں جن پر دھیان نہیں دیا جاتا۔ جب بھی تم سے دنیا کا کوئی چیز چھوٹ جائے تو کہو، یہ چھوٹی ہے، مجھ سے جس چیز نے زیادہ چھوٹا ہے۔ اور جب بھی تم کسی عزیز کو کھو دو تو کہو: میں نے اس سے پہلے کسی اور عزیز کو کھو دیا تھا۔ دنیا، اے میرے دوست، قیام کی جگہ نہیں بلکہ رخصت کی جگہ ہے! ہم سب زمین پر چلتی ہوئی جنازے ہیں، فرق صرف وقت کا ہے۔

قسم لے کر کہو اگر تم میری گواہی دو گے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ اس کی ماں نے اپنے والد سے درخواست کی کہ وہ اسے مال دے، مگر اس میں نفی و تاخیر کرتا رہا ایک سال تک، پھر اسے خیال آیا کہ وہ منظوری دے ! اس نے کہا: میں راضی نہیں ہوں جب تک آپ ﷺ شہادت نہ دیں کہ جو میں نے بیٹے کو دیا ہے۔ تو میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا، اور میں اس وقت ایک لڑکا تھا، اور نبی ﷺ کے پاس آئے ! اس نے کہا: یا رسول اللہ، اس کی ماں کو پسند ہے کہ آپ اس پر شہادت دیں کہ جو میں نے اسے دیا ہے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے بشیر، کیا تیرے اس کے علاوہ اور بھی اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے ان سب کو وہی دیا جو تُو نے اس بچے کو دیا؟ انہوں نے کہا: نہیں ! نبی ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے گواہ نہ ٹھہراؤ، کیونکہ میں جھوٹ پر گواہی نہیں دیتا ! وراثتوں کا قانون اللہ نے خون کے تعلق کی وجہ سے بنایا ہے، محبت کے تعلق کی وجہ سے نہیں۔ انسان اپنے دل پر قابو نہیں پا سکتا، اور کبھی کبھی باپ کو کوئی ایک بچہ دوسرے سے زیادہ عزیز ہو جاتا ہے۔ لیکن عطیات اور وراثت میں عدل فرض ہے، اور اللہ نے سب کو برابر کیا ہے۔ favoritism بھائیوں کے درمیان بغض پیدا کرتا ہے اور ان کے اتحاد کو توڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ محبت کو چھپانا چاہئے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے دل یعقوب کے پیار کے سوا کچھ نہیں پھاڑیں۔ انہیں ان کے کام پر کوئی عذر نہیں تھا، لیکن ان کی کہانیوں میں سبق ہے جسے ہم سیکھ سکتے ہیں۔

مجھے خوف تھا کہ تمہاری دولت اس پر غالب نہ آجائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب نبی ﷺ اپنے صحابہ سے بات کر رہے تھے، ایک آدمی غریبوں میں سے آیا اور ایک امیر کے پاس بیٹھ گیا، تو امیر نے اس سے اپنے کپڑے کھینچ لیے۔ نبی ﷺ کا چہرہ بدل گیا اور انہوں نے امیر سے کہا: کیا تم ڈرتے ہو کہ تمہارا مال اس پر اثر کرے، اور اس کا فقر تم پر اثر کرے؟

انہوں نے کہا: اے رسول اللہ، کیا یہ امیر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تمہاری دولت تمہیں جہنم کی طرف بلاتی ہے، اور اس کی غربت اسے جنت کی طرف بلاتی ہے۔ انہوں نے پوچھا: تو مجھے کس چیز سے بچائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا تحمل کرنا۔ انہوں نے کہا: میں کروں گا، اے رسول اللہ۔ فقیر نے کہا: مجھے اس میں کوئی ضرورت نہیں۔ نبی ﷺ نے امیر سے فرمایا: استغفار کرو اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔ دولت عیب نہیں، عیب یہ ہے کہ تم غریبوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو۔ عہدہ عیب نہیں، عیب یہ ہے کہ تم لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھو۔ تعلیم عیب نہیں، عیب یہ ہے کہ تم غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھو۔ ہر کوئی اس دنیا میں ممکن تھا کہ تمہاری جگہ ہو اور تم اس کی جگہ۔ لہٰذا اللہ کی نعمتوں پر اللہ کے بندوں پر غرور نہ کرو۔

اللہ عمر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان چل رہے تھے اور عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر نے کہا: اور اللہ کے لیے، تم سب چیزوں سے زیادہ میرے لیے محبوب ہو، سوائے میرے اپنے نفس کے! نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہاں تک کہ میں تمہارے لیے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں! عمر نے کہا: اب، اللہ کے لیے، تم میرے لیے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہو! نبی ﷺ نے فرمایا: اب، اے عمر

نبی ﷺ سے محبت تین میدانوں میں ہے، اگر یہ تینوں جمع ہو جائیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے۔ پہلا: یہ یاد رکھنا کہ یہ دین آپ تک پہنچنے کے لیے کتنی مشکلیں برداشت کی گئی ہیں! طائف میں پتھراؤ برداشت کیا، غار حرا میں محاصرہ ہوا، احد میں ان کا سر زخمی ہوا، جادوگر، پاگل اور جھوٹا کہا گیا، پھر یہ دنیا چھوڑ دی زہر یہودی کے اثر سے۔ دوسرا: ان پر کثرت سے درود بھیجنا، کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا زیادہ ذکر کرتا ہے! اپنے زبان کو ان پر درود کے ساتھ تر رکھو، یہ تمہاری پریشانی کو دور کرے گا اور تمہارے گناہ معاف ہوں گے۔ تیسرا: محبت کی سب سے خوبصورت شکل تقلید ہے، اپنی محبت کو عمل کی صورت میں ظاہر کرو۔ رحم دل رہو کیونکہ وہ رحم دل تھے، نرم مزاج رہو کیونکہ وہ نرمی والے تھے، اخلاق مند رہو کیونکہ وہ اخلاق مند تھے۔ جو حکم کریں اسے انجام دو، اور جو منع کریں اس سے پرہیز کرو۔ اور اس کے علاوہ محبت کمزور ہو جاتی ہے، اس لیے کوشش کرو کہ یہ مکمل ہو جائے۔

اپنی بیچنے والی چیز کو صدقے کے ذریعے فروخت کریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ بازار سے گزر رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا: اے تاجروں! بیش کی فروخت میں لغو اور قسم آتی ہے، تو اپنی فروخت کو صدقے کے ساتھ ملا دو، اگر تم تاجر ہو تو اپنے منافع میں صدقہ رکھو! شاید تم نے کسی مال پر قسم کھائی ہو، یا تم میں تاجر کی وہ عادت ہو جو مال کو بیچنے کے لیے ہوتی ہے، اور اگر تم ملازم ہو تو تنخواہ وصول کرنے کے وقت اپنے لیے صدقہ رکھو۔

فالتأكد من أنك لم تتأخر عن العمل يوماً، أو عملت على مشروع فلم يأت متقناً كما هو مطلوب، أو ربما غضبت على مراجع، أو أزعجت عملاء، وإن كنت متعاقداً فاجعل لك عند نهاية المشروع صدقة! فلعله في المواصفات شيء مخالف للعقد. نحن بشر في نهاية المطاف ولسنا آلات تعمل بكفاءة واحدة. من هو المدرس الذي يعلم كل حصصه بنفس الإتقان؟! ومن هو الحرفي الذي يصلح كل الأشياء بنفس الإخلاص؟! ومن هو الكاتب الذي يكتب كل مقالاته بنفس الجودة؟! شيء من الصدقة بعد استيفاء الأجور يجبر الله به الزلل.

وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کے دور میں ایک آدمی تھا جس کا نام عبد اللہ تھا، اور وہ خوش اخلاق اور مزاحیہ تھا، نبی ﷺ کبھی کبھار اس سے مل کر ہنستے تھے، اور عبد اللہ شراب پینے کا عادی تھا، اس لیے نبی ﷺ نے اسے حد کے طور پر کوڑا مارا، پھر اس نے دوبارہ شراب پی، تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا اور نبی ﷺ نے اسے کوڑا مارنے کا حکم دیا! تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا! اللہ اسے قیامت میں اس کام کے لیے زیادہ نافرمان بنا دے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اسے نہیں لعنت دو، اور اللہ واقعی میں نہیں جانتا مگر یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ یہ کلام گناہوں کی توجیہہ دینے یا ان کے ارتکاب کے حق میں نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں میں گناہوں میں مبتلا افراد کے بارے میں نظر کو تبدیل کرنے کے لیے ہے، اور ہم سب مبتلا ہیں، لیکن پاک ہے وہ جو اپنا پردہ ہم پر ڈالے، اور لوگوں کے سامنے ہمارے بہترین پہلو کو ظاہر کرے۔ ہر انسان میں نیکی کا بیج ہے، لہٰذا جنت اور دوزخ کی چابیاں برداشت کریں، جو چھپائی نہیں جا سکتیں۔ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور نبی ﷺ سے محبت کریں تو ان کے ساتھ نرمی برتو، اور جو نماز نہیں پڑھتا وہ جنگ کی چنگاری روشن کرتا ہے، اس کے سامنے ہاتھ پکڑ کر اسے رہنمائی دو، اور جو روزہ رکھتا ہے اور دل میں نماز کی روشنی نہیں ہے تو اسے بجھاؤ نہیں۔ لوگوں کے ساتھ نرمی برتو کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی اپنی طاقت سے قائم نہیں ہوتا لیکن اللہ مددگار ہے، اور مسلمانوں کے زیادہ گناہگار کمزوری کی وجہ سے نافرمانی کرتے ہیں، نہ کہ تکبر اور ظلم سے، لہٰذا اللہ کا شکر کرو کہ وہ تمہیں صحت و تندرستی عطا فرماتا ہے، نہ الزام دو، نہ تمسخر کرو، نہ سخت رویہ اختیار کرو۔ مثال کے طور پر، اللہ ان لوگوں کے لیے پیغمبروں کو بھیجتا ہے۔ مبارک ہو اس کے لیے جو پیغمبروں کے اعمال انجام دیتا ہے۔

صدقات میں بہترین وہ ہے جو دولت کے فراوان ہونے پر دی جائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جب نبی ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان تھے، تب ایک شخص آیا جس کے پاس سونے کا ایک انڈا تھا! اس نے کہا: یہ میں نے حاصل کیا ہے، اسے لے لو یہ صدقہ ہے، میرے پاس اور کچھ نہیں! نبی ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا، پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا! نبی ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا، پھر وہ جس طرف نبی ﷺ نے منہ موڑا تھا اسی طرف سے آیا، نبی ﷺ نے اسے لے کر پھینکا لیکن اس پر نہیں لگا۔

پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک جو کچھ رکھتا ہے وہ لائے، پھر کہے یہ صدقہ ہے! پھر بیٹھ کر لوگوں کو برہمی سے دیکھتا ہے! سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو فراخی سے دیا جائے دنیا کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں، اور وقت حادثات سے بھرا ہوا ہے، اور مومن ہوشیار اور سمجھدار ہوتا ہے جو تبدیلی کے لیے منصوبہ بناتا ہے، اور حادثات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہتا ہے یہ دنیا اسباب کا گھر ہے، اور اسباب کو اختیار کرنا مومن کی حکمت اور اچھی تدبیر ہے تم اپنی جان کو سمندر میں نہ پھینکو صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جب کہ تم تیرنا نہیں جانتے تم تیرنا سیکھتے ہو پھر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے سمندر میں اترتے ہو نبی ﷺ کو ناپسند تھا کہ آدمی اپنے سارے مال سے صدقہ دے جب اللہ نے کعب بن مالک پر رحمت کی، اس نے کہا: میری توبت یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے کنارہ کش ہو جاؤں! تو نبی ﷺ نے اسے کہا: اپنے کچھ مال کو اپنے پاس رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے

اپنا سامان سڑک پر پھینک دو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نے نبی ﷺ سے اپنے پڑوسی کی تکلیف کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: صبر کرو، پھر کچھ عرصے بعد وہ دوبارہ آیا اور اپنی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو! پھر تیسرے موقع پر فرمایا: جاؤ اور اپنے سامان کو سڑک پر ڈال دو، تو وہ شخص اپنے گھر کا سامان سڑک پر لے آیا، اور لوگ اس سے سبب پوچھتے، تو وہ بتا دیتا کہ یہ اس نے اپنے پڑوسی کی وجہ سے کیا، اور لوگ اسے لعنت بھیجنے لگے۔

ایک برا پڑوسی اچانک نبی ﷺ کے پاس آیا اور شکایت کرنے لگا کہ لوگوں نے اس کے ساتھ برا سلوک کیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا بھگتنا پڑا؟ اس نے کہا: وہ مجھے لعنت دیتے ہیں! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اللہ نے تمہیں پہلے ہی لعنت دی ہے اس نے کہا: اللہ کی قسم میں وعدہ کرتا ہوں کہ دوبارہ نہیں آؤں گا! نبی ﷺ نے اپنے پڑوسی کو بھیج کر کہا: اپنا سامان اٹھاؤ، تمہارا حق پورا کر دیا گیا کبھی کبھی اذیت ہماری برداشت سے بڑھ جاتی ہے! اور سب سے برا بات یہ ہے کہ لوگ صبر کو کمزوری سمجھ لیتے ہیں تو وہ اسے جاری رکھتے ہیں اسی لئے کبھی کبھی تمہیں اپنا سامان سڑک پر لے جانا چاہئے! جو ظلم پر راضی ہے وہ زیادہ حلم والا نہیں بلکہ بزدل ہوتا ہے شکایت عدالت، سوشل میڈیا، محلے کے معززین سے رجوع، سامان باہر نکالنا دل کا قتل ہے اے دوست کسی گناہ میں تمہیں نہیں رلاتا بلکہ کسی گناہ میں تمہیں چھپا دیتا ہے

سمجھنے والا مجھ میں سے ہے، اور میں ان میں سے ہوں

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کو لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کا ساتھ پسند تھا: ایک دن آپ نے اپنے صحابہ سے کہا، آپ نے ابو موسیٰ الاشعری کے قوم کی تعریف کی، الاشعری جب لشکر کشی میں،بیوہ ہوتے یا ان کے بچوں کا کھانا مدینہ میں کم ہوتا، تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ایک ہی کپڑے میں ہوتا ! پھر وہ اسے ایک ہی برتن میں برابر بانٹ لیتے، وہ لوگ میرے ہیں اور میں ان میں ہوں۔

اگر آپ اپنے درد اور ضرورت کو محسوس کرتے ہیں تو آپ زندہ ہیں ! اور اگر آپ لوگوں کے درد اور ضروریات کو محسوس کرتے ہیں تو آپ انسان ہیں ! مومن کو مومن کے مصیبت پر غم ہوتا ہے چاہے وہ مصیبت میں بتلا نہ بھی ہو اگر آپ نے مسلمانوں کو زلزلے کے باعث ملبے کے نیچے دیکھا اور آپ کا دل نہ پسیجا تو اپنے اسلام کا جائزہ لیں اگر آپ نے مسلمانوں کے گھروں کو سیلاب بہاتا دیکھا اور آپ کو دکھ نہ ہوا تو اپنے عقیدے کا جائزہ لیں اگر آپ نے بیمار کو علاج کے اخراجات ادا کرنے سے عاجز دیکھا اور آپ کے دل میں مدد کا خیال بھی نہ آیا تو آپ کے سینے میں دل کی جگہ پتھر ہے اگر آپ نے یتیم کو بھوکا سوتے دیکھا اور اپنے گھر سے اس کے لئے کھانا نہیں لے گئے تو ایمان آپ کے گوشت و ہڈی میں شامل نہیں ہوا

اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ پر پڑھوں

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ابو بن کعب کو طلب کیا تو وہ آیا، اس سے کہا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ پڑھوں، «..علیک» جو کافروں کے لیے نہیں تھا، تو ابو بن کعب نے کہا: اور میرے لیے بھی؟ ! نبی ﷺ نے کہا: ہاں، میرے لیے بھی ہے، پھر ابو بہت ڈر اور خوف کی حالت میں رونے لگے، اور اپنی زندگی کے آخر تک کہتے رہے۔

فخر کے ساتھ: میں وہی ہوں جس نے کہا کہ میں رب ہوں ! اور وجہ یہ ہے کہ میرے والد بن کعب کے علاوہ کسی اور کو نہیں، بلکہ انہوں نے صحابہ کو قرآن پڑھایا۔ عظیم اسلام نے اپنی بلندی تک پہنچائی کیونکہ وہ صحیح آدمی کو صحیح مقام پر رکھتے تھے۔ ابو بکر خالد بن الولید سے بہتر ہیں، لیکن جنگ میں خالد مسلمانوں کے لیے زیادہ مفید ہے ! عمر بن الخطاب اُبی سے بہتر ہیں، لیکن اُبی وحی کی زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔ ریاست کا آدمی حدیث اور فقہ کے لیے مناسب نہیں ہو سکتا، اور فوج کا کمانڈر یونیورسٹی کے استاد کے لیے مناسب نہیں ہو سکتا، اور ماہر ڈاکٹر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کامیاب وزیر بن سکتا ہے۔ ابو ذر کی فضیلت، ان کی صحبت، ان کی صداقت، اور اسلام میں ان کی بھرپور تاریخ کے باوجود، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں، تم دو کے اوپر حکم نہ دو اور یتیم کا مال نہ سنبھالو۔ ابو ذر کے لیے ولایت ان پر بوجھ بڑھانا اور ان سے جو طاقت نکلتی نہیں، وہ کام لینا اور لوگوں کے مفادات ضائع کرنا ہے ! کثرت عبادات اس مقام کے لیے کافی نہیں کہ وہ کسی عہدے کی ذمہ داری سنبھالیں، ہر شخص کو وہاں رکھو جہاں وہ درست ہے۔

وال لذی مرت س و ی

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کو یہ پسند تھا کہ انسان کے پاس کوئی پیشہ ہو جس سے وہ کما سکے اور انہوں نے ایک بار اپنے صحابہ سے فرمایا: یحییٰ علیہ السلام نجاری کرتے تھے، اور وہ ناپسند کرتے تھے کہ آدمی صدقہ مانگے جبکہ وہ کام کرنے کے قابل ہو! انہوں نے کہا: مالدار کے لئے صدقہ جائز نہیں، اور صحت مند کے لئے بھی نہیں! آج کل بھیک مانگنا ایک پیشہ بن گیا ہے اور یہ اب ضرورت نہیں رہی۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک صحت مند جسم والا آدمی کسی دیوار سے ٹکرائے اور اسے توڑ دے تو وہ لوگوں سے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کی مثالیں نہ دیں کیونکہ اس سے آپ برے رویے اور بدصورت منظر کو بڑھاوا دیں گے۔ اندلس کے لوگ اگر بھکاری میں کوئی معذوری نہ دیکھتے تو اسے ڈانٹتے اور محنت کرنے کی ترغیب دیتے، اور صدقہ نہ دیتے۔ یہ ان کے علم و حکمت عملی کا حصہ تھا، نہ کہ ان کی کنجوسی اور کمی۔

جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اب تم پر جنت کے ایک شخص کا جلوہ ہوگا، ایک انصاری شخص داخل ہوا جس کی داڑھی وضو کے اثر سے پانی سے ٹپک رہی تھی، اگلے دن نبی ﷺ نے اپنی بات دوبارہ دہرائی، تو وہ شخص خود داخل ہوا! تیسرے دن نبی ﷺ نے اپنی بات دوبارہ دہرائی، تب وہی شخص داخل ہوتا ہے: عبد اللہ بن عمرو بن العاص اس شخص کے گھر گئے اور اسے کہا

اپنے باپ سے جھگڑا نہ کرو، اگر تم نے چاہا کہ تم مجھے تین دن کے لیے اپنے پاس رکنے دو! وہ تین دن وہاں رہے، تو انہوں نے صحابہ سے زیادہ عبادت نہیں پائی۔ پھر ان کو بتایا کہ یہ ایک چال ہے تاکہ دیکھا جا سکے کہ نبی ﷺ نے جنت والوں کے بارے میں کیا کہا تھا۔ تو اس شخص نے کہا: میرے پاس عبادت کے سوا کچھ نہیں ہے جو تم نے دیکھا، سوائے اس کے کہ میں اپنے اندر مسلمانوں سے زیادہ کفر نہیں پاتا، اور میں کسی پر حسد نہیں کرتا کہ اللہ نے اسے کیا دیا۔ عبد اللہ نے کہا: یہ وہی ہے جو تم تک پہنچا، اور ہم برداشت نہیں کر سکتے، یہ تمہارے دل کی اصل حالت ہے، پھر تمہارے لیے نقصان نہیں کہ تم نے صرف فرائض ادا کی ہیں۔ لوگوں کو ان کی تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔ اپنے بھائی کی لغزش پر اتنا دکھ محسوس کرو جیسے تم ہی لغزش پاتے، اور اس کے گناہ پر جیسے تم ہی گناہ کرتے۔ لوگوں کے لیے برکت کی دعا کرو، کیونکہ انہوں نے اللہ سے تمہارے بغیر کچھ لیا ہے۔ صرف بیمار ہی وہ ہیں جو لوگوں کی نعمتوں کے زوال کی خواہش کرتے ہیں۔

عجبهللا منصنيعكما

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
پیغامبر ﷺ کے پاس ایک مہمان آئے اور ان کے زوجات کے گھروں میں کچھ نہیں تھا سوائے پانی کے۔ انہوں نے اپنے بیٹھنے والوں سے کہا: آج رات اس کی میزبانی کون کرے گا، اللہ اسے رحمت دے؟ ایک شخص جو انصار میں سے تھا، بولے: میں، اے اللہ کے رسول، اور انہوں نے اپنی زوجہ سے کہا: یہ اللہ کے رسول کا مہمان ہے، اس کے لیے کھانا تیار کرو۔ انہوں نے کہا: میرے پاس صرف میرے بچوں کا کھانا ہے۔

اور دونوں والدین کی نیند کو ترجیح دینے پر متفق ہوگئے، اور بیوی اٹھ کر یوں ظاہر کرتی ہے کہ وہ چراغ درست کر رہی ہے اور اسے بجھاتی ہے۔ پھر ظالم میں وہ مہمان کو دکھاتے ہیں کہ وہ کھا رہے ہیں، جبکہ وہ خود واحد ہی کھاتا ہے تاکہ سیر ہو جائے۔ پس وہ بھوکے سو گئے، اور مہمان سیر ہو کر سو گیا۔ صبح کے وقت نبی ﷺ نے مرد سے فرمایا: اللہ تمہارے عمل پر حیران ہوا! غربت کوئی عیب نہیں، اور دولت کوئی شرمندگی نہیں، اہم بات انسان کے اخلاق ہیں دونوں حالات میں۔ تصور کرو کہ نبی ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کے گھروں میں ایک مہمان کے لیے بھی کھانا نہیں پایا۔ اور دینے کا بھی ادب ہے، یعنی کسی کو اپنی صدقہ سے محروم کرنا اس سے بہتر ہے کہ اسے دیں اور اسے شرمندہ کریں اور اس کی عزت کو مجروح کریں۔ اور انصاری اور اس کی بیوی نے چراغ صرف اس لیے نہیں بجھایا کہ مہمان کی شرمندگی دور ہو جائے۔

بلاشبہ شہر میں کچھ راز ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
تبوک کی غزوہ سے واپسی کے راستے میں، نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا، کہ مدینہ میں ایسے مرد ہیں کہ تم جتنی دوری طے کرو، اور جتنی وادی پار کرو، وہ تمہارے ساتھ ہوتے، اور تمہارے اجر میں شریک ہوتے، اگرچہ ان پر عذر حائل ہو! مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔ ابن سلول نے بہت بار نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، لیکن وہ نافرمان جہنم میں ہے۔

یہ کہ یہ خوبصورت عمل بری نیت نے خراب کر دیا۔ اس کے برعکس، کچھ صحابہ اس غزوے سے محروم رہے لیکن انہوں نے پورا اجر پایا! یہ کہ یہ جہاد سے دور رہنا اس کے پیچھے ایک دل تھا جو ٹوٹ رہا تھا کیونکہ یہ ممکن نہ ہو سکا۔ اپنی نیتوں کو درست کریں، کیونکہ انہی پر آپ کو اجر اور ثواب ملتا ہے۔ کتنے ہی آسان اعمال ہیں جنہیں نیک نیت نے توازن میں پہاڑ بنا دیا! اور کتنے اعمال ہیں جو پہاڑ کے مانند تھے، لیکن برے نیت سے وہ مٹکوں کے برابر بھی نہ ہوئے۔

میں نے ایک لفظ کہا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ہماری والدہ عائشہ ایک دن نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھی تھیں: تو انہوں نے ان سے کہا ! تم قد میں چھوٹی ہونے کے لحاظ سے صفیہ سے کافی ہو وغیرہ ! نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ، تم نے ایک بات کہی ہے، اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو بھی مل نہ پائے گی، بہت سے اعمال کا ماخذ انسانی فطرت ہے نہ کہ ایمان ! تو ایمان فطرت کو ختم نہیں کرتا بلکہ اسے سنوار دیتا ہے

عائشہ ایمان کا پہاڑ ہے لیکن وہ عورت ہے اور یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنی سوگاتی سے حسد کرے۔ اور پہلے سارہ بھی ایمان کا پہاڑ تھی، اور وہ ہاجرہ سے حسد کرتی تھی جب ابراہیم علیہ السلام کا دل اس کے اور اس کے بیٹے پر لگ گیا۔ ایمان میں وہ مٹی کے جذبے کو نہیں مارتا جس سے ہمیں بنایا گیا ہے، لیکن وہ اسے سنوارتا ہے تاکہ ہم نہ چھوٹیں، اور اگر وہ چھوٹ جائے تو وہ جلد واپس آجائے۔ ایمان نے نوح علیہ السلام میں والدین کے جذبات کو ختم نہیں کیا، وہ اپنے بیٹے کی موت پر دکھ پائے۔ (کفر میں) اور کہا: "رب إن ابني من أهلي !"۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسے اس میں واپس جانے سے روکا تو وہ فوراً رک گیا۔ اے لوگوں: لوگ ہمیشہ لوگوں رہیں گے۔

جو غلام خریدتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک بدو جس کا نام 'ظاھر' تھا عادتاً صحرا سے شہر آتا رہتا تھا۔ اس کا چہرہ بد شکل تھا، لیکن اس کا دل چینی کے ٹکڑے کی طرح میٹھا تھا، اور نبی ﷺ اسے پسند کرتے تھے اور کبھی کبھار اسے مزاحیہ انداز میں چھڑکتے بھی۔ ایک دن نبی ﷺ اس کے پیچھے آئے اور اسے پیچھے سے گلے لگایا! اور مزاح کرتے ہوئے پکارا: کون غلام خریدے گا؟

!!تو زاہر نے کہا: یا رسول اللہ، اگر اللہ چاہے تو مجھے بے اثر پاؤ گے !!آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن اللہ کے نزدیک تم بُھاری ہو !!نبی ﷺ سب سے زیادہ غمگین تھے لیکن انہوں نے اپنے غم کو انسانیت پر غالب نہیں آنے دیا !!وہ ایک بہترین زوج، ایک پیار کرنے والے والد، ایک نرم دل پڑوسی، اور ایک وفادار دوست تھے !! اور یہ دیکھو، وہ زاہر سے مذاق کر رہے ہیں اور وہ تو صرف ایک سادہ سی چلنے پھرنے والی دکاندار تھیں !!پھر اپنے دل سے اس پر غور کرو: لیکن اللہ کے نزدیک تم بُھاری ہو !!یہ اہم نہیں کہ لوگ آپ کو کیا سمجھیں، اہم یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک آپ کون ہیں !!لوگ آپ کو ناواقف سمجھے، لیکن جب آپ ہاتھ بلند کریں اور دعا کریں !!فرشتے کہتے ہیں: یا اللہ، یہ آواز ایک معروف بندے کی ایک معروف آواز ہے !!اگر مرنے کے بعد کوئی آپ کو یاد نہیں کرے، لیکن آپ کے مسجد جانے اور سجدہ کرنے کی جگہ پر لوگ آپ کے لیے روتے ہیں !!یہی سارا جلال ہے، اگر آپ نے یہ حاصل کر لیا تو جلال کا کچھ بھی ضائع نہیں ہوا

ابر البر، لقي عبد الله بن عمر بن الخطاب في أحد أسفاره أعرابياً

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

اس نے اس سے کہا: کیا تم فلان بن فلان نہیں ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، پھر اس نے اسے ایک گدھا دیا کہ اس پر سوار ہو، اور ایک کپڑا دیا کہ پہنے، اور ایک عمامہ کہ اپنے سر پر باندھے! اس کے ساتھیوں نے کہا: یہ صحرا کے لوگ ہیں، اور وہ تھوڑے پر خوش ہو جاتے ہیں، تم نے اس کے لیے بہت زیادہ دیا ہے۔ اس نے کہا: اس کے والد عمر بن خطاب کے دوست تھے، اور میں نے نبی ﷺ سے سنا۔

کہتا ہے: نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد سے رشتہ داری رکھے، اپنے والدین کے دوست تلاش کریں اور ان سے سلام کریں، کتنی بڑی نیکی ہے اگر ماں کی دوست بیمار ہو اور آپ اس سے ملاقات کرنے جائیں! گویا آپ کہہ رہے ہیں: آپ کی تکلیف: اور لاکھوں آنکھیں عزت کرتی ہیں، اور کتنی بڑی نیکی ہے کہ آپ اپنے والد کے دوست سے ملیں اور گرمجوشی سے مصافحہ کریں، اور اگر آپ جانیں کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے تو فوراً پوری کریں! والدین کی نیکی ان کی موت سے ختم نہیں ہوتی، یہ عبادت ہے جو آپ کی موت تک جاری رہتی ہے۔

تاکہ میں اسے آؤں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
روز فتح مکہ، ابو بکر اپنے گھر گئے اور اپنے والد ابو قحافہ، جو کہ بڑاپے میں تھے، نابینا ہو چکے تھے اور ان کے پاؤں انہیں لے کر نہیں جا سکتے تھے، اپنے پاس لے آئے تاکہ نبی ﷺ کے پاس لے جا کر دعا کر سکیں اور سلام کریں ! نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے بزرگ کو اپنے گھر میں چھوڑ دیا تاکہ میں خود اسے لینے آؤں؟ ابو بکر نے کہا: وہ تم تک چل کر آنے کے لیے زیادہ مستحق ہے بجائے اس کے کہ آپ خود اس کے پاس جائیں۔

نبی ﷺ نے ابو قحافہ کے سینے پر ہاتھ رکھا اور ان سے فرمایا: اسلام قبول کرو ! ابو قحافہ نے اسلام قبول کر لیا، اور اسی دن ابو بکر نے بہت خوشی سے شدت سے رویا، وہ شخص جس کے ہاتھ سے بڑے صحابہ نے اسلام قبول کیا، اللہ نے اس کے والد کے اسلام دینے کی وجہ سے اسے عزت دی، کیا خوب ہے اللہ کا وعدہ ! انعام بھی کام کے جُزاؤ کے مطابق ہے ! دیکھو نبی ﷺ کی نرمی: کیا تم نے گھر میں بزرگ کو چھوڑ دیا ! ہر بزرگ سے والد کے طور پر پیش آؤ، اور ہر بوڑھی عورت سے والدہ کے طور پر، انسان اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جسم کی کمزوری اور طاقت کے زوال سے ٹوٹ جاتا ہے ! اور کوئی چیز اس زوال کو ٹھیک نہیں کر سکتی سوائے اس عزت و توقیر کے جو اسے آس پاس والوں سے ملتی ہے۔

سب کچھ باقی ہے سوائے اس کے کندھے کے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ کے گھر میں ایک بکری ذبح کی، تو آپ نے اپنے اہل خانہ کو اس کا صدقہ دینے کا حکم دیا اور کچھ کام کے لیے باہر نکل گئے، جب وہ واپس آئے تو انہوں نے عائشہ سے بکری کے بارے میں پوچھا کہ: کیا کچھ باقی ہے؟ ! عائشہ نے کہا: کچھ باقی نہیں سوائے اس کے کاندھے کے ! آپ نے فرمایا: یہ سب باقی ہے سوائے کاندھے کے ! جو مال ہم اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہیں وہ ہمارا نہیں ہے۔

یہ دکان، بازار، ایندھن اسٹیشن، پانی اور بجلی کے بل ہیں، پھر طویل جد و جہد کے بعد معیشت اور بچت میں جو کچھ بچتا ہے وہ وارثین کے پاس جاتا ہے ! ہمارا اصل مال وہ ہے جو ہم آج اللہ کے پاس بچاتے ہیں تاکہ کل وہاں پائیں۔ کتنا عظیم بینک ہے، اور کیا بچت ہے ! حلال کمائی کی کھجور کو صدقہ دے دو جو تم صرف اللہ کے لیے دیتے ہو، رحمان اسے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور تمہارے لیے صاف کرتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پہاڑ کی طرح پاؤ گے۔ قبور کی دیواروں پر لکھا کچھ سب سے خوبصورت چیز: یہاں تمہارے پاس تمہارے مال میں سے کچھ نہیں ہے، سوائے اس کے جو تم سے پہلے پہنچ گیا۔

آدمی اُس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک عربی جنگل کی طرح بلند آواز کے ساتھ آیا اور پکارا: اے محمد۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: خاموش رہو۔ صحابہ نے اس سے کہا: پناہ ہو تم پر، اپنی آواز کو نرم کرو کیونکہ تم نبی ﷺ کے پاس ہو! اور ہمیں سے منع کیا گیا ہے کہ ہم اس کے پاس اپنی آواز بلند کریں۔ اس نے کہا: اور نہیں، میں آواز نہیں نرم کروں گا۔

پھر فرمایا: اے محمد، انسان لوگوں سے محبت کرتا ہے اور ان کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ ایک عظیم درس یہ ہے: ہر عمل کو جو تہذیب کے بغیر ہو، ذاتی طور پر نہ لینا۔ لوگ مختلف طباع، عادات، عقل اور ماحول کے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ سب سے پیچیدہ فکری مسائل کو اعتدال سے بحث کرتے ہیں، جیسے کہ وہ قرآن میں پڑھ رہے ہوں۔ اور کچھ لوگ فٹ بال پر بحث کرتے ہیں جیسے کہ جنگ میں ہوں۔ ایک بدوی شخص، جس میں صحرا کی سختی، ماحول کا سختی اور چرائی کی شدت رہی، نبی ﷺ کو پکارا: اے محمد، یوں بلا لقب نبوت کے۔ اور اس کے باوجود نبی ﷺ اسی لہجے میں جواب دیتے ہیں: ہاؤم، یعنی سنیں، آپ کی بات سننا چاہتا ہوں۔

تم اُس کے ساتھ ہو جسے تم نے پسند کیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس سے کہا: قیامت کب آئے گی؟ ! نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس کے لیے بہت نماز، اور روزے، اور صدقہ کیا ہے ! لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں ! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جن سے تم محبت رکھتے ہو

اے ہمارے قسمت، ہم نبی ﷺ اور ان کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، ہم ابو بکر، عمر، عثمان، علی، خالد اور عائشہ سے محبت کرتے ہیں، اور ہم ہر اس شخص سے محبت کرتے ہیں جس سے وہ محبت کرے، اور جس کی مدد اور حمایت کرے ! ہر شخص جس کے ساتھ تمہیں قیامت کے دن ہونا خوشی نہ دے، فوراً اس کی محبت اپنے دل سے نکال دو، کیونکہ محبت بھی عبادت ہے۔

topqna

سوائے ان کے زبانوں کے پھل کے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

معاذ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون چیزیں اسے جنت میں داخل کرائیں گی اور آگ سے بچائیں گی، تو نبی ﷺ نے عبادات کے ساتھ اس کے لیے کچھ اقسام بیان کیں اور پھر اس سے کہا: اے معاذ، کیا میں تجھے سب کچھ بتاؤں جو تمہیں اس کا مالک بنائیں گا؟ معاذ نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پر ہاتھ رکھا اور کہا: یہ تمہارے لیے کافی ہے۔

معاذ سے کہا: اے اللہ کے نبی، کیا ہم اپنی باتوں کی وجہ سے بھی پکڑے جائیں گے؟ انہوں نے کہا: تمہاری ماں کا سینہ خالی ہو جائے، اے معاذ! کیا لوگ آگ میں صرف اپنے چہروں پر نہیں ڈالا جاتا مگر جو کچھ زبان سے برآمد ہوتا ہے؟ یہ زبان ہڈیوں میں نہیں لیکن ہڈیاں توڑ دیتی ہے، کتنے لوگوں نے ایک تکلیف دہ لفظ کی وجہ سے رات کو نیند نہیں لی! کتنی لڑکیوں کی شادی ایک جھوٹے لفظ کی وجہ سے رک گئی! کتنے لوگوں نے ایک چغلی لفظ کی وجہ سے اپنی نوکری کھو دی! کتنی دوستیوں کا بندھن ایک دل فریب لفظ کی وجہ سے ٹوٹ گیا! اپنے الفاظ کو دھیان سے چنیں، اپنے جوابات محتاط طور پر دیں، اور اپنی وضاحتیں غور و فکر کے ساتھ کریں۔ اور یاد رکھیں! ہم سوشل میڈیا نہیں بھرتے، ہم صفحات بھرتے ہیں!

کوئی چیز دنیا سے اس کی جگہ تک نہیں اٹھاتا

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کے پاس ایک تیز رفتار اونٹنی تھی جس کا نام العضباء تھا، اور لوگ اپنے اونٹوں کے ساتھ دوڑ میں حصہ لیتے تھے تو نبی ﷺ بھی اپنی اونٹنی سے ان کے ساتھ دوڑ لگاتے تھے۔ صحابہ بہت خوش ہوتے تھے جب العضباء جیت جاتی۔ ایک دن ایک عرب شخص اپنے اونٹ کے ساتھ آیا اور العضباء سے مقابلہ کیا، اور اپنے اونٹ سے اسے پیچھے چھوڑ دیا، جس پر صحابہ افسردہ ہوئے اور کہا: العضباء پیچھے رہ گئی۔

نبی ﷺ نے ان سے کہا: واقعی اللہ کا حق ہے کہ وہ دنیا کی کسی چیز کو نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اسے رکھ دیتا ہے۔ زندگی کو اس کے تمام پہلوؤں سے الگ تھلگ کر لینا دین میں کسی طور پر نہیں ہے، دین ہمیں چاہتا ہے کہ ہم زندگی میں غرق ہوں۔ دین کے مطابق زندگی گزاریں۔ ہم ہنستے ہیں، ملتے ہیں، بازاروں میں جاتے ہیں، سیر و تفریح کے لیے نکلتے ہیں، زندگی اللہ کے سایے میں جنت ہے، اسی بنیاد پر اسے جئیں۔ اپنی جان کو مباح چیزوں سے خوش کرنا جائز ہے، بلکہ مستحب بھی ہے۔ یہ لوگوں کی عادات، ان کی جائز دلچسپیوں، اور ان کے مشروع روایات سے لیا گیا ہے۔ یہ تقویٰ سے نہیں بلکہ مذموم سخت گیری سے ہے۔ نبی ﷺ سب سے پرہیزگار اور سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور وہ اونٹ دوڑ میں بھی حصہ لیتے تھے! نرمی طاقت کو شکست دیتی ہے، ہمیشہ محفوظ رخ بنیں، غمزدہ کے آنسو پونچھیں، مایوس کے کندھے پر ہاتھ رکھیں، گم شدہ کو گلے لگائیں، غائب کا حال پوچھیں، اس کے لیے کسی خارق العادت نظر کی ضرورت نہیں۔ صرف انسان بنیں!

جنگ ایک دھوکہ ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے فرمایا جنگ، اور محبت نہیں کہی ! لیکن دھوکے بازوں نے راء کو باء اور حاء کے درمیان ڈال دیا، اللہ سے ڈرو لوگوں کے دلوں میں، زبان سے مت کہو جو دل میں نہیں، اور ہاتھ کو پکڑے رکھو جبکہ دل میں یہ خیال ہو کہ اسے چھوڑ دو۔

کسی راہ پر چلیں بغیر کسی سنجیدہ نیت کے پہنچنے کی۔ جھوٹا وعدہ نہ کریں جو آپ پورا کرنا نہیں چاہتے۔ کسی کے دل میں موم بتی جلائیں اور پھر اسے بجھا دیں۔ شاید یہ کوئی راستہ نہ ہو، لیکن وہ اس میں آپ کے ساتھ چلا، امید لیے کہ وہ اپنی منزل تک پہنچے گا۔ جب آپ کسی انسان کا خواب توڑتے ہیں تو آپ نے اس کی زندگی بھی توڑ دی ہے۔ دل توڑنا وہ آواز نہیں کرتا جیسا ہڈی ٹوٹنے کی آواز، لیکن یہ زیادہ دردناک ہے !

topqna

یار، اے ابوبکر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ ابو بکر کے گھر آئے اور ان سے کہا: مجھے ہجرت کی اجازت دیں۔ ابو بکر نے کہا: صحبت، یا رسول اللہ ﷺ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: صحبت، یا ابو بکر۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، میرے پاس دو اونٹنی ہیں جو میں نے سفر کے لیے تیار کی ہیں، ایک لے لو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی قیمت دے کر لے لو، یا ابو بکر، میں ایسا اونٹ پر سوار نہیں ہوگا جو میرا نہیں۔

نبی ﷺ چاہتے تھے کہ وہ خود اس کی قیمت ادا کریں تاکہ یہ ہجرت خود ان کی ذات اور مال کے ذریعے ہو۔ ورنہ ہمیشہ ابو بکرؓ نے اپنے مال سے دیا، اور ہمیشہ نبی ﷺ نے ان سے قبول کیا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ نیک طرز عمل سے پیش آئیں، چاہے وہ کاغذ اور قلم کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی ضروریات کو سمجھیں اور ان کو پورا کریں اس سے پہلے کہ وہ مانگیں، کیونکہ برا دوست وہ ہے جسے دوست سے یہ ضرورت پڑے کہ وہ طلب کرے۔ یہ اس بات کے باوجود کہ یہ اخلاق کے خلاف نہیں کہ حقوق ادا کیے جائیں اور قیمتیں ادا کی جائیں۔ ہر انسان بدعنوان یا مالدار نہیں ہوتا، اور ہر کوئی اپنے دوست کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔ مگر بھلائی اور نیکی دوستوں کے درمیان اخلاق کی اعلیٰ ترین خصوصیت رہتی ہے۔

دولت واقعی دل کی دولت ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ابوذر سے فرمایا: اے ابوذر، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ مال والا ہی غنی ہے؟ ابوذر نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کم مال والا ہی فقیر ہے؟ ابوذر نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: حقیقی غنی دل کی غنا ہے، اور حقیقی فقر دل کا فقر ہے۔

!ہر تھوڑا چیز اطمینان کے ساتھ بہت ہے، اور ہر زیادہ چیز حوس کے ساتھ کم ہے ،ہم میں سے ہر ایک ایک غریب کو جانتا ہے جس کی جیب میں دولت نہیں مگر دل میں دولت ہے ! اور ایک امیر کو جانتا ہے جس کے مال میں دولت ہے مگر حوس نے اس کے دل کو کھا گیا ہے اس لیے وہ کبھی مطمئن نہیں ہوتا اللہ آپ کے لیے جو کچھ مقرر فرمائے اس پر راضی رہو ! تم دنیا کے سب سے امیر انسان ہو ! اور دوسروں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے نظر ہٹاؤ، اپنے پاس جو کچھ ہے اس سے خوش رہو ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ سب سے سخت عذاب ہیں جو انسان پر ڈھائے جاتے ہیں !کہ اس کے دل میں اس کی غربت پیدا کر دی جائے، اور اس کی ذات میں بھوک پیدا کر دی جائے ، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے خوبصورت نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ ! اس کے دل میں اس کی دولت رکھ دی جائے، اور اس کی ذات میں اسے سیرابی نصیب ہو

اور خوش مزاج شخص نعمتوں میں سے ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان تھے تو انہوں نے دولت کے ذکر میں گفتگو کی، تو آپ نے ان سے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اس کے لیے دولت میں کوئی حرج نہیں! اور صحت، جو قدردانی سے بڑی ہے، دولت سے بہتر ہے، اور مطمئن دل نعمت سے بہتر ہے، جب تم پر بیماری نازل ہو اور تم صبر کرو، اور جب تم پر نعمت نازل ہو اور تم شکر کرو۔

یہ کہ آپ کسی عزیز کو کھو دیں اور پھر آپ کو اُس کی قسمت پر خوش ہونا نصیب ہو۔ ! یہ کہ آپ کی روزی تنگ ہوجائے اور پھر آپ ایمان رکھیں کہ خوبرو خدا حکمت کے سوا کسی کو نہیں روکتا۔ یہ کہ آپ خوبصورت گھر دیکھیں اور مالک کے لیے برکت کی دعا کریں۔ اور یہ کہ آپ لگژری کار اپنی آنکھوں سے دیکھیں لیکن اپنے دل سے نہیں اور مالک کے لیے اللہ سے کامیابی مانگیں۔ یہ کہ آپ شوہر اور بیوی کو محبت اور الفت کے ساتھ دیکھیں اور ان کے لیے اللہ سے برکت مانگیں۔ ! یہ کہ کسی اور کو ملازمت ملے اور آپ اللہ سے اُس کی اس میں مدد مانگیں۔ لوگوں کے لیے خیر خواہ ہونا وہ جدوجہد ہے جو ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ ! جب آپ ایسے ہوں تو دنیا کی سختی آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گی کیونکہ آپ کی جنت آپ کے دل میں ہے۔

قادست قوم وہ ہے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیا جائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عربی شخص نبی ﷺ کے پاس دین کا معاملہ لے کر آیا، تو اس نے وقت سے پہلے وصولی کی درخواست کی، نبی ﷺ نے اسے سخت جواب دیا، یہاں تک کہ وہ جرات کر کے کہنے لگا: میں آپ کو مشکل میں ڈال دوں گا اگر آپ نے میرا حق ادا نہ کیا! صحابہ نے اسے اس وقت پکڑ لیا اور کہا: وایو، کیا تم جانتے ہو کہ تم کس سے بات کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں! نبی ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: حق رکھنے والے کے ساتھ ایسا کرنا ٹھیک ہے۔

پس اس نے خولہ بنت قیس کے پاس بھیجا اور اس سے قرض لیا اور عربی کو اس کا دین دیا۔ پھر کہا: 'اللہ کی قسم، کوئی امت وہ نہیں جس میں کمزور کو اس کا حق بلا تردد ملے۔' یعنی وہ اپنا حق حاصل کرے بغیر کسی نقصان کے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ضرورت مند بے پروائی کر سکتا ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں۔ اور حق کا مالک اسے سخت انداز میں طلب کر سکتا ہے۔ ظلم کا شکار بیوی اپنی حالت سے باہر ہو سکتی ہے اگر وہ شکایت کرے۔ اور کام کرنے والا جس نے اپنا حق کھایا ہے، بدنامی کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ لیکن یہ سب نیاپن اور سختی ان کے حقوق کو ضائع نہیں کرتی۔ حق طلب کرنے والے کو سبق دینا، تعلیم میں، اس کا حق ادا کرنے سے پہلے اضافی مثالی ہے، پہلے تکلیف دور کریں، اور حقوق واپس کریں، پھر نصیحت کریں۔

اور تم نیکی میں کسی چیز کی تحقیر نہ کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
سلیم بن جابر نبی ﷺ کے پاس نصیحت طلب کرنے آیا، نبی ﷺ نے اسے فرمایا: تم پر واجب ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور نیکی میں کسی چیز کو کم نہ سمجھو، چاہے اگر تم پانی کے برتن سے پانی نکالو، یہ نیکی ہے، یا تم اپنی گاڑی روک کر بلی کو سڑک پار کرنے دو، یہ نیکی ہے، یا کسی بوڑھی عورت کے لیے بھاری تھیلا اٹھاؤ، یہ نیکی ہے۔

اور یہ کہ کسی معذور کو اس کی کرسی پر مدد سے کھینچنا، اور کسی کام والے کو پانی کی بوتل دینا معروف ہے، اور یہ کہ دو شادی شدہ لوگوں میں صلح کروانا، جن کے درمیان اختلاف پیدا ہوا، معروف ہے، اور یہ کہ اپنے پڑوسی کو کھانے کا پیالہ تحفے میں دینا معروف ہے، اور بیمار کی مدد کرنا اور اسے علاج دلوانا معروف ہے، اور یہ کہ کسی انسان کی کسی گناہ میں پردہ پوشی کرنا معروف ہے، خدا تک پہنچنے کے راستے سب مخلوقات کی سانسوں کی تعداد کے برابر ہیں! اے افسوس، جس کے سامنے راستے زیادہ تھے لیکن وہ نہیں چلا!

میں نے یہی چاہا تھا اے رسول اللہ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

اسید بن حضیر لوگوں میں عقلمند اور معزز شخصیتوں میں سے تھا، اور اس میں مزاح کا بھی حسن تھا! اور جب وہ لوگوں سے بات کر رہا تھا اور انہیں چھیڑ رہا اور ہنسا رہا تھا! تب نبی ﷺ نے اسے کمر پر مسواک سے تھپکی دی! اسید نے کہا: مجھے صبر کرنے دے، یعنی مجھے اس تھپکی کا بدلہ لینے دے! نبی ﷺ نے اسے کہا: صبر کرو۔

اسید نے فرمایا: تم پر قمیص ہے، اور مجھ پر قمیص نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے قمیص اُٹھا لیا، پھر اسید نے انھیں گلے لگایا اور ان کے پیٹ پر بوسہ دیا اور کہا: میں نے یہی چاہا تھا یا رسول اللہ! ہم اللہ کی قسم قسم قسم قسم اگر ہم تمہارے ساتھ یہ حالات گزاریں یا رسول اللہ! ہم چاہتے تھے کہ جب وحی نازل ہوئی تمہیں گلے لگاتے اور اپنے ہاتھوں سے تمہیں کھانا کھلاتے محاصرے میں۔ ہم چاہتے تھے کہ تم سے پتھر لیتے طائف میں اور سخت ضرب اُحد میں۔ ہم چاہتے تھے کہ تمہیں تسلی دیتے جب تمہارے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا اور تمہارے چچا حمزہ شہید ہوئے۔ ہم اللہ کی قسم چاہتے تھے کہ ہم تمہارے لیے یہودی کی زہر آلود بھیڑ کھاتے، لیکن ہم تمہاری بات سے تسلی پاتے ہیں: تمہاری ملاقات کا وعدہ پانی والے حوض پر ہے۔

اللہ آپ کو مصیبت سے بچائے، علی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حدیبیہ کے صلح میں سہیل بن عمرو کو یہ پسند نہیں آیا کہ دستاویز میں لکھا جائے، یہ محمد رسول اللہ ﷺ اور قریش میں جو طے پایا ہے، اس نے ان سے کہا: اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ سے نہیں روک پاتے، لیکن! لکھیں: یہ محمد ابن عبداللہ اور قریش کے درمیان جو طے پایا ہے۔ نبی ﷺ نے کہا: اسے مٹا دو علی اور لکھو محمد ابن عبداللہ۔

علی نے کہا: اللہ کی قسم! اسے کبھی مٹاؤں نہ، یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے علی سے کہا کہ وہ اسے دکھائیں اور پھر خود اس کو مٹایا: :مٹاؤ، یا علی، یہ ایک جملہ نہیں بلکہ ایک طرزِ زندگی ہے - !شکلیات پر چھلانگ لگانے اور مواد پر توجہ دینے کی اہمیت - ! فضول بحث میں وقت ضائع نہ کرنے اور نتائج پر توجہ دینے کی ضرورت - ! عاجلے نقصان کی پرواہ نہ کرنا تاکہ حکمتِ عملی کی فتح حاصل ہو - ! کبھی کبھی وقت پیچھے ہٹنا آگے بڑھنے کے لئے ضروری ہو سکتا ہے - ! ہم عنوانات پیدا کرتے ہیں، وہ ہمیں نہیں بناتے - ! ظالمی پر بے توجہی سب سے مؤثر طریقہ ہے - ! اور علی سے ایک اور عبرت انگیز درس: مفادات کے وقت اصولوں کو غائب نہ ہونے دینا

یہ سبق آپ کو ابو بکر نے دیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ ابو بکر اور عمر بھی تھے، اور دیکھیں ایک شخص کھڑا قرآن تلاوت کر رہا ہے، نبی ﷺ رکے اور اسے سننے لگے ! پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہے کہ قرآن کو ویسے ہی پڑھے جیسے نازل کیا ہوا، وہ ابن ام مسعود کی تلاوت پڑھے ! ابو بکر اور عمر کو معلوم ہوا کہ قاری عبداللہ بن مسعود ہیں، جب صبح ہوئی تو عمر عبداللہ بن مسعود کے پاس خوشخبری دینے گئے۔

ابن مسعود نے کہا: تم سے پہلے ابو بکر آگے بڑھ گیا ہے، لوگوں کی کامیابی تمہارا ناکام ہونا نہیں، اور ان کا مال تمہاری کمی نہیں، اپنے دل کو صاف رکھو، لوگوں سے محبت کرو، اور ان کے لیے بھلائی کی تمنا کرو، ہمیشہ یاد رکھو کہ صاف دل جنت تک پہنچنے کا سب سے مختصر راستہ ہے، اچھی خوشخبری پہنچاؤ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام ہدایت پہنچاتے تھے، اور جیسے نوح علیہ السلام کی کبوتر نے طوفان کے ختم ہونے کی خوشخبری دی، لوگوں کے درمیان بھلائی کے ساتھ چلو، اور انسان کے لیے اچھی بات کہو جو اس کی غیر موجودگی میں کہی جائے، اور بُری باتوں کو راز میں رکھو جو تم نے سنی ہیں، شیطان کے رسول بن کر غیبت نہ کرو۔

لم میں شیطان کے ساتھ بیٹھتا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نے ابو بکر کو گالیاں دی، تو ابو بکر اس پر خاموش رہے اور جواب نہ دیا، تو نبی ﷺ ابو بکر کے حلم اور صبر پر مسکرائے، جب کہ اس شخص نے گالیوں میں اضافہ کیا، ابو بکر نے اس کے کچھ الفاظ کا جواب دیا، تو نبی ﷺ غصے میں اٹھ کر مجلس چھوڑ دی ! پھر ابو بکر نے ان کا پیچھا کیا اور کہا: وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا جب آپ بیٹھے تھے، جب میں نے جواب دیا تو آپ غصہ ہوئے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں بچا رہا تھا، جب تم نے اس پر جوابی حرکات کیں، تو شیطان گر گیا، اور میں شیطان کے ساتھ قیام نہیں کرتا تھا۔ چوڑو اور نیچے گرنے والے کو اپنے مقام تک اُترانے کی اجازت نہ دو ! جب تم کسی خسِیص سے اس کے ہتھیار سے لڑتے ہو، تو تم اس کے برابر ہو جاتے ہو، اور بدتمیزی کا جواب بدتمیزی سے دو، اسی طرح، اگر ہر صاحبِ فضیلت اپنے آپ کو نادان کے برابر لے جائے تو، اس زمین پر کوئی صاحبِ فضیلت باقی نہ رہے گا ! یہ ضروری نہیں کہ تم ہر لڑائی میں حصہ لو جو تمہارے سامنے کھلتی ہے، اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر جھڑپ میں شامل ہو جو تمہیں بلائی جائے ! کہاں لڑائی ہے جس میں فتح کا واحد راستہ یہ ہو کہ تم ابتدا سے ہی اس میں نہ کودو !

اے ابو عمیر: تبدیلی نے کیا کیا؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

انس بن مالک کا چھوٹا بھائی تھا جسے 'ابو عمیر' کہا جاتا تھا اور اس کا ایک ننھا سا پرندہ تھا جس کا نام 'النغیر' تھا، اور نبی ﷺ جب انس بن مالک کے گھر جاتے تو اس کے چھوٹے بھائی سے پوچھا کرتے: 'ابو عمیر، النغیر نے کیا کیا؟'

تمہیں ہمیشہ سنجیدہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے، تمہاری ثقافت، تمہارا علم، اور تمہاری مرتبہ تمہاری عاجزی، نرمی اور حسن سلوک سے کم نہیں ہیں! بلکہ اس کے بالکل برعکس، نرمی اور حسن سلوک علمی سندوں اور عہدوں کا سب سے خوبصورت تاج ہے۔ کبھی کبھار انسان کو اپنی مرضی سے عقل کے سب سے نچلے درجے تک اترنا پڑتا ہے! تاکہ دوسروں کے دل کے سب سے اعلیٰ درجات تک پہنچ سکے۔ وہ دولت جسے عاجزی خوبصورت نہ کرے، وہ ایک اور قسم کی غربت ہے! وہ علم جو تمہیں لوگوں کے قریب نہ لائے، جہالت اور غرور ہے۔ تمہاری سند، تمہارا عہدہ، تمہاری دولت، اور تمہاری مقام تمہارے لیے ہے، لیکن تمہاری اخلاقیات دوسروں کے لیے ہیں۔

دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

یہ کہ مومن کا قید اس کا اللہ کے خوف میں ہے لہذا اس نے ممنوعہ خواہشات کو چھوڑ دیا، رضائے الٰہی کی خاطر! اور کافر ایک جانور کی مانند ہے جو اپنی رسی سے آزاد ہو گیا، جو چاہے کر سکتا ہے! اگر تم مومن کی حالت پر غور کرو تو پاؤ گے کہ وہ اپنی نفس، خواہشات اور شیطان کے ساتھ جدوجہد میں ہے، فجر کی نماز مشکل، حج تھکا دینے والا اور مہنگا، مال قیمتی، سچائی کی بات خطرناک، پاکدامنی کوشش طلب، اور امانت خیانت سے مشکل ہے۔

نظر کو خواہش کے خلاف موڑنا، صدقہ دینا، اور زکات دینا جہاد ہے۔ اور کافر کے لیے یہ سب چیزیں اس کے حساب میں نہیں آتیں۔ صبح کی نماز اس پر نیند کی لذت کو روک دیتی ہے۔ اور نظر بچانا اسے اس کی لذت اور خواہشات کے ساتھ جدوجہد میں ڈال دیتا ہے۔ اور زکات دینے سے وہ اپنی نفس کے ساتھ یہ کشمکش کرتا ہے کہ اس کا مال کم ہو جائے گا۔ ربا کی آیت اسے باز رکھتی ہے، اور سورۃ الحجرات کے آداب اسے اپنی حد پر قائم رکھتے ہیں۔ جنت کا راستہ کانٹ ेदार ہے، جبکہ جہنم کا راستہ ہموار اور آسان ہے۔ کتنی بد نصیبی ہے اس کی جو نے اپنی ذات کو اپنے خالق کی بندش سے آزاد کیا اور اپنی ذات کو اپنی خواہشات کے بندھن میں جکڑ لیا۔

یہ اپنے دین میں رکھو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

!کعب بن مالک کا ابن ابی حدرد پر قرض تھا ! اس نے مسجد میں اس قرض کا مطالبہ کیا یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہوگئیں ! پھر نبی ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لائے، اور پکارے: اے کعب ! تو کہنے لگا: ہاں، یا رسول اللہ ! نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے اس قرض میں سے نصف ادا کر دو اور اشارہ اس کی طرف کیا۔

انہوں نے کہا: میں نے کر دیا، یا رسول اللہ ! نبی ﷺ نے ابو حدردہ سے فرمایا: کھڑے ہو اور فیصلہ کرو، حق کو حق کہو، اور جس کے پاس حق ہے وہ اسے لینا چاہیے، لیکن نبی ﷺ ہمیں اختلافات میں دو شاندار اصول سکھاتے ہیں: پہلا: یہ رحمدلی ہے، اور دوسرا: صلح سب سے افضل ہے۔ نبی ﷺ نے کعب سے اس لیے نہیں کہا کہ وہ اپنے نصف دین کا فیصلہ کرے، بلکہ اس کی سخاوت کو جاننے کے لیے، کہ وہ حسن خلق کے سبب اسے مانگے، اور اس پر استعانت کرے، جب اختلافات پیدا ہوں تو دیکھو کہ دونوں میں سے کون زیادہ مہربان اور اچھے اخلاق کا حامل ہے، اور اس سے کہیں کہ وہ اپنے حق میں سے کچھ کم کر دے کیونکہ یہ نیک اور شریف کی عادت ہے، اپنے پیسے سے دیتا اور لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، تصور کرو اگر وہ خود فریق ہو تو کیا ہوتا، اختلافات میں عقلمند، سخاوت مند اور ایمان و اخلاق میں بہترین والے سے مطالبہ کرو، یہ قسم عموماً خیر سے بھری ہوتی ہے اور تم اس میں سے جو چاہتے ہو طلب کرتے ہو۔

تو تمہیں کیا روکتا ہے کہ اسے میرے اوپر کھولو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

میرے باپ، ابن کعب، صحابہ میں سب سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے والے تھے، اور نبی ﷺ نے انہیں وصیت کی تھی کہ اگر وہ کوئی آیت بھول جائیں تو پڑھ کر ان کی مدد کریں! ایک بار نبی ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک آیت بھول گئے، جب انہوں نے اپنی نماز ختم کی تو کہا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ!

تو اس نے اس سے کہا: پھر تمہیں کیا روکتا ہے کہ تم اسے میرے لیے کھولو؟ یہ نبی (ﷺ) رحمت ہیں حتیٰ کہ اپنی سہو اور بھول جانے میں اور اپنی بشریت میں بھی۔ اگر وہ نہیں بھولتے تو ہم کہاں سے سیکھیں کہ سجدہ سہو کیسے کرنا ہے؟ اور اگر انہوں نے کسی آیت میں اسے بند نہیں کیا تو ہم کہاں سے جانیں کہ امام پر کھولنے کا حکم نماز میں کیا ہے؟ یہاں تک کہ ان کی زوجہ نے کہا: ہمیں اللہ نے تمہاری وساطت سے تمہیں تکریم کیا ہے، تیمم کی اجازت کے ساتھ۔ پھر اس واقعہ میں ایک بلیغ درس ہے: نہر کے چشمے سے پیو اور نہروں کو چھوڑ دو۔ کیوں بالخصوص ابو؟ کیونکہ میں صحابہ کے قرآن پڑھنے کے بارے میں پڑھتا ہوں۔ اور کیوں خالد بن الولید فوج کے لیے اور ابو نہیں؟ کیونکہ جنگ تو فضل کی تلوار کا عمل تھی۔ ہر میدان میں ماہرین کی تلاش کرو، وہاں تمہارا ضائع شدہ علم ملے گا۔

تباہ کن چرواہوں میں سب سے برا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: سب سے برے حکمران ہٹ دھرم اور ظالم ہیں! حکمران میں سے ہر ایک چرواہا ہے، اور ہم سب چرواہے ہیں اور اپنے ریوڑ کے ذمہ دار ہیں! اور ہٹ دھرم وہ سخت اور ظالم ہے جو اپنے نیچے والوں پر رحم نہیں کرتا! یہ ظالم حاکم ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور ان سے بھاری ٹیکس وصول کرتا ہے! اور جبراً خود سر شوہر، اونچی آواز والا، لمبی پہنچ رکھنے والا، سب سے برے حکمران میں سے ہے۔

سخت اور سخت باپ، سزا دینے میں زیادتی کرنے والا، معاف کرنے میں کم، چرہانے والوں کے شر سے! اور سخت مدیر جو ملازمین کی عزت کا خیال نہیں رکھتا، چرہانے والوں کے شر سے! اور ورکشاپ کا مالک جو اپنے مزدوروں کو نچوڑتا ہے، چرہانے والوں کے شر سے! اور ظالم ساٹھ اماں جو اپنی بہو پر سختی اور الزام لگاتی ہے، چرہانے والوں کے شر سے! اور باتونی اور بے ادب بہو، چرہانے والوں کے شر سے! اور نافرمان بیٹا جو اپنے والدین کو تکلیف پہنچاتا ہے، عمل اور قول میں، چرہانے والوں کے شر سے! پس اے اللہ، ہمارے دلوں کو نرم کر، ہمارے اخلاق کو سدھار، اور ہمیں چرہانے والوں کے شر سے محفوظ رکھ۔

اگر تمہیں شرم نہیں آتی تو جو چاہو کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: یقینا لوگوں نے پہلی نبوت کے زمانے کے کچھ باتیں دیکھیں! اگر تم شرم نہ کرو تو جو چاہو کرو، جو شخص کو فعل قبیح سے شرم نہیں رکے گا، اسے کچھ بھی نہیں روک سکے گا! اور سب سے بڑی شرم یہ ہے کہ انسان اپنے رب سے شرم کرے۔

اللہ چاہے کہ تم اس جگہ نہ ملو جہاں اس نے تمہیں روکا ہے، اور نہ تمہیں کھو دے جہاں اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ شرم یہ بھی ہے کہ تم کوشش کرو کہ لوگوں کی نظروں میں گر نہ جاؤ۔ یہ سمجھو کہ یہ تمہارے حق کی بات ہے کہ تم خود کو پامال نہ کرو، اور تم خود کو ایسے حالات میں نہ ڈالو جو تمہاری شہرت کو کمزور کریں۔ شرم کی یاد دلانا عمر بن عبدالعزیز کے مجلس میں، انہوں نے کہا: شرم دین کا حصہ ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: بلکہ یہ پورا دین ہے۔

topqna

جو اسے اس کا حق لے کر پکڑے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن احد کے میدان میں نبی ﷺ نے ایک تلوار اٹھائی اور فرمایا: کون اسے مجھ سے لے گا؟ سب نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے، ہر ایک کہتا: میں، میں! نبی ﷺ نے فرمایا: پھر کون اسے اس کے حق کے ساتھ لے گا؟ لوگ ہچکچائے، اور ابو دجانہ نے کہا: میں اسے اس کے حق کے ساتھ لوں گا! ابو دجانہ نے اسے لیا اور اس سے مشرکوں کی جبینیں چیر دیں۔

سارے اللہ کے نعمات اس کے عبد پر حقیقی حق رکھتے ہیں، اور ان کا ٹھیک سے ادا کرنا آداب کا تقاضا ہے۔ مال کو اس کا حق دے کر لینا! یعنی اس کو صحیح جگہ پر خرچ کرنا، زکوٰۃ دینا، اور صدقات کی کثرت کرنا۔ عہدے کو اس کا حق دے کر لینا یعنی اس کے فرائض اور ذمہ داریاں نبھانا، اور لوگوں کی خدمت کرنا۔ نوکری کو اس کے حق کے مطابق لینا یعنی کام کو مکمل طور پر کرنا تاکہ تنخواہ جائز ہو۔ وکیل کا کام اس کا حق کے مطابق لینا یعنی حق کو قائم کرنا اور باطل کو مٹانا، بے قصور کو قصوروار نہ ٹھہرانا، اور قصوروار کو بے قصور نہ سمجھنا صرف پیسے کے لیے۔ سرجری کرنے والے کے آلے کا حق ہے، گریجویشن کی ٹوپی کا حق ہے، اور فقیہ کے عمامہ کا حق ہے۔ اللہ کے بہت سے نعمات اگر ہم غور سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ اعزاز نہیں بلکہ ذمہ داری ہیں۔

دعوۃ، یہ دل کا اندھا ہے، بصیرت کا اندھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اُحد کی غزا کے لئے فوج کے ساتھ نکلے، تو ایک منافق شخص کی کھیت سے گزرے جو نابینا تھا، اس کا نام مربع بن قیظی تھا۔ مربع نے کہا: محمد ﷺ، کیا آپ نبی ہیں تو میرے باڑ سے نہیں گزریں۔ اور اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی کی چند مُٹھی لی، پھر کہا: اور اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس مٹی سے تمہارے سوا کوئی اور نہیں لگے گا تو میں تم پر یہ مٹی خوب پھینکتا۔

صحابہ اس کے پاس گئے تاکہ اسے مار ڈالیں !پیغمبر ﷺ نے کہا: اسے چھوڑ دو، یہ دل و بصارت میں اندھا ہے ! کچھ مواقع نفوس کی خطاؤں کو ظاہر کرتے ہیں، لہذا اچھی طرح ہوشیار رہو۔ زیادہ تر مبالغہ آمیز رد عمل پوشیدہ عداوت ہیں، اور بہت سے سخت رویے انتظار کرتے ہوئے انتقام ہیں۔ کچھ لوگ سانپ کی طرح زہر رکھتے ہیں۔ عاقل شخص کسی نچلے درجے والے کو منہ نہیں دیتا کہ بات کرے، اور نہ ہی اسے میدان فراہم کرتا ہے کہ اس سے مقابلہ کرے ! نظر انداز کرنا لوگوں کو ان کے اصل مقام دکھاتا ہے۔

مجھے یہودیوں کی کتاب سکھاؤ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے، لوگ زید بن ثابت کے پاس آئے، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، یہ بنو النجار کا ایک نوجوان ہے! ساتھ اس کے تیرہ سورہ ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہیں۔ نبی ﷺ نے اسے سورہ ق کی تلاوت کرنے کے لیے کہا: زید نے اسے پڑھا، تو یہ چیز نبی ﷺ کو بہت پسند آئی، اور انہوں نے اسے کہا

!اے زید، میرے لیے یہودیوں کی کتاب سیکھو، کیونکہ میں واللہ یہودیوں کو اپنی کتاب پر ایمان نہیں لے آؤں گا !تو زید بن ثابت نے عبرانی زبان سیکھی اور اسے پندرہ راتوں میں مہارت حاصل کرلی، اس امت پر لازم ہے کہ وہ اپنے دشمنوں اور دوستوں کی زبانیں سیکھے !ہم اس سیارے پر اکیلے نہیں رہتے، اور رابطہ زبان کے بغیر ممکن نہیں ،لیکن اپنی زبان میں شرم و حیا، اور ہر عربی لفظ کے درمیان ایک غیر ملکی لفظ گھسیٹنا جب ہم اپنے درمیان بات کرتے ہیں، یہ قابلِ مذمت تابعیت اور اندھے تقلید کی علامت ہے !عربی زبان تمام زبانوں کی ملکہ ہے، اور اس کا تاج قرآن پر ہے، اگر فرانسیسی زبان 'ایتیکیٹ' کی زبان ہے، اور انگریزی علوم کی زبان ہے، اور چینی زبان تجارت کی زبان ہے !تو عربی میں یہ سب چیزیں ایک ساتھ موجود ہیں

تم دونوں کے بھائی کے پاس جاؤ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں تبوک کی غزوہ میں رات کے اندھیروں میں کھڑا تھا، تو میں نے ایک آگ کی شعاع دیکھی، میں گیا کہ دیکھوں کیا خبر ہے، تو دیکھ کیا، ذو البجدین فوت ہو چکے تھے، اور ان کے لیے قبر کھود دی گئی، اور نبی ﷺ قبر میں تھے، اور ابو بکر اور عمر جنازے کے پاس تھے! تو نبی ﷺ نے دونوں سے فرمایا: اپنے بھائی کو قریب لے آؤ

اسے اپنے شریف ہاتھوں سے اس کے قبر میں رکھا اور کہا: اللھم إني أمسيت عنه راضيا! فراض عنه! عبد اللہ بن مسعود نے تعلیقاً کہا: کاش کہ میں اس خندق کا ساتھی ہوتا۔ ذو البجادین بغیر کسی خبر کے اپنے قوم سے ہجرت کرتا ہوا نکل پڑا، جب انھوں نے اسے روکا! اور یہ ہی خدمت کے اختتام کی انعام تھا۔ نبی ﷺ اسے اپنے شریف ہاتھوں سے دفن کرتے ہیں اور اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اور اس امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابو بکر اور عمر ہیں، یہ اسے پیش کرتے ہیں! کیا شاندار اختتام ہے جب یہ عظمت سے معمور ہو! اور کیا مرد ہیں جب وہ تاریخ کے سب سے وسیع دروازے میں داخل ہوتے ہیں! اور اللہ کیسا ہے جو اپنے مخلص بندوں کو انعام دیتا ہے! کاش ہم سب اس خندق کے ساتھی ہوتے! موت کہانی کا اختتام نہیں، یہ تو صرف شروعات ہے۔

اللہ اس کے لیے مغفرت فرمائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
پیغمبر ﷺ نے اپنے اصحاب کو اللہ کی رحمت کی عجائبات کے بارے میں فرمایا: ایک بدکاری عورت نے ایک دن گرمی میں ایک کتے کو دیکھا جو کنویں کے ارد گرد پھرتا رہا اور پیاس سے اپنی زبان باہر نکالی ہوئی تھی، اس نے اپنا جوتا اتارا اور اس میں پانی ڈال کر کتے کو پلایا ! اللہ نے اس کے لیے مغفرت کر دی، کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے زنا کے گناہ معاف ہو گئے۔

لیکن یہ وہ رحم ہے جو ہمارے رب نے اس لمحے کے دل میں دیکھا، پس رحمدل بنو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے ! اور عمل کرو اور حقیر مت جانو، ظلم جو: ایک کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کیا ! تو مومن کا کیا حال ہوگا جس کا دل غم سے خشک ہو گیا؟ مومن کا کیا حال ہوگا جس نے ایک ٹوٹا ہوا دل جوڑا؟ اور ایک بہا ہوا آنسو صاف کیا، اور ایک قرض ادا کیا جو صاحب کو بوجھل کر رہا تھا، اور ایک ضرورت پوری کی جو محتاج کے بس سے باہر تھی۔ ہم عزت والے کے ساتھ کام کر رہے ہیں، اور چیزوں کی قیمت ان کی مالیت سے نہیں ہوتی۔

مجھے ڈر ہے کہ تم صدقہ دینے والوں میں سے ہو

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ راستے میں چل رہے تھے، تو زمین پر پھیلی ہوئی ایک کھجور دیکھ کر اسے اٹھایا، اور اسے صاف کیا، اور فرمایا: ''کاش کہ میں ڈر نہ رکھتا کہ یہ سب صدقہ کی کھجور نہ ہو!'' پھر اسے اپنے ایک صاحب کو دینے لگے تاکہ وہ کھا لے، کیونکہ نبی ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی ﷺ ہمیں نعمت کا احترام سکھاتے ہیں، انہیں برا لگتا تھا کہ یہ ضائع ہو جائے۔

یک دم خشک کھجور! کیا وہ اس پر بھی مشکل کرے گا جو اسے کھانا مل رہا ہے؟ ، اپنی ضرورت کے مطابق پکائیں کیونکہ اس معاملے میں کبھی بھی بخل نہیں ہونا چاہیے ! اگر کھانا زیادہ بن جائے تو کیا برا ہے کہ اگلے دن کھایا جائے؟ ،یا اسے فریج میں محفوظ کیا جائے اگلے دن کے لیے ! یا کسی غریب کو دے دیا جائے، کیوں کہ مسلمانوں کے پیٹ کو کچرے کے کنستر سے زیادہ حق ہے ! نعمتیں صرف شکر کے ساتھ محفوظ رہتی ہیں اور انہیں سمجھنا شکر کرنے کی دلیل ہے

اللہ صرف اپنے رحمدل بندوں پر رحم کرتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک بچہ زینب، نبی ﷺ کی بیٹی، کے پاس مرنے والا تھا، تو اس نے اسے آنے کی درخواست بھیجی، اس نے جواب میں کہا: جو کچھ اللہ نے لیا، وہ اس کا ہے، اور جو کچھ اس نے دیا، وہ بھی اس کا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں ہے! صبر کرو اور صبر کا بدلہ توقع کرو۔ اس نے اس سے قسم کھائی کہ وہ آئے گا، تو وہ اپنے صحابہ کے ایک قافلے کے ساتھ اس کے پاس آیا! بچے کو لایا گیا، اس کی سانسیں کٹ رہی تھیں، اور اس کی آنکھیں اشک سے بھر آئیں۔

سعد بن عبادۃ نے اس سے کہا: یہ کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ اس نے فرمایا: یہ ایک رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ بے شک اللہ صرف رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ باپ کے بعد اللہ کی طرف سے سہارا، اور بیٹی اپنے شوہر اور والدین کے بغیر خود کفیل نہیں ہوتی۔ باپ کی محبت میں ایک خاص نکھار ہوتا ہے جو کسی اور میں نہیں، اس لیے شادی کے بعد اپنی بیٹیوں کو کھو نہ دیں۔ انہیں ان کے گھروں میں ملیں، اور خوشیوں کے لمحات میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔ غم کے لمحات کبھی نہ چھوڑیں، یہ فراموش نہیں ہوتی۔ بیٹی بچپن میں اپنے والد کی آواز میں دنیا کے ہر تالے سے زیادہ سکون پاتی ہے، اور جب وہ بڑی ہو جاتی ہے تو اس سکون کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھیں: ہم اپنی بیٹیوں کی شادی کرتے ہیں، اور ان سے نجات نہیں پاتے۔

تو ابھی اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے زکات کے پیسے جمع کرنے کے لیے ابن اللتیبیا کو استعمال کیا! جب وہ واپس آیا تو کہا: یہ آپ کے لیے ہے، اور یہ مجھے تحفہ میں دیا گیا، نبی ﷺ غصے میں آئے اور فرمایا: کیا تم نے اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھ کر یہ انتظار کیا کہ تمہیں تمہارا تحفہ ملے اگر تم سچے ہو؟! ہمارے زمانے میں لوگ رشوت کے کثرت میں مبتلا ہیں اور اسے اس کے اصل نام کے بجائے دوسرے نام سے پکارا جاتا ہے۔

یہ اسے تحفہ کہتے ہیں، اور دوسرا اسے انعام کہتا ہے۔ ملازم کے پاس صرف اس کی تنخواہ ہے، اور جو کچھ بھی وہ مراجعین سے لیتا ہے، اگر وہ بغیر مانگے لے، تو وہ حرام اور ناجائز ہے! لہذا، ایسی صورتوں میں تحفہ دراصل رشوت اور معاملات کی آسانی کے لیے دیا جاتا ہے۔ کتنی ہی ٹینڈرز ایک دکاندار کو تحفے کی وجہ سے مل گئی ہیں۔ کتنی ہی نوکریاں بغیر حق کے تحفے کی وجہ سے حاصل کی گئیں! اصول کے مطابق: منہ کو کھلاؤ تو آنکھ حرام نہیں سمجھے گی۔ حرام کو حلال کے لباس میں چھپانا اسے حلال نہیں بناتا۔ ناموں اور مکر کے طریقوں سے چالاکی کرنا بھی دینے والے کو نبی ﷺ کے قول سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ اُس رشوت دہندہ اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت کرے۔

شکا » ! یہ کہ تم اسے بھوکا رکھو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے جس میں انصار کے لوگ تھے اور وہاں ایک اونٹ موجود تھا ! جب نبی ﷺ نے اونٹ کو دیکھا تو آپ ﷺ کا دل پگھل گیا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ! پھر نبی ﷺ قریب آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا جب تک کہ وہ سکون نہ ہوا، پھر فرمایا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ ! انصار کے ایک نوجوان نے کہا: یہ میرا ہے یا رسول اللہ ﷺ۔

اس نے کہا: کیا تم اللہ کی پرہیزگاری اسی جانور میں دیکھتے ہو؟ ! کیونکہ مجھے شکایت ملی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اسے تھکاتے ہو، انسانیت جو آج ہمیں حقوقِ انسانی سکھا رہی ہے ! ہم نے اسے چودہ سو سال پہلے حقوقِ حیوان سکھا دیے تھے ! ہمارا دین عظیم ہے، حضرات، لیکن ہم اس پر عمل نہیں کرتے ! یہ رحمت کا پیغام دیتا ہے لیکن ہم سخت دل ہیں ! اس میں اونٹ کی قدر کم نہیں، لیکن انسان ہماری نظروں میں کم ہے، اور ایک عورت صرف ایک ہلکی حرکت پر جہنم میں گئی ! اور ہم سب نے لوگوں کو گمراہ کیا، ہم کو درکار نہیں غیر ملکی اقدار، نہ تیار شدہ خیالات ! ہمیں صرف یہ چاہیے کہ ہم واقعی مسلمان ہوں۔

یہ صرف تسبیح، تکبیر، اور قرآن کی تلاوت ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

معاویہ بن حاکم السلمی ابھی اسلام میں نیا تھا ! وہ نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، تو ایک شخص مسجد میں پیاسا ہوا، اور معاویہ نے اس کا مذاق اڑایا ! لوگوں نے اسے دیکھنے لگے، تو اس نے کہا: تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو ! لوگوں نے اپنے رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیا، اس نے سمجھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ خاموش ہو جائے، تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو نبی ﷺ نے اپنے بیٹے پر باپ کی محبت کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

اور اُس سے کہا: یہ ہال کسی بات کے لیے موزوں نہیں ہے، یہ صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہے۔ چاہے سچ آپ کے ساتھ ہو اور دلیل قوی ہو، کیا طریقہ اول موزوں ہے؟ خشک طریقہ لوگوں کو دور کر دیتا ہے، خواہ بات کا مفہوم درست ہی کیوں نہ ہو۔ چاہے آپ کا خیال درست ہو، وہ توحید سے زیادہ درست نہیں ہوگا۔ چاہے آپ کا مفہوم سچا ہو، وہ اسلام سے زیادہ سچا نہیں ہوگا۔ چاہے آپ کا مقصد عظیم ہو، وہ لوگوں کی ہدایت سے زیادہ عظیم نہیں ہوگا۔ اور کہا گیا ہے سچے اور نیک دل والے کے لیے جو توحید اور اسلام لے کر آئے ہیں۔ (اور اگر آپ سخت اور دل سخت ہوں تو لوگ آپ سے دور ہو جائیں گے۔ نصیحت میں نرمی کے بغیر کوئی فائدہ نہیں، ورنہ یہ تنقید بن جاتی ہے ! اور سچ جو مروت کے بغیر پیش کیا جائے وہ لوگ قبول نہیں کرتے۔

کون تمہیں مجھ سے روکتا ہے

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ غزا کی طرف روانہ ہوئے، اور جب دوپہر کا وقت ہوا تو وہ فوج سے دور ہو گئے، اور اپنی تلوار ایک درخت پر لٹکا دی، پھر اس کے سائے میں سو گئے، تو ایک مشرک آپہنچا، اور تلوار لے لی، اور کہنے لگا: اے محمد! کون تمہیں مجھ سے روکتا ہے! تو آپ نے فرمایا: اللہ

پھر شیف نے اپنے ہاتھ سے اسے دھکیل دیا، تو نبی ﷺ نے اسے پکڑا اور کہا: !کون تمہیں مجھ سے روک سکتا ہے؟ مشرک نے کہا: یا محمد، بہتر پکڑو۔ نبی ﷺ نے اُسے کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: نہیں، لیکن میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تم سے لڑوں گا نہیں اور نہ ہی اس کے ساتھ ہوں گا جو تم سے لڑے گا۔ تو نبی ﷺ نے اس کا یہ غیر جانبداری قبول کی اور اسے جانے دیا۔ !اگر تم کسی کو دوست نہیں بنا سکتے تو اسے دشمن نہ بناؤ۔ غیر جانبداری کی جگہ قبول کرو، جو تمہارے ساتھ نہیں ہے ضروری نہیں کہ وہ تمہارے خلاف ہو۔ میں ہر معاملے میں تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا، لیکن میں تمھارا دوست اور جس سے اختلاف ہو اس کا بھی دوست بن سکتا ہوں اور صلح کی کوشش کر سکتا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ میں تیر بنوں جسے تم اپنے حریفوں کی طرف پھینکو، کیوں چاہتے ہو کہ میں تمہاری فوج میں ایک سپاہی بنوں ایک ایسی جنگ میں جس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں؟: نبی ﷺ نے قبول کیا کہ جنگ میں حق اور باطل کے درمیان غیر جانبداری، تو تم بھی اسے چھوٹے معاملے میں مجھ سے قبول کرو۔

صبر پہلی صدمے کے وقت ہوتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک بیوہ عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کے قبر پر رو رہی تھی ! آپ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، اس نے آپ سے کہا، جب کہ وہ آپ کو نہیں جانتی تھی: دور رہو مجھ سے کیونکہ تم میری مصیبت میں شریک نہیں ہو ! آپ نے اسے چھوڑ دیا اور روانہ ہو گئے، اور ایک آدمی نے اسے کہا: یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، عورت نے اپنے آپ پر شرمندگی محسوس کی اور افسوس ہوا جو اس سے ہوا تھا۔

! اس نے نبی ﷺ کے گھر کا قصد کیا، اور انھیں کہا: یا رسول اللہ، میں آپ کو نہیں پہچانی ! آپ ﷺ نے فرمایا: صبر تو پہلی صدمے پر ہوتا ہے ! مصیبت وقت کے ساتھ چھوٹی لگنے لگتی ہے، اور آگ ٹھنڈی ہوجاتی ہے، اور لوگ صرف وقت کے مطابق فرق رکھتے ہیں ! یہ دنیا دارِ فقدان ہے، یہاں کوئی بھی آئے تو اسے چھوڑ کے جانا پڑتا ہے، لہذا ادب اختیار کرو ،نبی ﷺ نے دکھ میں مبتلا عورت سے بحث نہیں کی بلکہ اسے چھوڑ دیا اور آگے بڑھ گئے اچانک موت انسان کو بے حال کر سکتی ہے، لہذا صبر کرو اور تجارتی نقصان کسی انسان کو توڑ سکتا ہے، لہذا اسے سمجھو ! اور طلاق کا وقوعہ وجود کو ہلا سکتا ہے، پرا اسے رحم کرو ! اور یونیورسٹی میں فیل ہونا زندگی کو الٹ پلٹ کر سکتا ہے، لہذا اسے سہارا دو ،جب مصیبت پڑے تو لوگوں کے ہر لفظ اور ہر حرف پر نہ ٹھہرو ! لوگ مصیبت میں وہ نہیں جو تم انہیں پہچانتے ہو

اور اسے بھی جس سے معافی مانگی جائے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نصیحت کریں اور مختصر طور پر، تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس پر حسد نہ کرو کیونکہ وہ دولت ہے... اور لالچ سے بچو کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے، اور اپنی نماز پڑھو جبکہ تم رخصت ہو، اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچو! اسے اپنے دل، عقل اور روح سے غور سے دیکھو: جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچو

اپنے آپ کا حق ہے کہ آپ اسے توہین نہ کریں اور اسے چھوٹا نہ سمجھیں۔ وہ معاملہ جسے اگر بے نقاب کیا گیا تو آپ کو چھوٹا محسوس کرائے گا، اسے چھوڑ دیں۔ اور تاخیر جس کی وجہ سے آپ معذرت خواہ ہوں گے، اس سے بچیں، آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جگہ جہاں آپ کی قدر کم ہوگی، وہاں نہ جائیں۔ وہ صحبت جو شرم کی دعوت دیتی ہے، پابند نہ ہوں۔ وہ بات جو آپ کے وقار کو برباد کرے اور جس سے آپ معذرت کریں گے، اسے نہ کہیں۔ وہ موقع جو لوگوں کی آنکھوں میں آپ کی قدر گھٹائے، اس پر نہ جائیں۔ معذرت کرنے سے انسان کی قدر کم نہیں ہوتی اور ہم سب سے غلطیاں ہوتی ہیں، لیکن ہمیشہ اپنے آپ کی آنکھوں میں بڑا رہیں، لوگوں کی آنکھوں میں پہلے سے نہیں!

جی ہاں، آدمی خریم الاسدی ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے کہا: 'ہاں، شخص خریم الاسدی ہے، اگرچہ اس کے بال لمبے ہیں اور اس کا لباس لمبا ہے۔' یہ بات خریم الاسدی تک پہنچی، تو اس نے فوراً اپنے بال کترے اور اپنے لباس کو اس انداز سے اٹھایا کہ آدھے پاؤں تک نظر آئے۔ صحبہ کی شرافت زمانے سے نہیں بلکہ اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔

اگر تم ملاقات سے محروم ہو جاؤ تو اطاعت کے شرف کو پا لو! دیکھو، میرے بھائی، اپنی حالت عبادت، عمل، خاندان، اور لوگوں کے ساتھ! کیا اگر نبی ﷺ تمہیں دیکھتے تو تمہارے بارے میں کہتے، 'نہایت اچھا آدمی؟' اور دیکھو، میری بہن، اپنی حالت حجاب، عصمت اور خاندان میں! کیا اگر نبی ﷺ تمہیں دیکھتے تو تمہارے بارے میں کہتے، 'نہایت اچھی عورت؟' ہر لباس جو تمہیں ناپسند ہے کہ نبی ﷺ اسے پہنے تو اسے چھوڑ دو۔ اور ہر رویہ جو تمہیں شرمندہ کرے اگر وہ تم پر نظر آئے تو اسے چھوڑ دو! کیوں کہ اچھے مرد اور اچھی عورت کی مقام صرف دلوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔

پھر اس نے اپنا ہاتھ اس کے آنسو پونچھنے کے لیے بڑھایا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک سفر میں نبی ﷺ نے اپنے ساتھ حضرت صفیہ بنت حییٔ کو بھی ساتھ لیا، اور جب وہ راستے میں تھے تو صفیہ کا اونٹ رکا اور آگے نہیں بڑھا! صفیہ رو دینے لگی، تو نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کے آنسو پونچھے۔ عورتیں جذباتی ہوتی ہیں، جذبات میں بدلاؤ آتا رہتا ہے، وہ سب سے چھوٹے سبب پر رونے لگتی ہیں! اور کبھی کبھار وہ اس وجہ سے روتی ہیں جس کا وہ خود بھی علم نہیں رکھتیں۔

یہ مردوں کے سمجھنے اور سنجیدگی سے اس سے نمٹنے کی بات ہے۔ اور بہت زیادہ دھیان سے پیش آئیں جیسے واقعی کوئی مسئلہ ہو! کبھی کبھار عورت کچھ زیادہ نہیں چاہتی، بس یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ آپ پرواہ کرتے ہیں۔ جب عورت اپنے مسائل کے بارے میں بات کرتی ہے تو وہ فقط دل کی بات کھول رہی ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو مسئلے کا حصہ نہ بناؤ، اور نہ ہی یہ سوچو کہ تم وجہ ہو۔ زیادہ تر مسائل کا کوئی حل نہیں ہوتا، اور ہم سب حقیقت کے پابند ہیں۔ لیکن ہر بار تمہیں دھیان دینا چاہیے۔

topqna

اے انسان: شیشیوں کے ساتھ نرمی برتو

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ حاجہ بن نساء کے ساتھ نکلے، اور جب وہ کسی راستے پر تھے تو انہوں نے اپنے غلام انجشہ کو قافلے کے ساتھ بھیجا، انجشہ نے اسے چلایا، اور وہ تیز رفتار سے چلنے لگا! تو نبی ﷺ نے اسے کہا: اے انجشہ، برتنوں کے ساتھ نرمی کرو! زندگی کے ہر راستے میں برتنوں کے ساتھ نرمی کرو

اگر اس کی آواز اونچی ہو جائے تو اسے برداشت کرو، کیونکہ تمہارے لئے ہمیشہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اگر وہ گھر کے کام میں کمی کرے تو اسے نظرانداز کرو! گھر کے کام سخت ہیں، اور خاندان کے فرائض تھکانے والے ہیں، اور سب سے بڑی محبت وہ ہے جو تھکن کے وقت ظاہر ہو! اگر تمہیں اس کے لیے وہ قمیض نہیں ملی جو تم چاہتے ہو، تو یہ دنیا کا اختتام نہیں ہے! اگر دوپہر کا کھانا دیر سے تیار ہو جائے، تو یہ کوئی بڑی مصیبت نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر تم اس میں کچھ دیکھو جو تمہیں پسند نہ آئے تو، تو بھی شور مچانے کے بجائے صرف دھیرے سے اشارہ کرو! اور اس کی تنقید کرنے سے گریز کرو حتیٰ کہ تمہارے بچوں کے سامنے بھی، کیونکہ یہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے چاہے وہ تم سے کچھ نہ کہے۔

مروہ بات کرے، اور چھاؤں میں رہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ کچھ لوگ دھوپ میں کھڑے ہیں، تو آپ نے ان کے بارے میں پوچھا، بتایا گیا: یہ ابو اسرائیل ہیں، انہوں نے نذر کی ہے کہ دھوپ میں کھڑے رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، بات کریں گے نہیں، اور روزہ رکھیں گے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ میں آئیں، بیٹھ جائیں، اور روزہ مکمل کریں۔

یہ دین اس لیے آیا ہے کہ لوگوں پر مشکلات اور تکالیف کو دور کرے! لیکن لوگوں نے اپنے لیے ایسے نذرانے مقرر کر لیے جو اصل میں مشکلات اور تکالیف ہیں! کوئی شخص قسم کھاتا ہے کہ وہ بال نہیں کاٹے گا، اور دوسرا قسم کھاتا ہے کہ نہ نہائے گا! خالی نذرانے، نہ اللہ کے قرب و طاعت کے لیے ہیں، جیسے بنی اسرائیل کا سورج میں کھڑا ہونا! اگر تکلیف بذات خود مطلوب ہوتی تو اللہ بیمار کو روزہ توڑنے کی اجازت نہ دیتا، نہ مسافر کو نماز کو قصر کرنے، اور نہ مقیم کو سردی اور بارش میں جمع کرنے کی اجازت! اگر تم نذر کرتے ہو تو جیسے سنت کے مطابق روزہ رکھو، اور کوئی صدقہ دے کر فقیر کا دل خوش کرو! اور قربانی ایسا کرو جو مساکین میں تقسیم ہو، اور مال بدو جس سے ان کی عورات ڈھکیں! ہمارا اور نذرِ جاہلیت کا کوئی تعلق نہیں، اللہ نے اس کی جگہ اسلام دے دیا۔

زبیر اح، پانی ڈال، پھر پانی روکو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

شہر میں زراعت کے آداب میں سے یہ تھا کہ پہلے پہلے شخص کو پانی دیا جائے، یعنی زمین کے مالک کو اس کی زمین میں پانی دیا جائے جب تک کہ اس کی زمین سیراب نہ ہو جائے، پھر پانی اپنا پڑوسی کو بھیجا جائے۔ زبیر بن العوام کے پاس ایک زمین تھی جو انصار کے ایک شخص کی زمین کے کنارے پر تھی۔ انصاری نے زبیر کی شکایت نبی ﷺ سے کی، تو نبی ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ وہ پانی مکمل طور پر نہ بھیجے بلکہ پہلے اپنی زمین سیراب کرے اور پھر پانی بھیجے۔

یہ نصاریٰ کو پسند آیا، حالانکہ نبی ﷺ نے اسے وہ نہیں دیا جو اس کا تھا۔ ! اور اس نے نبی ﷺ سے کہا: کیا یہ تیری بھائی زبیر ہے؟ :نبی ﷺ کا چہرہ غصے سے مڑ گیا، پھر فرمایا !زبیر، پانی پیو، پھر پانی کو واپس جڑ تک روک دو۔ ! نصاریٰ نے نیکی سے مطمئن نہ ہوا، تو نبی ﷺ نے اسے قانون کی طرف واپس کیا۔ کچھ لوگ احکام میں صرف وہی قبول کرتے ہیں جو ان کے حق میں ہو !اور شریعت میں وہی قبول کرتے ہیں جو انہیں فائدہ پہنچائے ! اور حالات میں وہی قابل قبول ہوتا ہے جو ان کے جیب میں ہو ! اور وہ صرف اس بات کو سنتے ہیں جو ان کی خواہش کے مطابق ہو ! اور جو کچھ اس کے برعکس ہو، چاہے نبی کا حکم ہی کیوں نہ ہو، وہ مسترد ہوتا ہے

ایک ذرہ بھر کے برابر مقدار

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ سے فرمایا: جنت میں وہی داخل ہوگا جس کے دل میں ذرے جتنا بھی کبر نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے بھی خوبصورت ہوں۔ نبی ﷺ نے اسکے فرمایا: اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

غیر معمولی تکبر اور لوگوں کی حقارت ،کسی کو یہ نہیں لگنا چاہیے کہ اس کی شہادت، دولت، ملازمت، اور نسبت ! اسے نچلے درجے کے لوگوں کا بادشاہ یا دوسروں کا والد بنا دیتی ہے !جب وہ گزرے تو کوئی سلام نہ کرے، اور اگر سلام کرے تو سر کے اوپر نہ کرے !وہ علم جو آپ کو عاجز نہیں بناتا، وہ جاہلیت ہے جو علم کا لباس پہنتی ہے اور شیطان، ویسے، مخلوق میں سب سے زیادہ علم والا تھا، لیکن ! اس نے خود کو ہلاک کر لیا !تکبر ! اور وہ دولت جو آپ کو اللہ کے سامنے اپنی محتاجی نہ دکھائے، وہ دولت کے ساتھ ملا ہوا غربت ہے قارون، ویسے، سب سے زیادہ مالدار انسان تھا لیکن ! اس نے خود کو ہلاک کر لیا ! اس کا تکبر ! عاجزی اختیار کرو، کیونکہ کسی نے بھی اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کی تو اللہ نے اسے بلند کیا

ال احضر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو اپنے لذیذ کھانے کے لیے مشہور تھا ! ایک دن اس نے کھانا بنایا، اور نبی ﷺ کے پاس آکر انہیں دعوت دی تو نبی ﷺ نے عائشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اوریہ؟ ! اس نے کہا: نہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، دونوں کو لے آؤ۔

،پھر اس کے بعد اُس نے کھانا بنایا اور بلانے آیا تو نبی ﷺ نے عائشہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اوریہ؟ ۔ فارسی نے کہا: ہاں !نبی ﷺ نے کہا: اب ہاں کچھ سادہ لمحات خواتین کے لیے بہت معنی رکھتے ہیں، اوریہ ان کے لیے تحفوں سے زیادہ قیمتی ہیں؟ ! ہم اندر سے مالک ہیں، ہم حقیقت کی مالک ہیں بغیر کسی کنایہ کے یہ ہمارے دلوں پر اعمال کے اثر سے روشن اور بجھ جاتی ہیں، ہمارے ارد گرد کی مادی چیزوں کی قیمت سے نہیں اس سے شرم مت کرو، جو اپنی زوجہ کے لیے قیمت نہیں بناتا، وہ اس کے لیے پوری دنیا نہیں بنا سکتا !قدر !آپ اسے لوگوں کی نظر میں بلند کرتے ہیں، اور آپ اسے اپنی خدمت میں پلائیں گے

کاش فاطمہ بنت محمد نے چوری کی ہوتی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک عورت جو بنی مخزوم کی تھی، چوری کی گئی، تو قریش نے اس کا معاملہ بڑا اہم سمجھا، اور انہیں اس بات پر دکھ ہوا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، لہٰذا وہ نبی ﷺ کے پاس سفارش کے لئے تلاش کرنے لگے! لیکن انہیں کوئی شخص نبی ﷺ کے دل کے قریب نہیں ملا سوائے اسامہ بن زید کے، اس کا پیار اور اس کے والد کا پیار؛ اسامہ کے ایک لفظ میں خوبیاں تھیں، تو نبی ﷺ نے شدید غصہ کیا! اور فرمایا: 'کیا تم اللہ کے حدود میں کسی کی سفارش کرو گے، اے اسامہ؟'

پھر وہ منبر پر چڑھ گئے، اور لوگوں سے خطبہ دیا، اور اپنی مشہور بات کہی: "خدا کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا! فاطمہ سے بعید ہے، لیکن نبی ﷺ نے دل کے سب سے پیارے شخص کی مثال دی! کسی چیز سے ملک نہیں بگڑتا جتنا کہ سفارش اور محبت سے! کوئی محنت کرے، پڑھائی کرے اور کوشش کرے، پھر بھی نوکری اس کے ہاتھ نہیں لگتی جو کسی سفارش سے آیا ہو! بیچارہ غلطی کرتا ہے، قانون اس پر سخت ہوتا ہے، اور طاقتور غلطی کرے تو قانون اندھا ہوجاتا ہے! سفارش مانگنے سے پہلے یاد رکھیں کہ آپ چوری میں شریک ہیں! چوری صرف مال نہیں، نوکری جو اس کے مستحق کو نہیں ملتی وہ بھی چوری ہے! اور ٹینڈر جو کسی غیر مستحق کو ملے وہ بھی چوری ہے۔

حن الجمعة

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ایک کھجور کے تنے کو اپنا منبر بنایا تھا، اس پر خطبہ دیتے تھے، جب ان کے لیے منبر بنایا گیا، تو وہ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے اور تنے کو چھوڑ دیا ! تنے نے ان کی طرف رجوع کیا اور ایک ایسا آہ و فغان کیا جیسے کسی مشتاق کی آہیں ہوں ! نبی ﷺ نے اپنے شریفی ہاتھ سے اس پر ہاتھ پھرایا، گویا اسے تسلی دے رہے ہوں، تو اُس کی آہیں بند ہو گئیں ! تو پھر آپ کی کس ہاتھ سے وہ لوگ اپنے دلوں پر ہاتھ پھیریں گے جو آپ کی طرف مائل ہیں؟

آپ کا چہرہ کہاں ہے کہ ہم اسے دیکھیں اور یہ ہمیں دوستوں اور دشمنوں دونوں کے چہروں سے بے نیاز کر دے؟ آپ کی آواز کہاں ہے کہ ہم اسے سنیں اور پیاس بجھ جائے، کیونکہ آپ کی پیاس نے دل کو سکھا دیا؟ آپ کی خوشبو کہاں ہے کہ ہم اسے سونگھیں اور دنیا کی تمام خوشبوؤں پر فخر کریں؟ آپ کے قدموں کے نشان کہاں ہیں کہ ہم انہیں گلے لگائیں اور کہیں: یہ محبوب کے قدموں کے نشان ہیں؟ ہم آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں، اے اللہ کے رسول، ہم آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں ! درخت لنا لئے آپ کی طرف مڑتا ہے اور وہ لکڑی ہے، تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا جب ہم گوشت اور خون ہیں؟ ہم درخت کی نسبت زیادہ شوقین ہیں اگرچہ ہم سے کوئی آواز نہ نکلے۔ ہمیں آپ کے دلوں پر چھونے کی ضرورت ہے اور پھر دنیا پر بھی سلامی کی ضرورت ہے۔ سلام ہو آپ پر، ہم نے آپ سے محبت کی اور آپ کو نہیں دیکھا، اور ہم نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کی بات نہیں سنی ! اور ہمارے شوق کے دکھ میں تسلی کی کوئی چیز نہیں، سوائے اس کہ ملاقات حوض میں ہوگی۔

اگر وہ کہتا ہے، ان شاء اللہ، اس نے وعدہ خلافی نہیں کی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو بتایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا: 'الطوفن ! آج رات سو عورتیں، ہر عورت ایک غلام کو جنم دے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے !' تو بادشاہ نے اسے کہا: 'کہو، اگر اللہ نے چاہا'، لیکن وہ کہنا بھول گیا اور سو عورتوں کے ساتھ طواف کیا، پھر...

! ان میں سے صرف ایک ہی آدھے انسان کے ساتھ آئی پیغمبر ﷺ نے اس کہانی پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا اگر وہ کہتا کہ جیسا اللہ چاہے ویسا ہی ہوگا تو وعدہ خلاف نہ ہوتا، اور یہ اس کی ضرورت کے لحاظ سے زیادہ مناسب تھا ! اپنے امور کو اللہ کی رضا پر چھوڑ دو، یہی زیادہ امکان ہے کہ اللہ تمہارے لیے اسے پورا کرے ، اللہ کی رضا کو اپنا تلوار بناؤ جس سے تم اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد لو ، اور اپنا عصا بناؤ جس پر تم اپنی مطلوبہ مقاصد تک پہنچنے کے لیے تکیہ کرو ! ان میں سے صرف ایک ہی آدھے انسان کے ساتھ آئی ،جو اللہ کی رضا کو قبول کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی اجازت سے جو چاہے دے دیتا ہے ، اور جو اپنی ذات سے خود کفیل ہو، اللہ اس کے بغیر بھی کفایت کر دیتا ہے ! اس کے امور میں صرف وہی چیز نہیں آئے گی جو اللہ نے اس کے لیے مقدر فرمائی ہے

شرم کے سوا کچھ اچھا نہیں آتا

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ ایک شخص انصار میں سے پر گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، یعنی وہ چاہتے تھے کہ وہ زیادہ حیاء نہ کرے!

نبی ﷺ نے فرمایا، اسے چھوڑ دو، کیونکہ حیا صرف بھلے کام ہی لاتی ہے! اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ ہمیں حیا اور شرمندگی میں فرق کرنا چاہیے! حیا اعلیٰ اخلاق میں سے ہے، اور شرمندگی نفس کی بیماریوں میں سے ہے۔ حیا کی اصل یہ ہے کہ انسان سب سے پہلے اپنے رب سے شرم کرے؟ یہ کہ وہ کوشش کرے کہ وہ اس جگہ نہ جائے جہاں جانے سے منع کیا گیا ہو، اور نہ غائب ہو جہاں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہو۔ کہ وہ گناہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو لیکن اسے ترک کرے کیونکہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور کہ وہ براوا کے بدلے براوا کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو معاف کر دے! کیونکہ اسے حیا ہے کہ اللہ سے معافی مانگے اور وہ خود لوگوں کو معاف کر دے۔ حیا یہ ہے کہ آپ اس جگہ نہ جائیں جہاں آپ کو رسوا کیا جائے، اور ایسی صحبت سے نہ چلیں جس پر آپ شرمندہ ہوں! اور کوئی بھی کام نہ کریں جو لوگوں کی نظر میں آپ کو نیچا دکھائے۔ جہاں تک یہ کہ آپ کا حق کھایا جائے اور آپ خاموش رہیں، یا ناجائز ملامت برداشت کریں اور سر جھکا لیں، یہ مذموم شرمندگی اور واضح بزدلی ہے، لہٰذا خود کو یہ نہ سمجھیں کہ یہ حیا ہے! اور بے شک اللہ ایسے عبد کو پسند نہیں کرتا جو ذلیل ہو۔

یقیناً اللہ نے یہ تمہارے لیے نہیں بھولا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
قریش نے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کیا! تو اسلام کے شعراء نے فوراً جواب دینے کے لیے شعر کہے: نبی ﷺ نے کعب بن مالک سے فرمایا: اے کعب، کیا یہ تم ہو جس نے کہا، 'زعمت سخينة کہ اس کا رب غالب آئے گا ... اور غالب کو غالب کر دے!' تو کعب نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ

اس نے کہا: بے شک اللہ نے تمہارے اس کام کو نہیں بھلایا۔ ایک مضمون لکھا جو اس دین کے دفاع میں ہو محفوظ اور ایک لیکچر جس میں لوگوں کو اللہ کے قریب کرنے کی دعوت دی گئی ہو شکریہ کے قابل اور ایک منشور جس میں فطرت اور اخلاق کے دفاع کی جائے اجر کا مستحق اور سچائی کی بات ایک باطل مجلس میں ہو سکتی ہے جنت کا سبب غائب کے نام اور عزت کا دفاع ہو سکتا ہے جلال کا راستہ قلم، فکر، فصاحت، مباحث، منابر، اور اخبارات یہ سب جہاد کے میدان ہیں، اور بے شک اللہ یہ نہیں بھولتا۔

یہ نیکی والے انسان کے لیے صحیح مال ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے بعض لوگوں کو عمرو بن العاص کے پاس بھیجا اور فرمایا: 'اپنے کپڑے اور ہتھیار لے کر میرے پاس آؤ۔' پھر عمرو بن العاص آیا اور جنگ کے لباس پہنے ہوئے تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: 'میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک فوج پر بھیجوں۔ اللہ تمہیں فتح عطا کرے، اور مال حاصل کرے، اور تمہارے لیے اچھی طرح سے دولت کی تمنا کرے۔'

! عمرو نے کہا: میں نے اسلام دولت کی خواہش کے لئے نہیں اپنایا بلکہ اسلام کی رغبت میں اپنایا ! نبی ﷺ نے فرمایا: اے عمرو، بہترین مال اچھے شخص کے لیے ہوتا ہے ، مال اللہ کے بندے سے محبت کا دلیل نہیں ہے ! قارون تاریخ کا سب سے امیر شخص تھا اور وہ اللہ کے نزدیک مقبوض نہ تھا ، اور غربت اللہ کے بندے سے بغض کا دلیل نہیں ہے ! نبی ﷺ نے بھوک کے وقت اپنے پیٹ پر ایک پتھر رکھا ، اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے عبادہ میں تقسیم کرتا ہے جس کا حکمت جانتا ہے، مقصد یہ ہے کہ ! ایماندار مال کے ساتھ وہ عبادات کرتا ہے جو وہ بغیر مال کے نہیں کر سکتا ، وہ بھوک سے تھکے ہوئے پیٹوں کو کھلاتا ہے، اور مسکین کے لیے دوا خریدتا ہے ! اور قرض داروں کے قرض ادا کرتا ہے جنہیں بوجھ نے دبایا، اور رشتے داروں کے ساتھ عطیات کے ذریعے تعلق قائم کرتا ہے تاکہ ان کے دلوں پر قابو پائے

ت ج اوزوا عن ع بدي

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے قیامت کے دن کے ایک منظر کے بارے میں فرمایا، کہ اللہ کے پاس ایک بندہ آیا جسے اللہ نے مال دیا تھا، تو اللہ نے اس سے پوچھا: تم نے دنیا میں کیا کیا؟ اس نے کہا: یا رب، تم نے مجھے مال دیا، تو میں لوگوں کے ساتھ بیعت کرتا رہا ! اور میری عادت یہ تھی کہ میں آسانی سے کام کرتا، میں محتاج پر آسانی کرتا اور محتاج کی دیکھ بھال کرتا ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کا زیادہ حق دار ہوں، میرے بندے کو معاف کر دو۔

وفادار رہو نیک کردار کے موقف کے لیے اور بھول نہو ! کیونکہ تمہارے لیے ایک وفادار رب ہے جو نیکی کو یاد رکھتا ہے اور بھولتا نہیں، اور وفاداروں کو پسند کرتا ہے۔ دوست کے لیے نیکی کو یاد رکھو، اور ہمسایہ کے لئے اس کے شریف موقف کو۔ بھائی کے لیے بچپن کی یادیں، اور مالک کے لیے اس کی نیکی کو تمہارے ساتھ۔بیوی کے لیے اس کی خدمت میں وفاداری، اور ساتھی کے لیے اس کی مدد کو یاد رکھو۔ ! ایک جھگڑے کا لمحہ ایک عمر کی محبت کو تباہ نہ کرے۔

اللہ ہر عضو کے ذریعے اسے آگ سے نجات دے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو غلاموں کی آزادی دینے کی ترغیب دی، اور فرمایا: 'جو شخص بھی کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے جہنم کے ہر عضو سے آزاد کرے گا!' اب غلامی کا زمانہ گزر چکا ہے، لیکن یہ بات اب بھی سچ ہے! جو شخص اپنے آنسو بہانے سے کسی کی آنکھ کو بچائے، اللہ تعالیٰ اس کے آنکھ کے آنسو کو بہنے سے محفوظ رکھے گا! اور جو شخص کسی کے ٹوٹے ہوئے دل کو بچائے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھے گا۔

! اور جو کسی کی عزت بچائے تاکہ اللہ کی حفاظت کی عزت پامال نہ ہو، اس نے کام کیا۔ اور جو کسی مسکین کی ضرورت میں چلیں، اللہ اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا جیسا کہ وہ اپنی ضروریات میں چلتا ہے۔ اور جو کسی گرتے ہوئے کو ٹھہرا دے، اللہ اسے ایسی ہی گرنے سے بچائے گا۔ اور جو کسی مریض کی علاج میں رضا کارانہ طور پر حصہ لے، اللہ اسے ایسی ہی بیماری سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو دو افراد کو ملاپ میں درست کرے، اللہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان میل جول قائم کرے گا۔ ہم نیک کاموں کے ذریعے اپنے آپ کو برائی سے بچاتے ہیں۔ !کوئی اللہ سے زیادہ وفادار نہیں ہے، کوئی نہیں

جو عمل تم کرنا چاہتے ہو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو اللہ کی رحمت کے بارے میں فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا، پھر کہا: اللّٰھمّ مجھے میرا گناہ معاف کردے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ نے گناہ کیا ! اس نے جان لیا کہ اس کا رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کے بدلے کو قبول کرتا ہے ! پھر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب، میرا گناہ معاف فرما۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ گناہ کرتا ہے ! پھر اسے علم ہوتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کے لیے پکڑتا ہے ! جو چاہو کرو، تمہارے لیے بخش دیا گیا ہے ! یہ حدیث گناہوں کی ترغیب نہیں ہے، بلکہ توبہ کی ترغیب ہے۔ اگر تم نے اللہ کی نافرمانی ہزار مرتبہ کی، تو ہزار مرتبہ توبہ کرو۔ محتاط رہو کہ شیطان تمہیں یہ نہ سمجھا دے کہ کوئی گناہ اللہ کی معافی سے بڑا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان اللہ کے سامنے ادب قائم رکھے۔ ہم میں سے کوئی بے عیب نہیں ہے، اور ہم سب کو استقامت کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اگر شیطان تم پر کسی گناہ میں غالب آ جائے، تو یاد رکھو کہ تمہارا رب موجود ہے جو تم میں سے توبہ کا انتظار کر رہا ہے تاکہ تم پر رحم کرے۔ لہٰذا آزاد رہو اور کی گئی نیکی کو نہ بھولو۔ صحیح ہے کہ جو نیکی کرتا ہے، زیادہ تر رد عمل کی توقع نہیں رکھتا ! لیکن یہ شرم کی بات ہے کہ تم خود اسے بھول جاؤ۔

ایمان میں عہد کی پاسداری اچھی چیز ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جثامۃ نے نبی ﷺ کے پاس زیارت کی، اور وہ ہماری امّنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صحابیہ تھیں، لہذا انہوں نے ان کا خیر مقدم کیا، ان سے حسن سلوک کیا اور آمد پر ان کی عزت کی۔ جب جثامۃ وہاں سے چلی گئیں تو ہماری امّنا عائشہ نے کہا: "اے رسول اللہ، آپ اس بوڑھی عورت کی طرف اس طرح متوجہ ہوتے ہیں؟"

تو اس نے اسے کہا: کہ وہ ہمارے پاس خدیجہ کے زمانے آتی تھی ! اور وعدے کی اچھی نیت ایمان میں شامل ہے.. جب تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان جھگڑا ہو ! تو آپس میں محبت کے لمحات کو یاد کرو ! اور جب تمہارے اور تمہارے دوست کے درمیان اختلاف ہو، تو ساتھ میں ہنسی کے لمحات کو یاد کرو ! اور جب دنیا تمہارے اور تمہارے بھائی یا بہن کے درمیان فرق ڈالنے کی کوشش کرے ! تو یاد کرو کہ جو خون تمہاری رگوں میں بہتا ہے وہ ایک ہی ہے ! پرانی ہنسی، مٹی کھیلنا، اور دل کے دل پر محبت کو یاد کرو ! ہر انسان جس کے ساتھ تم نے ہنسی، آنسو، یا ایک ٹکڑا کھانا شیئر کیا ہے، اس کے ساتھ تمہارا ایک وعدہ ہو گیا ہے، اسے محفوظ رکھو چاہے دنیا تمہیں جدا کرے ! راز کو نہ چھوڑو، اور کمزوریوں پر حملہ نہ کرو، کیونکہ وعدے کی اچھی نیت ایمان میں شامل ہے

مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: سب سے بہترین اسلام کون سا ہے؟! فرمایا: وہ جو مسلمان اُس کے زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں، تمہارا حقیقی دین تمہارے سودوں میں نہیں بلکہ تمہاری دکان میں ہے! جب تم دھوکہ نہ دو، اور جھوٹ بول کر نہ بیچو! تمہارا دین تمہارے پڑوسی کے ساتھ ہے جب وہ تمہارے نقصان سے محفوظ ہو۔

! اور کام کے ساتھیوں کے ساتھ جب وہ تمہارے چغلی سے بچتے ہیں، اور اپنے والدین کے ساتھ جب وہ عمر کے قصور کو پہنچ جائیں تو تم ان کے خادم بن جاؤ، اور اپنے بھائی بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ انہیں جوڑو، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور ان کی برداشت کرو ! اللہ کے دشمن شیطان کے قانون کی تردید کرو جو لوگوں نے بنایا: رشتہ دار سانپ ہیں، تمہارا دین یہ ہے کہ مسلمانوں کی عزت سے محفوظ رہو، انہیں چھو نہو، تبھی تم ان کی گوشت غیبت میں نہ کھاؤ، اور ان کے درمیان چغلی نہ کرو، تمہارا دین تمہارے سادہ لوگوں کے ساتھ سلوک میں ہے، گھر کی خادمہ کے ساتھ، اور مسکین دکاندار کے ساتھ ! صفائی کرنے والے کارکن، عمارت کا دربان، اور ہر وہ شخص جس کے سوا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں

التم انہیں انعام دیں تو وہ یقین کریں گے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے معاذ بن جبل سے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' اس نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں، اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ جس نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ کیا اسے عذاب نہ دے۔''

معاذ نے کہا: یا رسول اللہ، کیا لوگوں کو خوشخبری دی جائے؟ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: انہیں خوشخبری نہ دو تاکہ وہ بھروسہ نہ کریں! معاذ نے اپنی موت کے وقت اس حدیث کو بیان کیا خوف سے کہ کہیں علم چھپ نہ جائے۔ شرک صرف کسی بت کی عبادت کرنا نہیں ہے، بلکہ چھپی ہوئی شرک بھی ہے جو چیونٹی کے رینگنے کی طرح ہے۔ جب تم توہمات اور نیلے موتیوں کو حفاظت کے لیے لٹکاتے ہو، تو یہ شرک ہے۔ جب ہم قبر میں صالحین سے شفا اور رزق طلب کرتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شفا ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہے اور دوا کی بوتل میں ہے، تو یہ شرک ہے! دو چیزوں میں بڑا فرق ہے: دوا کے ذریعے علاج کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ بغیر اللہ کے فائدہ مند ہے! جب ہم سمجھتے ہیں کہ رزق کام کرنے والے کے ہاتھ میں ہے، تو یہ شرک ہے! رزق کے طلب میں کوشش کرنے اور یہ عقیدہ رکھنے میں کہ کوئی رزق دینے والا اللہ کے علاوہ ہے، بہت فرق ہے! ایسی عقائد بھی ہیں جن سے عمل لاگو نہیں ہوتا، لیکن ہر عمل بغیر ان کے ضائع ہوجاتا ہے۔ آئیں ہم اپنے عقائد کو درست کریں۔

تم میں سے جو لوگ مخصوص طور پر دور ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں فجر کی نماز میں تاخیر کر دیتا ہوں کیونکہ میں کچھ چیز میں کھینچتا ہوں: چہرے پر نبی ﷺ کی ناراضگی ظاہر ہوئی، پھر فرمایا: اے لوگو، تم میں سے بعض بھاگنے والے ہیں، پس جو شخص لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے، اسے مختصر کر دینا چاہیے! بعض خطیبوں اور اماموں کا قتل اس لیے ہوا کیونکہ انہوں نے فردی اور جماعی عبادات میں فرق نہ کیا۔

کسی کو اپنا آواز سنانا پسند آتا ہے، لہذا وہ طویل پڑھتا ہے، اور لوگ پیچھے رہ کر تکلیف میں ہوتے ہیں! ان میں کوئی بیمار ہے جس کے لیے وضو رکھنا مشکل ہے، اور کوئی بڑا عمر کا ہے جس کے لیے اس کے پیر تقریباً نہیں اٹھتے! اور کوئی ورکشاپ کا مالک ہے جس نے اسے بند کر دیا، اور کوئی نوکری والے ہیں جنہوں نے اس سے اجازت لی! اگر تمہارا آواز دلکش ہو تو رات تمہارے سامنے طویل ہے! اور لوگ سے اللہ ڈرو۔ اور کوئی منبر پر چڑھتا ہے، اس کے دل نہیں چاہتا کہ وہ اسے چھوڑے موضوع سے موضوع، اور واقعے سے واقعے کی طرف، جیسے یہ ایک دن کا خلاصہ ہو! یہ لوگوں کے لیے مشکل ہے، یہاں تک کہ کچھ لوگ دور کے مسجد کا رخ کرتے ہیں اس سے بچنے کے لیے! جو شخص اپنی بات چند منٹ میں نہیں پہنچا سکتا، وہ اسے ایک گھنٹے میں نہیں پہنچا سکتا، حالانکہ ابوبکر اور عمر کی خطبہ روز و حوادث کے دن میں چند منٹ سے زیادہ نہیں تھی! اور یہ ایک سیاسی، سماجی اعلامیہ ہے، اور ریاست کی پالیسی کے اہم نکات کو ظاہر کرتا ہے! پس لوگوں سے اللہ ڈرو اور گھبراہٹ پیدا نہ کرو۔

یہ تک کہ اس نے نہیں جانا کہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ کس چیز میں خرچ کیا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے ان سات لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی عرش کے سایے میں رکھے گا، اس دن جب کوئی اور سایہ نہیں ہوگا الا یہ کہ وہ اس کے سائے میں ہوگا، اور ان میں سے ذکر کیا گیا: ایک شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اسے چھپاتا ہے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ اس نے دایاں ہاتھ سے کیا خرچ! خفیہ صدقہ ضرورت کو پورا کرتا ہے، عزت و شرافت کی حفاظت کرتا ہے، اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔

ہر عبادت جو تم چھپ کر کر سکتے ہو، اسے علانیہ نہ کرو۔ ہر صدقہ جو تم چھپا سکتے ہو، اسے ظاہر کرنے سے گریز کرو۔ سب سے زیادہ کام تباہ کرنے والا چیز ریاکاری ہے۔ ہر عمل جس پر لوگ نظر نہ ڈالیں، وہ ریاکاری سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو ریاکاری سے محفوظ رہے وہ قبول ہو گیا۔ اور جو قبول ہو گیا، وہ تمہیں افق تک پہنچا دیتا ہے، چاہے لوگ اس سے واقف نہ ہوں۔ اور تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اللہ جانتا ہے۔

حتی کہ انصاف اسے دور کرے، یا ظلم اسے تباہ کرے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ہر امیر کے لیے ایک دن قیامت میں اسے لے جایا جائے گا لٹکا ہوا، یہاں تک کہ اسے عدل سے آزاد کیا جائے، یا وہ ظلم کرے! ہم میں سے ہر ایک اپنے میدان اور ذمہ داریوں میں ایک امیر ہے۔

اے باپ: کیا تم نے بچوں کے درمیان عدل قائم کیا یا فرق کیا؟ اے تعداد کرنے والے: کیا تم نے بیویوں کے درمیان عدل کیا یا کسی کو ترجیح دی؟ اے منتظم: کیا تم نے اپنے ملازمین کے ساتھ برابری کی یا چاپلوسی کی؟ اے پولیس اسٹیشن کے انچارج: کیا تم نے قانون سب پر نافذ کیا؟ یا تم نے شہزادے کے بیٹے کو چھوڑ دیا اور پولیس اہلکار کے بیٹے کو قید کیا؟ اے جو ملازمت کے انٹرویوز کر رہا ہے: کیا تم نے اہل شخص کو موقع دیا یا کسی اور کے کہنے پر دیا؟ ہم سب قیامت کے دن اپنے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی زنجیروں میں بند ہو کر آئیں گے، اور اس دن ہمیں صرف عدل آزاد کرے گا، پس عدل قائم کرو۔

topqna

سوا اس کے جو اس کے لیے خالص ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: دیکھیں لوگ جنگ کے لیے نکلتے ہیں تاکہ اجر اور ذکر حاصل کریں، اس کا کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ بھی نہیں ہوگا! اس نے یہ سوال تین بار دہرایا، اور نبی ﷺ اسے کہتے ہیں: اسے کچھ بھی نہیں ہوگا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کام کو قبول نہیں کرتے مگر وہ جو خالص ہو اور فقط اسی کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔

جو بھی راستہ میں اللہ کے سوا کسی اور کے لیے چلا وہ برباد ہے۔ اور جو بھی کوشش کی میں نے اللہ کے سوا کسی اور کے لیے وہ تھکا دینے والی ہے۔ نیتیں اعمال کی بنیاد ہیں، اس لیے اپنی نیت کو درست کرو۔ کچھ بھی مجھے نبی ﷺ کی بات سے زیادہ نہیں ڈراتا! جو سب سے پہلے آگ میں جھلسائے جائیں گے وہ قاری قرآن، خرچ کرنے والا، اور شہید ہیں! یہ سب عظیم کام وہ لوگوں کے لیے کرتے تھے۔

topqna

تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا اگر تم اس کے لیے صدقہ کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ، میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں اور وصیت نہیں کیں! اور مجھے لگتا ہے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں، کیا ان کے لیے ثواب ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، والدین کے لیے وفات کے بعد اجر پہنچانے کے ہزار طریقے ہیں۔

مریض کے لیے دوا کا ڈبہ خرید کر ان کے لیے نیت کرنا، گرم دن میں صفائی والے کے لیے ٹھنڈا پانی کی بوتل دینا اور اس کا ثواب ان کے لیے وقف کرنا، مسکینوں کے لیے روٹی کے ٹکڑے دینا اور اس کا ثواب ان کے لیے رکھنا، ایک شخص اپنے والدین کی خدمت کے لیے کسی نہ کسی چال سے محروم نہیں رہ سکتا، کتاب الزہد میں امام احمد کے مطابق، الربیع بن خثیم راستے سے نقصان ہٹاتا اور کہتا تھا، یہ میرا درد ہے، اور یہ میرا دل ہے!

topqna

غصہ نہ کرو: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

مجھے کچھ سکھاؤ لیکن زیادہ مت ڈانٹو، شاید میں برداشت نہ کرسکوں ! تو نبی ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کرو، غصہ آگ کا ایک شیطان ہے جو رگوں میں دوڑتا ہے، اسے وضو سے ٹھنڈا کرو، اور ذکر کرو ! اور جس جگہ پر تم ہو وہاں تبدیل ہو جاؤ، اور اگر تم لوگوں کی اکثر مشکلات کو دیکھو تو پاؤ گے کہ غصہ ان کا محرک ہے۔

طلاق جو رضاکارانہ اور اتفاقی طور پر ہوتا ہے، وہ بمشکل یاد رکھے جانے کے قابل ہوتا ہے، زیادہ تر طلاق دراصل کسی غصے کے لمحے میں ہوتی ہے ! پیشگی منصوبہ بندی اور سازش کے ساتھ ہونے والا قتل اعداد و شمار میں کچھ نہیں ہوتا ! زیادہ تر قتل بھی غصے کے ایک لمحے میں ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زیادہ تر پچھتاوا جو ہم کرتے ہیں بھی اس بات کا ہوتا ہے جو ہم نے غصے کے لمحے میں کیا ہو وہ لفظ جو ہم نے کہا جو ہمیں نہیں کہنا چاہئے تھا، اور وہ عمل جو ہم نے کیا جو ہمیں نہیں کرنا چاہئے تھا !

topqra

وہ ابراہیم علیہ السلام

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے بہترین مخلوق! نبی ﷺ نے اسے فرمایا: وہ ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اے اللہ کے رسول کا خاکسار، کیا عاجزی ہے، کیا عاجزی ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے، بلکہ نبیوں میں سب سے بہتر ہے! لیکن وہ ہر چھوٹے موقع کو غنیمت جان کر فضل والے لوگوں کی تحسین کراتا ہے۔

تمہاری دوسروں کی تعریف تمہاری قدر کم نہیں کرے گی، بلکہ اس سے تم لوگوں کی نظر میں بڑے بنو گے۔ اگر تم لکھاری ہو تو تمہیں کسی دوسرے لکھاری کی تعریف کرنے سے کیا نقصان؟ جس کا اسلوب خوشگوار ہو۔ اگر تم ڈاکٹر ہو تو کسی اور ڈاکٹر کی تمجید کرنے سے کیا نقصان؟! یہ کہ تم کامیاب استاد ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم پورا اسکول ہو۔ اور یہ کہ تم بہادر افسر ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم پوری فوج ہو! مسرت پانے والے وہ ہیں جو کامیاب ہوتے ہیں اور لوگوں کو کامیاب دیکھ کر خوش ہوتے ہیں! صرف کم عقل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو نیچا دکھانے میں لطف محسوس کرتے ہیں۔

کیا شیطان خواب میں تمہیں کھیلتا ہوا دکھا رہا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک بدو نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے، اور میں نے اسے پیچھے کی طرف دیکھا۔ نبی ﷺ نے اسے منع کیا اور کہا: تمہیں یہ نہیں بتانا چاہیے! یہ شیطان کا کھیل ہے۔ انسان جو خواب دیکھتا ہے وہ تین میں سے کسی ایک سے زیادہ باہر نہیں نکلتا: اپنی خواہشات کی بات، اور انسان اپنی نیند میں وہ چیزیں دیکھتا ہے جو اس کے ذہن کو مصروف کرتی ہیں۔

دوسرا: شیطان کا کھیل، جو انسان کو وہ دکھا دیتا ہے جو اسے ڈراتا اور افسردہ کرتا ہے۔ تیسرا: سچائی کا خواب، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے پیغامات ہیں۔ کچھ دل کو تسلی دیتے ہیں، اور کچھ نجات کے قریب آنے کی خبر دیتے ہیں۔ یہی وہ خواب ہیں جن کے بارے میں انسان اپنے پیاروں سے بات کرتا ہے۔ عاقل وہ ہے جو خوابوں کے معاملے میں اعتدال اختیار کرے۔ نہ وہ انہیں انکار کرے جیسے منکرین کرتے ہیں، اور نہ ہی اپنی زندگی کا انحصار ان خوابوں کی تعبیروں کے انتظار پر کرے۔ یہ تو بالکل ویسے ہیں جیسے نبی ﷺ نے انہیں کہا: بشارتیں۔ جن سے ہم خوشی حاصل کرتے ہیں، اور اللہ سے ان کی بھلائی طلب کرتے ہیں، اور اپنی زندگی کو ان کے لیے روک کر، کام سے باز نہیں رہتے۔

اللہ آپ پر رحم کرے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور وہاں ایک مرد موجود تھا، تو اس نے کھڑا ہو کر اسے بٹھایا۔ نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا یہ تمہاری ماں ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا یہ تمہاری بہن ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کی رحمت، اللہ آپ پر رحم کرے۔ ،بس میں کھڑے ہو کر ایک بزرگ کو بیٹھنے دینے کی رحمت۔ ،محلے میں کسی بوڑھے سے بوجھ اٹھانے کی رحمت۔ ،اور اپنی گاڑی روک کر لوگوں کو سڑک پار کرنے دینا رحمت۔ ،عید کے موسم میں اپنے کرایہ دار سے مکمل کرایہ نہ لینا رحمت۔ یہ دین رحمت، اخلاق، ذوق، اور آداب ہے۔ اور اللہ کی کسی بندے پر رحمت اس قدر ہے جتنا اس کے دل میں لوگوں کے لیے رحمت ہے۔ اجرت کام کے مساوی ملتی ہے، اور کوئی اللہ سے زیادہ کریم اور وفادار نہیں!

topqra

میں آگ سے شدید خوفزدہ تھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کے ساتھ آئی، اور کہا: 'اے اللہ کے رسول، وہ شکایت کر رہا ہے اور میں اس کی فکر کر رہی ہوں، میں نے تین دن سے اس سے پہلے اسے دفن کر دیا!' تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: 'بے شک وہ شدید آگ کے عذاب میں پڑنے والا تھا!' عربوں کی سب سے مؤثر باتوں میں سے یہ ہے: کہ اولاد کی محبت ایک اجنبی سی ہوتی ہے، والدین کے لیے یہ آسان نہیں کہ وہ اپنے کسی بچے کو کھو دیں۔

،یہ معاملہ بہت دردناک ہے جیسے دل اپنی جگہ سے کھسک گیا ہو ،نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی موت کے دن بھی رویا ، لیکن غم ایک بات ہے، اور اللہ تعالیٰ کے تقدیر پر اعتراض کرنا کچھ اور ہے ہر نقصان پر یاد رکھو کہ تم اللہ کے فیصلے اور تقدیر کی موجودگی میں ہو تو ادب رکھو، ،دنیا آخرت کا اختتام نہیں ہے، پھر ہم سب اس سے جانے والے ہیں ،یہ تو صرف اس کے اوقات ہیں جن پر وہ پوچھا نہیں جائے گا کہ وہ کیا کرتا ہے، سبحانہ ،ہم سب ملتوی شدہ جنازے ہیں، اور آج ہم تابوت اٹھاتے ہیں اور کل بھی ہم وہی اٹھائیں گے !تو اپنے محبوب کی خوشخبری قبول کرو، ہر نقصان جو انسان کو رضا کی طرف لے جائے وہ آگ سے پردہ ہے

یہ تم سے بہتر ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

انس بن مالک نے اپنے گھر والوں کو بیان کیا کہ: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی! اور اپنی شادی کے لیے پیش ہوئی، اس نے کہا: کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟! اُنس کی بیٹی نے اسے کاٹا: اس کی حیا کتنی کم ہے! اس نے اسے کہا: وہ تم سے بہتر ہے! اس نے رسول اللہ ﷺ کو پسند کیا اور اپنی پیشکش کی۔

آپ نہیں جانتے کہ اس حدیث میں کس بات پر حیرت ہوتی ہے! کیا یہ انس کی بیٹی کی حیا کی وجہ سے ہے یا انس کے صحابیہ کی دفاع کی وجہ سے؟ اصل بات یہ ہے کہ عورت خواہش کی جاتی ہے مگر خود خواہشمند نہیں ہوتی، اور طلب کی جاتی ہے مگر خود طلب کرنے والی نہیں ہوتی۔ اور اگرچہ وہ فطرت کے اعتبار سے اکثر مرد کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اور مرد اس کی طرف کم مائل ہوتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے اس میلان کو حیا سے قابو میں رکھا ہے تاکہ معلوم ہو کہ جائز طلب اور پاکدامنی عورت میں عیب نہیں۔ لہٰذا جو عورت جس سے محبت کرتی ہے اس کے لیے شادی کے دروازے کھولنے کا اشارہ دے یا صاف ظاہر کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جائز کام میں کوئی عیب نہیں اگرچہ ہمارے نزدیک یہ دلچسپ نہ لگے۔

اس نے زوردار کپڑا پہنا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، اس نے کہا: 'میری ایک ہمسر ہے، کیا مجھ پر گناہ ہے اگر میں اپنے شوہر کے مال سے جو مجھے نہیں دیا گیا، فائدہ اٹھا لوں؟' نبی ﷺ نے اسے فرمایا: 'جو شخص وہ حاصل کرے جو اسے نہ دیا گیا، گویا اس نے اپنا کپڑا جھوٹ سے اوڑھ لیا، اور یہ درست نہیں کہ کوئی کسی کا مال بغیر رضامندی کے لے، چاہے رشتہ کچھ بھی ہو۔'

بیوی کا اپنا جائز حق ہے، اور اگرچہ نکاح میں اصول یہ ہے کہ دونوں میاں اور بیوی کو نیکی کے ساتھ پیش آنا چاہیے نہ کہ حقوق کے لحاظ سے۔ میاں کا مال اس کا ہے، اور یہ بھی شرافت کی بات ہے کہ وہ اس سے کچھ چھپائے نہ لے۔ بیٹے کا مال اس کا ہے، اور یہ ناپسندیدہ ہے کہ کوئی اپنے والدین کو محروم کرے۔ قریبی رشتہ داروں کے مال کی بھی قدر کرو کیونکہ اس کی بھی حرمت ہے۔ اور کسی کا مال لینے کے لیے صرف اس کی خوش رضامندی سے ہی جائز ہے۔ اور جو چیز شرم اور حیاء کے بغیر لی جائے وہ حرام ہے۔

topqna

میری رحمت غلبہ حاصل کرتی ہے ! میرا غصہ

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق پیدا کی، اس نے اپنے کلام میں لکھا، اور وہ اس کے پاس عرش کے اوپر ہے ! بے شک میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے، کیا ہی رحم والا ہے وہ رب، اور کیا ہی عظیم ہے وہ اللہ، ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں تو ہماری پردہ پوشی کرتا ہے، اور ہم اس کی عبادت درست طریقے سے نہیں کرتے تو ہمیں روزی دیتا ہے۔

ہم اس کی شکر گزاری کرتے ہیں جیسا کہ اس کی بہت سی نعمتوں کے لیے مناسب ہے، تاکہ وہ ہمیں مزید دے۔ ہم اس سے جہالت کی وجہ سے دور رہتے ہیں تاکہ وہ ہمیں مہلت دے، اور ہم توبہ کر کے اس کی طرف واپس آئیں تاکہ وہ ہمیں قبول کرے۔ ہم اس کی بردباری پر قیامت کے دن کی امید رکھتے ہیں۔ ہم اس کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہیں، اور اس کے عفو کی امید رکھتے ہیں۔ ایک اعرابی نے ابن عباس سے پوچھا: قیامت کے دن لوگ کس سے حساب لیں گے؟ ابن عباس نے اسے فرمایا: اللہ سے۔ اعرابی نے کہا: ہم بچ گئے، کعبہ کے رب کی قسم۔ ابن عباس نے پوچھا: کیوں؟ اعرابی نے کہا: کیونکہ جب کریم صاحب اختیار ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔

لعنت ہو ! اللہ چور کو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اللہ چور کو لعنت کرے ! اگر کوئی انڈا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اور اگر کوئی اونٹ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے ! چور کی فطرت ناپاک ہوتی ہے ! میں سمجھ نہیں سکتا کہ کوئی شخص کس طرح اس نوالے کو کھا سکتا ہے جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے ! یا وہ ایسا لباس پہنے جو حرام مال سے خریدا گیا ہو۔

یا وہ چرایا ہوا جوتا چرائے ہوئے مسجد سے پہن لے حالانکہ، بے حیائی ایک ہے چاہے چور نے انڈا چرا لیا ہو یا اونٹ یہ بات چوری کی گئی چیز کی قدر سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ کسی چیز میں گندے پن سے متعلق ہے اخلاقی لحاظ سے حقارت اسے زمین کی سطح کے برابر ہونے میں زندگی لگے گی !

topqna

اللہ نے اس کی جگہ لی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا، جو شخص لوگوں کے مال کو لاتا ہے تاکہ اسے ادا کرے، اللہ اس کے لیے ادا کر دے گا ! اور جو اسے اس کو ضائع کرنے کے لیے لاتا ہے، اللہ اسے ضائع کر دے گا ! دنیا آنے اور جانے والی ہے، ایک دن تمہارے حق میں اور ایک دن تمہارے خلاف ! اور اس کا نام اس کی صفت سے ماخوذ ہے، دنیا۔

اور اس کے حالات کے زیادہ واضح ہونے کا کیا ثبوت کہ نبی ﷺ مر گئے ! اور اس کی ڈھال یہودی کے پاس کسی قرض کے بدلے گروی رکھی گئی؟، البتہ کوئی بھی ہم میں ایسا نہیں کہے جس پر مشکل حالات نہ گزریں، اور لوگوں کے لیے، لوگوں کے لیے، اور نبی ﷺ کی خدمت میں بندوں کا مصیبت دور کرنا اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال میں سے ہے، جو قرض لیتا ہے اور اس کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ وہ اسے واپس نہ کرے تو اللہ اس کا حریف ہے، چاہے وہ براہ راست قرض لے یا دھوکہ باز طریقے سے، جیسے کوئی کسی ایسوسی ایشن میں شامل ہو اور جب اسے پیسے ملیں تو وہ ادائیگی روک دے ! اور یہ سب سے بدتر ہے کیونکہ یہ ایک شخص کی چوری نہیں بلکہ تمام شریکوں کی چوری ہے۔

تو وہ ایک ذرہ پیدا کریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا، اور کون زیادہ ظالم ہے جو خلق کو میری مانند پیدا کرنے کی کوشش کرے ! تو وہ ایٹم پیدا کریں، یا ایک دانہ پیدا کریں، یا ایک جو کا دانہ پیدا کریں ! یہ دین انسان کے خلاف نہیں بلکہ حرام کے خلاف ہے، اسلام محبت کے خلاف نہیں ہے۔

اور یہ صرف حرام کے خلاف ہے جو محبت کے نام پر کیا جاتا ہے، نہ کہ خواہشات کو پورا کرنے کے خلاف، بلکہ اس حرام طریقے کے خلاف ہے جس سے یہ پوری کی جاتی ہیں، اور یہ بھی نہیں کہ پیسہ جمع کرنے کے خلاف ہے، بلکہ اس حرام طریقے کے خلاف ہے جس سے پیسہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اسلام بھی ادب کے خلاف نہیں ہے، اور فن کے خلاف نہیں ہے، بلکہ اس بدتمیزی کے خلاف ہے جو کاغذ پر لکھی جاتی ہے اور جسے ادب کہا جاتا ہے، اور ان اخلاق باختہ کاموں کے خلاف ہے جو انجام دیے جاتے ہیں اور جنہیں فن کہا جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی مجسمہ سازی حرام قرار دی تو اس میں روح ہوتی ہے، کیونکہ اس میں اس کی تخلیق کی مشابہت ہوتی ہے۔ معاملہ عقائد سے متعلق ہے، انسان کی صلاحیتوں پر پابندی کے بارے میں نہیں۔

اگر آپ کو اس میں کوئی عادت ناپسند آئی تو باقی چیزیں قبول کر لیں۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: کوئی مؤمن مؤمنہ سے اس بات کے لیے ناراض نہ ہو کہ اس میں کوئی عیب ہو، بلکہ اگر اس میں کوئی خوبی پسند نہ آئے تو دوسری خوبی پر خوش ہو جاؤ۔ تم کامل نہیں ہو کہ اس میں کمال کی تلاش کرو، اور تم معصوم نہیں ہو کہ اس میں عصمت کی تلاش کرو! ہم میں سے کسی میں بھی کوئی ایسا پہلو ہے جو دوسروں کو پریشان کر دے۔

سفید لباس، اور شاندار سوٹ، ہمیں صرف گھر کے دروازے تک لے جاتے ہیں۔ ! اس کے بعد بس نیکی کے ساتھ رہو، صبر کرو، برداشت اور چشم پوشی کرو اگر تمہیں اس کی کبھی کبھی اونچی آواز ناپسند آئے تو مت بھولو کہ وہ مہربان ہے ! اگر وہ بعض اوقات جھنجھلا جائے تو مت بھولو کہ اسے عزت دی جاتی ہے ! اگر وہ فلموں جیسی 'رومانی' نہ بھی ہو تو مت بھولو کہ وہ تمہارے والدین کا خیال رکھتی ہے ! اگر وہ ہمیشہ خوش مزاج نہ ہو تو مت بھولو کہ وہ ایک عظیم ماں ہے ! یہ زندگی ہے، اس کی خصوصیت کمی ہے، اور اس کا وسیع عنوان ہے کہ یہ کسی کے لیے مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تمہیں اس میں کوئی عیب نظر آئے اور تم اسے طلاق دے دو، تو کیا تم اس کے بعد کوئی حور آنکھوں والی شادی کرو گے؟ ! یہ تو وہ عورت چھوڑ دے گا جس میں کوئی عیب ہے، اور دوسری سے شادی کرے گا جس میں مختلف عیب ہے ! ہم میں سے کوئی کامل نہیں دوست، کوئی نہیں

میں نے اللہ پر ایمان لایا اور خود پر جھوٹ بولا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا! یسوع ابن مریم نے کچھ لوگوں کو چوری کرتے دیکھا، تو اس سے کہا: تم نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں! یسوع علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ سے جھوٹ بولا، کہانی کا مقصد یہ نہیں کہ آدمی سادہ لوح ہو۔

یسوع علیہ السلام ہمیں دل میں اللہ کی تعظیم سکھاتے ہیں۔ اگر کسی انسان نے اللہ کے لئے مانگا اور وہ دینے کے قابل ہو تو دے۔ اور اگر کسی نے اللہ کی قسم دے کر وعدہ طلب کیا، مناسب موقع پر اور وہ دینے کے قابل ہو تو وعدہ پورا کرے۔ اور اگر کوئی اللہ کی قسم دے کر بخشش چاہے تو بخش دے۔ جو کوئی تم سے اللہ کی قسم لے کر کچھ مانگتا ہے، اور وہ تم سے قسم کھا کر مانگتا ہے، وہ دراصل تم سے کہتا ہے: میں نے اللہ کو تیرے نزدیک سردار بنایا ہے۔ پس استاد کی عظمت کے لیے جواب دو چاہے جس کے حق میں سفارش کی جا رہی ہے وہ مستحق نہ ہو۔

topqna

میں اسے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو پچھلی امتوں کی خبروں سے آگاہ کیا، تو فرمایا: ایک آدمی اپنے بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لیے دوسری بستی میں ملاقات کرنے گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کیا، جب وہ اس کے پاس سے گزرا، اس نے کہا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ آدمی نے کہا: میں اپنے والدین سے جانا چاہتا ہوں، تو اس نے کہا: قریبی تعلق کے لیے؟

تو اس سے کہا: ال اس نے اسے کہا: تو اس کے نزدیک کون سی نعمت چاہتا ہے؟ اس نے کہا: ال اس نے اسے کہا: پھر تم اس کے پاس کیوں نہیں آئے؟ اس نے کہا: میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں! تو بادشاہ نے اس سے کہا: میں اللہ کا رسول ہوں تمہارے پاس، وہ تم سے تمہاری محبت کے برابر محبت کرتا ہے۔ سب سے خوبصورت محبت وہ ہے جو خالص اللہ کے لیے ہو، اس کے پیچھے کوئی فائدہ یا مفاد نہ ہو، کہ تم کسی کو اس لیے محبت کرو کہ اس کی باتیں تمہیں اللہ کی یاد دلاتی ہیں، اور تم اس کی مجلس کو اس لیے پسند کرو کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے، کہ تم اسے دل میں اس لیے عظیم سمجھو کہ تم جانتے ہو کہ اللہ کی جگہ ہے، دل میں محبت لوگوں کی سب سے خوبصورت جذباتی کیفیت ہے، تو پھر اگر محبت اللہ کی خاطر ہو تو کیا ہوگا؟

ہر نم جگر میں اجر ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو پچھلی امتوں کی کہانیوں میں سے کچھ بتائیں اور فرمایا، 'ایک شخص راستے میں چل رہا تھا، اس پر شدت سے پیاس طاری ہوئی، اور اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اُتر گیا اور پیا، پھر باہر آیا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے، اُس نے کہا: اس کتے کو بھی پیاس نے ویسا ہی مارا ہے جیسا مجھے مارا ہے، پھر وہ کنویں میں اُتر گیا اور اپنا پانی کا بوری بھر کر پانی نکالا، پھر اُسے اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر لے آیا'

! کُتے کو قتل کیا، تو اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا، تو اللہ نے اُس کو بخش دیا تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ، اور کیا ہمارے لئے بھی جانوروں میں کوئی ثواب ہے؟ ! آپ نے فرمایا: ہر نرم اور حیاتی جگر میں ثواب ہے ،وہ لقمت جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اور والدین کے لئے ثواب ،جو راستہ تم بناتے ہو، جس پر بھی کوئی چلتا ہے، اس کے لئے تمہیں ثواب ،جو بجلی کا چراغ رات میں اپنے گھر کے آگے روشن کرتے ہو تاکہ لوگ راستہ دیکھ سکیں، اس میں بھی ثواب ،جو کنواں تم کھودتے ہو، اور جو درخت تم بو دیتے ہو، جن سے لوگ اور جانور فائدہ اُٹھائیں، اس میں بھی ثواب ہے، اور اگر وہ درخت، راستہ، چراغ، اور کنواں تمہارے مرنے کے بعد بھی برقرار رہیں تو یہ جاری صدقہ ہے ! اس کا ثواب تم کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ اس کا فائدہ مخلوق کے لئے جاری رہے

رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی برائی نہیں کی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

بڑی علماء نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، جب وہ کچھ کھانے کا ارادہ فرماتے تو کھا لیتے، اور اگر ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے، نفس کچھ کھانے کی طرف رغبت کرتی ہے اور کچھ سے کنارہ کشی کرتی ہے، اور یہ چیز اس میں شامل ہے کہ وہ کھا چکا۔

صحابہ نے نبی ﷺ کی دسترخوان پر چھپکلی کو دیکھا ! لیکن اس نے اس کا کچھ نہیں کھایا، اور صرف یہ کہا: مجھے لگتا ہے کہ میرا نفس اسے ناپسند کرتا ہے۔ محض وہ دو چیزیں منع ہیں: پہلی: نعمت کی تحقیر اور سادہ کھانے کو اس لیے نہ کھانا کہ یہ سادہ ہے۔ دوسری: کھانے پر عیب لگانا، اور کھانے والوں کو اس سے ناپسندیدہ محسوس ہونا، کیونکہ ان کے بھی جذبات ہیں۔ جب تک کھانا حلال ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے اسے جائز قرار دیا ہے، اگر تمہیں دل چاہے تو کھاؤ، اور اگر ناپسند آئے تو خاموش رہو۔

topqna

کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "سب سے بڑی بڑی گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت دے!" تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ، آدمی اپنے والدین کو کیسے لعنت دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی اپنا باپ گالی دیتا ہے، تو دوسرا شخص بھی اپنے والد کو گالی دیتا ہے، اور ایک آدمی اپنی ماں کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا شخص بھی اپنی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یقیناً مردانگی یہ ہے کہ انسان اپنے خوب نام کا تحفظ کرے۔

!نکوس لوگوں کی عزت پر پڑتا ہے یہاں تک کہ وہ خود اپنی عزت پر پڑ جائیں۔ ! اور کوئی اپنی پردہ داری کی کھوج نہ کرے، تاکہ وہ بھی اس کے پردے کی کھوج نہ کریں۔ ،یقیناً آگ کی بھڑکنے کا پہلا شکار وہی ہوتا ہے جو اس کو روشن کرتا ہے۔ ! اور زہر پکانے والا یقینی طور پر اس کا کچھ حصہ چکھے گا۔ ،اور بدنامی کی بات یہ ہے کہ کچھ برے دوستوں کے درمیان بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ باتیں عام ہوں۔ ،وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مضبوط دوستی اور رفاقت کی علامت ہے۔ ! حالانکہ یہ ادب کی کمی کی بدترین صورت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

وہ اپنا منہ میرے منہ کے مقام پر رکھتا ہے اور پیتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ہماری ماں عائشہ کہتی ہیں: میں حیض کی حالت میں پیتی تھی! پھر نبی ﷺ مجھے دیتے ہیں اور اپنا منہ میرے منہ کے مقام پر رکھتے ہیں اور پیتے ہیں۔ محبت سے بہتر کچھ بھی نہیں! حلال ہے، اسے جیو، اور اس کا لطف اٹھاؤ، اور اس کے طریقوں میں مہارت حاصل کرو، محبوب کو اپنی پوری محبت دو، اور اسے اس کی پوری محبت سے لو۔

اور آپ کے لیے بھی حرام کی طرف جلدی کرنے سے بچنا کیونکہ حرام محبت کے بارے میں یہ کہنے کے علاوہ کہ یہ گناہ ہے، یہ برکت سے خالی ہے اور ہر شخص جس نے اللہ کی نافرمانی کی، اللہ اسے اس کے ذریعے سزا دے گا اور ہر راستہ جو اللہ کو پسند نہیں، اس کا انجام آپ کو پسند نہیں آئے گا پاکدامن رہیں، اور آپ دیکھیں گے کہ حرام کس طرح آپ کے دروازوں پر گھٹنے ٹیک کر آتا ہے!

topqra

میں نے فرشتوں کو اسے دھوتے ہوئے دیکھا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حنظلہ نے اس رات نکاح کیا جس کی صبح غزوہ احد تھی، جب منادی نے پکارا: اے اللہ کے گھوڑوں، سوار ہو جاؤ! تو وہ اپنے ہتھیار اٹھا کر نکل پڑا اور فوج کے ساتھ شامل ہوا جبکہ وہ ابھی بھی جنابت میں تھا اور غسل نہیں کیا تھا، پھر وہ گھڑ سواروں کی طرح لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، رضی اللہ عنہ، اور جب لڑائی ختم ہوئی، نبی ﷺ آئے تاکہ احد کے شہداء کا جائزہ لیں۔

قال: حنظلہ کا کیا حال ہے؟ میں نے فرشتوں کو اسے آسمان اور زمین کے درمیان دھونے کو دیکھا بادل کے پانی سے، چاندی کی تختیوں پر انہوں نے کہا: اس نے بلانے کی آواز سنی، لہٰذا وہ باہر نکلا اور غسل نہیں کیا جو کچھ چھوڑ دے اللہ اُس کی جگہ بہتر دے گا وہ اپنے دلہن کے پاس رہ سکتا تھا اور کوئی اسے ملامت نہ کرتا لیکن اُس نے دو بار شادی کا انتخاب کیا، ایک بار رات کو اپنی بیوی کے پاس اور ایک بار دن میں حور عین کے پاس، اے حنظلہ کی شان اللہ نے ہر عمل میں دکھایا کہ تم کسی اور کے لیے نہیں کرتے، پھر نتائج پر غور کرو وہ دکھاتا ہے کہ ہر صدقہ جو تم دیتے ہو اُس کے لیے ہے خالص اور ہر دل خوش کرنے والا کام جو تم کرتے ہو صرف اس کے لیے ہے اور وہ اس سے زیادہ رحم والا اور منصف ہے کہ تم اس کے لیے جیو اور پھر وہ تمہاری جان لے، تم اس کے لیے نہیں ہو

کیا تم دیکھنا چاہتی ہو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حبشین مسجد میں داخل ہوئے اور عید کے دن بھالوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، اور عائشہ اس دن ابھی چھوٹی تھی، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے حمیراء، کیا تم چاہتی ہو کہ تم انہیں دیکھو؟ اس نے کہا: ہاں، پھر وہ دروازے پر کھڑے ہوئے، تو وہ آئی، اپنی ٹھوڑی ان کے کندھے پر رکھ دی اور اپنا چہرہ سہارا دیا۔

خدا کے لیے، اور انھوں نے انہیں دیکھتے رہنا جاری رکھا یہاں تک کہ اس نے کہا: تمہارے لیے کافی ہے، تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول، جلدی نہ کرو۔ وہ اپنی جگہ کھڑا رہا اور وہ انہیں دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو گئی، اور اسی طرح محبوب جب خوشیاں دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کے محبوب کے ساتھ شریک ہو، اور اگر وہ اس کی موجودگی میں کسی لذیذ طعام کا مزہ چکھے تو وہ اپنا حصہ بانٹتا ہے، اور اگر وہ اس کی غیر موجودگی میں مزہ چکھے تو چاہتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ شریک ہو، یہ ہی محبت ہے کہ آپ اپنی محبت کو وہ خوشی دینے میں لطف محسوس کریں جو آپ اسے دیتے ہیں، زیادہ اس خوشی سے لطف اٹھائیں جو آپ اسے دیتے ہیں بجائے اس خوشی کے جو آپ اس سے لیتے ہیں، اور اس کے علاوہ سب محبت ادھوری محبت، مسخ شدہ عشق اور ٹوٹا ہوا عشق ہے۔

تم زندگی میں رسول اللہ کے بعد کیا کر رہے ہو؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

انس بن النضر بدر کی غزو سے غائب رہا، لہٰذا اس نے نبی ﷺ سے کہا: میں پہلے قتال میں غائب رہا! دشمنوں سے، اور اگر اللہ مجھے ان سے لڑنے کا موقع دے، تو وہ دیکھے گا کہ میں کیا کروں گا۔ جب غزوۃ احد ہوئی، تو اس نے بہادری سے لڑائی کی، اور تیر اندازوں نے نبی ﷺ کا حکم نہیں مانا، لہٰذا مسلمانوں کی صفیں کھل گئیں، اور مشرکوں نے ان پر تلوار چلا دی، اس نے بلا پروا لڑائی کی، حتی کہ اس نے کچھ مسلمانوں کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا، تو اس سے پوچھا، وہ بولے:

قتل رسول اللہ! اور مشرکین نے یہ خبر پھیلادی تھی۔ انہوں نے ان سے کہا: اور تم مرنے کے بعد زندگی میں کیا کروگے؟ اٹھو اور جس پر وہ مرا ہے تم بھی اسی پر مرجاؤ۔ معرکے کے آخر میں وہ ایک شہید کے طور پر پایا گیا، اس پر اسی سے زائد اسوں کے زخم تھے، اور مشرکوں نے اسے مارا، تو اسے صرف اس کی بہن نے پہچانا جو ایک علامت کو اس کی انگلی میں جانتی تھی، اور اس میں اللہ کی یہ آیت نازل ہوئی: {ہمارے رب کی طرف سے، مؤمن مرد وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا اس میں سچائی کی۔ بے شک اللہ اپنے ساتھ جنگ اور امن دونوں میں عہد کی سچائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر تم نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ تمہیں دولت دے تو صدقہ کرو گے، تو دولت ہونے پر عہد سے نہ پھرو۔ اور اگر تم نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ تمہیں شفا دے تو اطاعت کرو گے، تو شفا پانے پر عہد نہ توڑو۔ یاد رکھو کہ کتنی بار تم نے اللہ سے ایسی بیوی مانگی جو تم سے محبت کرے اور تمہاری عزت کرے، تو یہ تمہارے سامنے ہے، اس کا حق ادا کرو۔ اور کتنی بار تم نے اللہ سے ایسا کام مانگا جس میں صدقہ کرنے اور خرچ کرنے کی سہولت ہو، تو یہ تمہارے سامنے ہے، اس کا حق ادا کرو۔ اللہ تعالی وفاداروں سے محبت کرتا ہے!

یہ جہنم والوں میں سے ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

شہر میں ایک بہادر آدمی تھا جس کا نام قزمان تھا ! جب نبی ﷺ کے ذکر میں آتا تو کہتے: وہ جہنم والوں میں سے ہے، پھر جب غزوہ احد آیا، وہ مسلمانوں کی فوج میں نکلے اور سخت لڑائی کی، اور اکیلے ہی آٹھ مشرکوں کو قتل کیا، پھر شدید زخمی ہوگیا ! تو انہوں نے اسے صبر کرنے کا کہا: تم نے اچھی طرح آزمائش سہی، اے قزمان، خوش رہو۔

اس نے کہا: میں نے صرف اپنے قبیلے کے دفاع کے لیے لڑا اور میں مسلمان نہیں ہوں۔ جب درد اس پر شدت اختیار کر گیا تو صبر نہ کر سکا، اور اپنی تیر کی بوری سے ایک تیر نکال کر اپنی جان لے لی۔ بے شک اللہ کریم وہ عمل قبول نہیں کرتا جو صرف اس کے لیے خالص نہ ہو۔ ہر صدقہ جو تم نے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے دیا، وہ لوگوں کے لیے ہے، اللہ کے لیے نہیں۔ ہر حج جو تم نے شہرت حاصل کرنے کے لیے کیا، وہ لوگوں کے لیے ہے، اللہ کے لیے نہیں۔ ہر عمل جو تم نے لوگوں کے تعریف حاصل کرنے کے لیے کیا، وہ لوگوں کے لیے ہے، اللہ کے لیے نہیں۔ اپنی نیت درست کرو، تاکہ تمہارا عمل بیکار نہ ہو۔ تمہارے لیے تو صرف اطاعت کا مشقت باقی رہ گئی ہے اور اس کا ثواب تم سے رہ گیا۔ ابن القیم نے اسے خلاصہ کیا اور کہا: اگر تم نیت خالص نہ کرو تو محنت بھی بے فائدہ ہے۔

نرمی کسی بھی چیز میں ہو، اسے خوبصورت بنا دیتی ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے نرمی کی اہمیت کے بارے میں فرمایا کہ نرمی کسی چیز میں نہیں آتی مگر اسے زیب دیتی ہے، اور کسی چیز سے نہیں نکالی جاتی مگر اس کی بے مانی کرتی ہے۔ نرمی کے لیے مخصوص مواقع ہیں اور عقل و عمل کے مواقع مخصوص ہیں، اور عقلمند انسان وہ ہے جو متوازن ہو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھے، کیونکہ نرمی کو عقل و عمل کی جگہ پر رکھنا حماقت ہے، بالکل ویسے ہی جیسے عقل و عمل کو نرمی کی جگہ پر رکھنا۔

بچوں کی تربیت کے سب سے کامیاب طریقے یہ ہیں کہ والدین باری باری نرمی اور سختی اپنائیں۔ اگر دونوں ایک ساتھ سختی کریں تو بچے ٹوٹ سکتے ہیں اور گھر فوجی کیمپ بن جائے گا! اگر دونوں ایک ساتھ نرمی کریں تو بچے گم ہو سکتے ہیں اور گھر قانون کے بنا رہ جائے گا۔ جب باپ کسی موقع پر سخت ہو تو ماں ایک رحمدل سینہ ہو۔ اور جب ماں کسی موقع پر سخت ہو تو باپ ایک مہربان دوست ہو۔ ہم بچوں کو توڑنا نہیں چاہتے، بلکہ انہیں سنوارنا چاہتے ہیں، ان پر قابو پانا نہیں بلکہ ان کی شکست نہیں چاہتے۔

topqna

تم سے بچو گمان کرنے سے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ جانتے تھے کہ انسان کو کچھ بھی نہیں دیا جاتا الا اس کے دل کے ذریعے ! اسی لیے انہوں نے اپنے صحابہ سے کہا: تمہیں شک وگمان سے بچنا چاہیے، کیونکہ شک سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے اعمال کو نیک خیالات کی روشنی میں سمجھو، کیونکہ تم ان کے حالات نہیں جانتے ! جو کسی موقع پر تمہارے پاس نہیں آیا، شاید اسے بغیر تحفے کے آنا مشکل لگا ! اور جو تمہارے سامنے سے گزرا لیکن سلام نہیں کیا، شاید کوئی پریشانی ہو جس نے اسے کسی سے ملاقات کرنے نہ دی۔

یہ دنیا سخت ہے اور ہر روز لوگوں کو کچلتی ہے ! ، کرایہ دار جسے مہینے کے آخر میں کرایہ دینا ہے اور اس کے پاس کرایہ نہیں ہے ، اور بیمار جس کی دوا کا پیک ختم ہونے کو ہے اور اس کے پاس اس کی قیمت نہیں ہے ، شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان گھر میں جنگ کی مانند جھگڑا ہے اور اس نے اپنا توازن کھو دیا ، اور باپ جس سے یونیورسٹی قسطیں مانگتی ہے، اور اس کے بیٹے کا مستقبل داؤ پر ہے ایسے لوگ کیسے ہو سکتے ہیں کہ وہ ایک عام زندگی گزاریں جس میں کچھ بھی معمول نہیں ! ! رحم رکھیں، اور خود بھی دنیا اور لوگوں پر سخت نہ ہوں

بے شک اللہ وفا کے لائق ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں نے نذر کی تھی کہ حج کرے گی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے وفات پا گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔ تم کیا سمجھتی ہو اگر تمہاری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اس نے کہا: ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کا حق ادا کرو، اللہ زیادہ حق دار ہے ادا کرنے کے لیے۔

نیکی موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتی، اور نیکی میں سے یہ بھی ہے کہ مرنے والے کے قرض ادا کیے جائیں! وہ قرض جو لوگوں پر ہیں، اور جو خدا پر بھی ہیں۔ ایک شخص مر سکتا ہے اس بیماری میں جس نے اسے قرض لینے پر مجبور کیا، اور اس کا قرض ادا کرنا بہت عظیم نیکی ہے۔ یہ درست ہے کہ خدا بخشنے والا اور مہربان ہے، لیکن لوگوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ ایک عورت فوت ہو سکتی ہے اور اس پر وہ روزے واجب ہوں جو اس نے ابھی نہیں رکھے، اور اگر وہ وقت میں آزادی میں ہو تو اس پر کوئی بات نہیں! البتہ اس کے اہل خانہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے روزے پورے کریں۔ مرنے والے کے بعد نیکی سب سے خوبصورت وفاداری کی صورتوں میں سے ہے! کیونکہ اس سے کوئی نیکی کی توقع نہیں، اور کوئی شر بھی نہیں بچایا جا سکتا، یہ تو محبت ہی ہے۔

پس جب تم نے کہا «میں جلا دوں گا»

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے ہمیں اس آدمی کے بارے میں بتایا جسے اللہ نے مال دیا لیکن اس نے کبھی نیکی نہیں کی۔ جب وفات قریب آئی تو اس نے اپنے والد کو جمع کیا اور ان سے کہا: میں تمہارے لیے کیسا باپ رہا؟ انہوں نے کہا: تم بہترین باپ رہے، تو اس نے کہا: میں نے کبھی نیکی نہیں کی، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو، پھر مجھے کوٹ دو، پھر مجھے ایک طوفانی دن میں بکھیر دو۔

تو انہوں نے عمل کیا، کیونکہ یہ اللہ کا حکم تھا اور اس نے اسے اپنے سامنے قائم کیا اور اس سے کہا: یہ کام کرنے کی تمہیں کیا تحریک ہوئی؟ اس نے کہا: آپ کے خوف کی وجہ سے، اے رب! پھر اللہ نے اسے معاف کر دیا۔ حدیث سے یہ سمجھا نہیں جاتا کہ اللہ کے بارے میں نیک گمان رکھو اور جو چاہو کرو۔ البتہ، اللہ کے بارے میں نیک گمان رکھنا اور اس سے خوف رکھنا نیک عمل کے ساتھ متصادم نہیں، بلکہ اس کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں۔ عبد اس دنیا میں گناہ اور توبہ، نافرمانی اور اطاعت کے درمیان ہوتا ہے۔ اللہ کے بارے میں نیک گمان یہ ہے کہ عبد یہ جانے کہ اللہ کی رحمت اس کے گناہوں سے بڑی ہے، نہ کہ وہ اللہ کے پاس جرات کرے اور گناہوں سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے، نیک گمان پر اعتماد کرتے ہوئے۔ صحیح ہے کہ کوئی بھی اپنے اعمال کی بنیاد پر جنت میں داخل نہیں ہوگا، بلکہ اللہ کی رحمت کے ذریعہ۔ لیکن کیا نیک اعمال کے ذریعہ اللہ کی رحمت حاصل کی جا سکتی ہے؟

کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ میں تم تک پہنچ جاؤں؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے پہلے مخلوق کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، یہاں تک کہ جب وہ مکمل ہو گئے، رحم (رحمہ) کھڑی ہوئی اور کہا: کیا یہ وہ مقام ہے جہاں آپ مجھے قطیعت سے دوبارہ ملانے کے لیے لائے ہیں؟ فرمایا: ہاں، کیا تم خوش نہیں ہوتیں کہ میں جس سے تم تک رسائی حاصل کروں، اسے جو تم سے کٹا ہوا ہے، اور جس سے تم کٹ گئے، اسے جو تم سے منقطع ہے، دوبارہ جوڑ دوں؟

انہوں نے کہا: جی ہاں ! انہوں نے کہا: تو یہ تمہارے لئے ہے ! رشتہ داری کے تعلقات محض ملاقات سے ملاقات یا تحفہ سے تحفہ نہیں ہیں، یہ ہم سب کے ساتھ کرتے ہیں ، جو ہمیں ملنے آئے اسے ہم بھی ملیں گے، جو ہمیں تحفہ دے وہ ہم بھی دیں گے، جو ہمیں دعوت دے وہ ہم بھی دیں گے ! رشتہ داری کے تعلقات توڑنے کو قبول کرنے کا معاملہ نہیں ہے، اگر تمہارے عزیز قبول کریں تو پھر بات الگ ہے ! قریبی رشتہ داروں کی طرف سے تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ایک محسوس شدہ حقیقت اور جیتی جاگتی صورتحال ہے ! کسی بھی خاندان میں حسد یا دشمنی کرنے والا موجود ہوتا ہے، چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہیں ! لوگ عقل اور خواہشات رکھتے ہیں، نفسیات اور رجحانات، فہم اور دل رکھتے ہیں ، ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بچھڑنے کی نہیں، ملنے کی نہیں، پر چھوڑنے کی نہیں ، صحیح ہے کہ یہ نفس کے لیے مشکل ہے اور محنت درکار ہے ! لیکن جنت کے لیے یہ سب قابلِ قربانی ہے، اور اللہ سے تعلق رکھنا ہماری عزت سے زیادہ قیمتی ہے

علی »! آپ نے اس سے شادی کتنی کی؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی نے آنصار کی ایک عورت سے شادی کی اور نبی ﷺ کے پاس آیا تاکہ وہ مہر میں مدد کرے۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے اسے کتنے پر نکاح کیا؟! اس نے کہا: چار اوق سے چاندی پر! تو نبی ﷺ کے تنقید کرتے ہوئے فرمایا: چار اوق سے چاندی پر؟ گویا تم اس چاندی کو پہاڑ سے نکال رہے ہو!

ہمارے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، لیکن امید ہے کہ ہم تمہیں کسی ایسی خوبصورت شروعات کی طرف بھیجیں جس سے تم فائدہ اٹھاؤ گے۔ ،شادی پاکیزگی کے لیے ہے، نوجوان کی پاکیزگی، اور لڑکی کی پاکیزگی !یہ کسی تجارتی معاہدے میں شامل نہیں، اور لڑکیاں فروخت کے لیے سامان نہیں ہیں ،یہ صحیح ہے کہ جہیز ہمارے رب کی شریعت میں ہے، اور چاہے وہ اربوں تک پہنچ جائے تو بھی حرام نہیں ہے لیکن امور کو صرف حلال اور حرام کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے !بلکہ عقل کی نظر سے، اور زندگی کو سمجھ کر، اور لوگوں کی صلاحیتوں کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے ،جب لوگ جہیز کی بلند قیمتوں میں سبقت لینے لگیں تو آفت پیدا ہو جاتی ہے ،نوجوان شادی سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، اور لڑکیاں کنوارہ رہ جاتی ہیں ! اور اس میں معاشرے کا تباہ ہونا اور اقدار کا فساد ہے، تو اپنے بچوں اور بیٹیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو

میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

غزو احزاب میں ابو طلحہ اپنی بیوی ام سلیم کے پاس آئے اور کہا، 'میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنی ہے! میں اس میں بھوک محسوس کرتا ہوں، کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟' ہوشیار رہو، لوگوں کی ضروریات تمہیں باریک ترین تفصیلات سے ظاہر ہو جاتی ہیں، اپنے دوست کے گھر جانے سے تمہیں اس کی ایسی ضرورت کا پتہ چلتا ہے جسے وہ ظاہر نہیں کر سکا۔

خرچ کے انداز میں تبدیلی تمہیں بتاتی ہے کہ وہ تنگی میں ہیں۔ ! کچھ لوگوں کے لیے یہ مشکل ہے کہ وہ مانگیں، اور اگر مانگیں تو اشارے سے۔ ! ایک بادیہ نشین عورت نے امیر کے پاس جا کر کہا: میں تمہارے پاس آئی ہوں کہ تمہیں اپنے گھر میں چوہے کی کمی کی شکایت دوں۔ ! اس نے کہا: تمہارا اشارہ کتنا خوب ہے! پھر اس نے اسے اتنا دیا کہ بس وہ پوری ہو گئی۔ ! اللہ رحم کرے ہوشیار لوگوں پر جو اپنی اشاروں اور اشاروں سے دوسروں کی ضروریات کو پہچانتے ہیں۔

topqna

جو شخص کسی کے لیے بھلا کرے، اسے اس کے کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرا راستہ ختم ہو گیا ہے، تو مجھے اٹھا کر لے چلو! یعنی مجھے ایسی سواری دو جس کے میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے پاس نہیں! پھر ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ، میں اسے اس پر رہنمائی کر دوں! نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو بھلائی کی رہنمائی کرے، اس کے لیے بھی کرنے والے کے جتنے ثواب ہیں۔ اگر تم خود بھلائی نہیں کر سکتے تو اسے اس کی طرف رہنمائی کرو۔

فقیر کو جو تم جانتے ہو، جس کے پاس مال نہیں، اس کی رہنمائی کرو، تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں دے گا دوست جو نماز نہیں پڑھتا اور تمہارے پاس دعوت اور بات کرنے کا طریقہ نہیں ہے! اس کی دل نرم، زبان مٹھاس بھری ہے، اور لوگوں کی ہدایت پسند کرتا ہے اپنے خاندان کے مخالف میں جس میں تم داخل نہیں ہو سکتے، اس کے بارے میں بتاؤ کہ کون آپس میں صلح کر سکتا ہے کسی پر ظلم ہوا جسے تم جانتے ہو اور تم اس پر ظلم ختم نہیں کر سکتے اس کے بارے میں بتاؤ جو اس کا حق واپس دلوا سکتا ہے اور اس سب میں تم نیکی دکھانے والے کے اجر کے بارے میں توجہ رکھو! تمہیں صدقہ، ہدایت، صلح اور ظلم اٹھانے کا اجر ملتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ تم نے رہنمائی کی

اگر تم کہو جب رات ہوگئی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ، مجھے کل رات ایک بچھو نے ڈستا ہے۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اگر تم نے کل شام یہ کہا ہوتا: میں اللہ کے مکمل الفاظ کی پناہ مانگتا ہوں ہر وہ شر سے جو اللہ نے پیدا کیا ہے، تو تمہیں دنیا میں کوئی انسان نقصان نہ پہنچا سکتا، گویا وہ جنگ کے گھاٹ میں ہو، اسے معلوم نہ ہو کہ کہاں سے خطرہ آئے گا۔

!ضربۃ !اور اذکار ایک مضبوط قلعہ، ایک مضبوط خول، اور ایک مضبوط ڈھال ہیں !اور عقل مند فوجی میدان جنگ میں بغیر بچاؤ کے نہیں اترتا !اذکار اللہ کا قلعہ ہیں اور جو اس کے قلعے میں داخل ہوتا ہے وہ محفوظ ہے ،اپنا احتیاط کریں، اور خود کو محفوظ کریں، اور اپنے اور حادثات کے درمیان ایک دیوار بنائیں ،لوگ قیمتی رقم حفاظت اور بچاؤ کے لیے خرچ کرتے ہیں !آپ کچھ الفاظ میں یہ حاصل کر سکتے ہیں

پس ان دونوں میں جہاد کرو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا تم اپنے والدین کی خدمت کرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر انہی میں جہاد کرو! واقعی یہ ایک عظیم جہاد ہے جس میں خطرہ نہیں ہے۔

انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ اور صبر سے کام لو، گویا کہ تم اس سفر میں فوجی مہم پر نکلے ہو۔ ان کے ساتھ بات چیت کرو، کیونکہ یہ دشمنوں کے خلاف لڑائی کے برابر ہے۔ ان کی راحت کا خیال رکھو، گویا کہ تم اللہ کی راہ میں نگرانی کر رہے ہو۔ ان سے صبر کرو، کیونکہ وہ ایسے دور میں جی رہے ہیں جو ان کا نہیں ہے، گویا کہ تم اس وقت محاذ پر کھڑے ہو۔ اللہ نیکی کو پسند کرتا ہے، اسے بہت پسند کرتا ہے، کیونکہ اس میں وفاداری کا مطلب چھپا ہے۔ اور اللہ وفاداروں کے حق میں ہے۔

topqna

ہر روز ستر بار

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ، میں نوکر کے ساتھ کتنی مرتبہ معاف کروں؟ نبی ﷺ خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ، میں نوکر کے ساتھ کتنی مرتبہ معاف کروں؟ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ہر دن ستر بار

تمہاری اصل اخلاق وزیر اور مینیجر یا بااختیار لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے! تمہاری اصل اخلاق ان غریبوں کے ساتھ ہیں جن کے سوا اللہ کوئی نہیں ہے، تمہاری خادمہ کے ساتھ جو اپنے گھر اور ملک کو بس ایک روٹی کی خاطر چھوڑ آئی، اس ڈرائیور کے ساتھ جسے تم نے ملازم رکھا اور اس کے دل میں گھر اور عزیزوں کی یاد ہے، اس مفلسی مزدور کے ساتھ جسے تم نے ریت اور پتھر پہنچانے کے لیے کام پر لگایا، ان کارکنوں کے ساتھ جو تمہارے پاس ہیں اور جن کی رزق اللہ نے تمہارے ہاتھ میں رکھا ہے، ان سے صبر کرو اور ضرورت کی سختی اور برے سلوک پر ناراض نہ ہو، اور جب تم میں سے کسی پر غصہ آئے تو یاد رکھو کہ اللہ چاہے تو سب کچھ الٹ کر دے سکتا ہے اور تم اُس کی جگہ ہو اور وہ تمہاری جگہ، تو دیکھو تم اسے چاہتے ہو کہ وہ تمہیں کیسا سلوک کرے اور تم اسے کیسا سلوک کرو گے!

تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام ہم پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں، تو مجھے کوئی کام بتائیں جس سے میں چمٹا رہوں! نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے، ذکر کو نہ بھولو کیونکہ یہ عبادتوں میں سب سے آسان ہے، نماز کی طرح وقت دینے کی ضرورت نہیں، اور روزے کی طرح تھکن نہیں ہے۔

مشقت کی دیوار حج کی مانند ہے، اور نفس کے جہاد کی طرح زکات ہے۔ جب آپ اپنی گاڑی سے کام پر جا رہے ہوں تو آپ تسبیح کر سکتے ہیں۔ جب آپ کھانا پکا رہی ہوں تو آپ نبی ﷺ پر درود بھیج سکتی ہیں۔ جب آپ خبریں دیکھ رہے ہوں تو آپ تکبیر کہہ سکتے ہیں۔ جب آپ گھر کی خریداری کر رہی ہوں تو آپ تکبیر کہہ سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک یکنظر اجلاس میں ذکر سب سے خوبصورت ہے! اور یہاں تک کہ ایک بور لیکچر میں ذکر سب سے خوش کن تسلی ہے۔

topqna

اسے قتل کرو، اللہ نے انہیں مار ڈالا

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
ایک شخص نبی ﷺ کے زمانے میں چھاپے پر نکلا، اسے ایک پتھر لگا اور اس کے سر پر زخم ہوا، اس رات اسے نفاس آیا، اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا وہ تیمم کر سکتا ہے! تو انہوں نے کہا: ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے، جبکہ تم پانی استعمال کرنے کی طاقت رکھتے ہو! لہٰذا اس نے غسل کیا، اس کا زخم سوزش کا شکار ہوا، اور وہ مر گیا۔ جب نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: اُس نے اس کو قتل کیا، وہ قتل ہو گیا۔

کیا انہوں نے پوچھا اگر وہ نہ جانتے ہوں، یہ کافی تھا کہ وہ تیمم کر لے۔ ہمارا مسئلہ آج کل یہ ہے کہ ہر ایک کے اندر ایک استاد موجود ہے اور فتاویٰ دینے لگتا ہے عام معاملات میں، اور دین میں جو چیز لازمی طور پر معلوم ہے، لیکن جدید امور میں، جیسے کہ شیئرز، کمپنیاں، اور معاملات میں اگر یہ عمر بن الخطاب کے سامنے پیش کی جاتیں تو وہ مہاجرین اور انصار کے فقہاء کو جمع کرتے۔ ہم میں سے کوئی اپنی رائے دے دیتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ مدینہ اور مکہ کی آیتوں میں فرق کیا ہے! جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں کیونکہ وہ ماہر ہیں۔ اور جب ہمیں گھر بنانا ہوتا ہے تو ہم ٹھیکیدار کے پاس جاتے ہیں کیونکہ وہ ماہر ہے۔ اور جب ہماری گاڑی خراب ہوتی ہے تو ہم مکینک کے پاس جاتے ہیں کیونکہ وہ ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ لیکن فقہ، میراث، زکاۃ، قیاس، اور اجتہاد میں ہم سب ماہر ہیں!

اے رب ! روزِ جزا میں میری خطا معاف فرما

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

عائشہ نے نبی ﷺ سے عبداللہ بن جدعان کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: وہ جاہلیت میں رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا اور مسکین کو کھانا دیتا تھا، کیا یہ اسے فائدہ دے گا؟ ! نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اسے فائدہ نہیں دے گا، اس نے کبھی یہ نہیں کہا: اے رب ! میرے گناہ کو قیامت کے دن معاف فرما، کافر کے فضائل کا اعتراف کیا جائے اگر اس کے پاس کوئی فضل ہو۔

اگر ہم اس کے انسانی کام کی تعریف کریں، تو یہ انصاف میں شامل ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ !کافر جو دوا ایجاد کرے، شکر گزار ہے، لیکن جنت کوئی فاریسی نہیں ہے ! !جو شخص ایئر کنڈیشنر ایجاد کرتا ہے، اس نے ہمیں آسانی دی، لیکن جنت کوئی آرام گاہ نہیں ہے ! !جو شخص پل بناتا ہے، اس نے ہمیں سہولت دی، لیکن جنت کوئی انجینئرنگ دفتر نہیں ہے۔ کافر کے جنت میں داخل ہونے کا یہ تصور کہ اس نے اچھا کام کیا، !توحید کے مسئلے کو ہلکا اور سادہ سمجھنا ہے، جس کی دلیلیں آسمان اور زمین کی تمام چیزیں ہیں۔ یہ ہمارا دین ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر ہمیں شرم آئے یا ہم جھجک محسوس کریں۔ مسلمان، چاہے وہ کتنا ہی مضر ہی کیوں نہ ہو، جنت میں داخل ہوگا خواہ اس سے پہلے عذاب کیوں نہ دیا جائے۔ اور کافر، چاہے وہ نیک عمل کرے اور اسلام اس تک پہنچے لیکن اس نے اسے قبول نہ کیا، تو وہ دوزخ میں ہوگا۔ اور ہم سب کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چاہے وہ چاہے عذاب دے یا رحمت فرمائے۔ !یہ اس کا معاملہ ہے، اس کی ذات تعالیٰ عظمت والی ہے، لیکن ہماری عقیدہ یہی ہے۔

لوگ یہ نہیں کہتے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ابن سلول بنی المصطلق کی غزوہ میں نکلا، جبکہ وہ اپنے منافقانہ حال میں تھا جس پر وہ وفات پا گیا، اور واپسی کے راستے میں ایک مہاجر آدمی کا انصار کے ایک آدمی سے جھگڑا ہو گیا ! تو مہاجر نے پکارا: اے مہاجرین کے لیے

نعوذ بالنصاری: اے انصار ! نبی ﷺ نے ان سے کہا: جاھلیت کا دعویٰ کیا ہے؟ اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ بگڑا ہوا ہے۔ ابن سلول کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ نبی نے اختلاف کی آگ بجا دی، تو اس نے کہا: اور اللہ کی قسم، اگر ہم مدینہ واپس جائیں تو عزت والے کو ذلیل نکالیں گے ! اس کا مطلب تھا کہ خود عزت والا، اور ذلیل نبی اکرم ﷺ، اے منافقت اور بے ادبی ! نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی، اور عمر نے اجازت چاہی کہ ابن سلول کا سر مارا جائے۔ نبی ﷺ نے کہا: اسے چھوڑ دو، لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے صحابہ کو قتل کرتا ہے۔ زندگی بعض اوقات ہمیں مشکل امتحانات میں ڈالتی ہے، ہم جانتے ہیں کہ صحیح کیا کرنا چاہئے، اور کونسا کلام کہنا چاہئے، لیکن حکمت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم نہ کہیں اور نہ کریں، بلکہ صبر کریں تاکہ اس عظیم دین کے عظیم اصول کو قائم رکھیں، جو ہے: مفاسد کو پیش جانے دینا، منافع کو حاصل کرنے سے پہلے۔ پس عقل مند بنو، اور اپنے عمل پر ردِ عمل، اور اپنی بات کے اثر پر غور کرو۔

پردیسیوں کے لیے خوشخبری

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
روز نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اسلام ایک دن اجنبی کے طور پر شروع ہوا تھا، اور جیسے شروع ہوا تھا ویسے ہی اجنبی کی طرح لوٹے گا، پس اجنبیوں کے لیے خوشی ہے، اور وہ اجنبی جو نبی ﷺ نے اس کلام میں مراد لئے، وہ وہ لوگ ہیں جو اپنے دین پر ثابت قدم رہتے ہیں جب فساد بڑھ جائے اور گناہ عام ہوں، ان کے لیے کام اور کاروبار، یونیورسٹیاں، تجارتی ادارے، ورکشاپس اور کلینکس ہیں۔

وہ لوگ لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے اپنے دین کو ایسے تھامے رکھتے ہیں جیسے کوئلہ تھامے رکھا جائے۔ اور اجنبیت وہ الگ تھلگ ہونا، معاشرے اور لوگوں سے کنارہ کشی، اور حاشیے پر زندگی گزارنا نہیں ہے! یہ حقیقی شکست نہیں، اجنبیت، منفی پن کے سب سے واضح اور بدصورت روپ ہیں۔ ابو بکر مکہ میں کامیاب تاجر تھے، وہ خرید و فروخت کرتے تھے اور غلاموں کو آزاد کرتے تھے۔ عثمان لوگوں میں سے مالدار تھے، ان کے پاس بہت سے مال اور کاروبار تھے۔ مقداد بن اسود طاقتور اور مضبوط گھڑسوار تھے، جنہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ عمر اپنے قوم کے سردار تھے، دار الندوۃ میں ان کے نمائندہ، اور قریش کے سفیر بھی تھے۔ ان کی اجنبیت ان کے دل میں تھی، اور اپنے دین پر قائم رہنے میں تھی، ایک فاسد معاشرے میں۔ وہ زندگی سے الگ نہیں ہوئے، نہ ہی کنارے پر بیٹھ گئے، کمزوری اور شکستگی میں۔

تم میں سب سے بہترین اخلاق والے کون ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم میں سے جو مجھ سے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن سب سے قریب ہوگا، وہ تم میں سے بہترین اخلاق والا ہوگا، اس نے یہ نہیں کہا کہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا، کیونکہ عبادت جو کردار میں اثر نہ ڈالے، وہ عبادت نہیں! اور اسلام کا سب سے اہم سبق اخلاق ہیں، اور جس نے اسے نہیں پایا اس نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔

انڈونیشیا اور ملیشیا کو مسلمانوں کی فوجوں نے تلوار سے نہیں فتح کیا! بلکہ مسلمانوں تاجروں نے اپنی اچھے اخلاق اور سچے برتاؤ سے فتح کیا۔ آئیے ہم اپنے اخلاق کا جائزہ لیں، اپنے بھائیوں اور والدین کے ساتھ گھروں میں، اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کے ساتھ محلے اور رہائش میں، کام اور تعلیم کے ساتھیوں کے ساتھ، ملازمت اور یونیورسٹی میں، اپنے گاہکوں کے ساتھ دکانوں میں، اور مریضوں کے ساتھ کلینک میں، اور صارفین کے ساتھ کمپنیوں میں! جنت اتنی دور نہیں جتنی آپ سمجھتے ہیں، یہ بہت قریب ہے! اور ہم روزانہ وہاں قدم رکھ سکتے ہیں، جب ہم لوگوں کے ساتھ اسلام کے اخلاق کے مطابق برتاؤ کریں۔

کہو: اے اللہ، اسے معاف فرما، اے اللہ، اس پر رحم کر

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
پیغمبر ﷺ کے پاس شراب پینے والا ایک شخص لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے مارو۔ صحابہ نے شراب پینے والے کو حد دی۔ جب وہ چلے گئے تو ان میں سے ایک نے اس سے کہا: اللہ تمہیں شرمندہ کرے، تو نبیؐ نے فرمایا: تم ایسا نہ کہو! تم شیطان کی مدد کرو گے، بلکہ کہو: اے اللہ اسے معاف فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

یہ نرمی، آسانی، رحمت، اور ہمدردی کا دین ہے۔ لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والا دین ہے، ان کے درمیان رکاوٹ پیدا کرنے والا نہیں۔ اللہ نے نبیوں کو بس اپنے بندوں کے گنہگاروں کے لیے بھیجا، اگر وہ مومن ہوتے تو انہیں نبیوں کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ گناہ بیماریاں ہیں جیسے تپ دق اور کینسر، مگر یہ دلوں میں ہوتے ہیں نہ کہ جسموں میں۔ اور مریض پر ہمدردی کی جاتی ہے، اس کی حالت پر رحم کیا جاتا ہے، اور اس کی بیماری کا تمسخر نہیں اڑایا جاتا۔ پھر ہم میں سے کون ایسا ہے جس کے گناہ نہ ہوں، چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہم سب اس سے بدتر ہیں جتنا ظاہر ہوتا ہے، لیکن اللہ نے ہمارے اوپر پردہ رکھا ہوا ہے۔ لہذا مفکرین بنو، قضاۃ نہ بنو۔

تم اپنے جملے لے لو اور اس کی قیمت تمہیں ملے گی

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

جابر بن عبد اللہ صحابہ میں سے فقیر تھے، پھر انہوں نے شادی کی، اور نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ میں نکلا، اور وہ واپسی کے راستے میں تھے، لوگوں کے پاس قبل اس کے کہ ان کی ضروریات ہوں، ان کے پاس کرامات ہوتی ہیں، اور قبل اس کے کہ ان پر قرض ہوں، ان کے دل وعاطفہ ہوتے ہیں، نبی ﷺ نے چاہا کہ جابر کو دے بغیر ان کی عزت مجروح کیے۔

نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ جابر نے بیچنے کا قبول کیا اور نبی ﷺ کے لیے ایک آونس چاندی کے بدلے اونٹ بیچ دیا۔ جب وہ مدینہ پہنچے تو نبی ﷺ نے جابر سے کہا: اپنے اونٹ کو چھوڑ دو اور داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھو۔ جبکہ جابر نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اُس سے اونٹ کی قیمت لے لی جائے۔ جابر نے وہ لے لی اور چلا گیا۔ نبی نے اسے پکارا اور کہا: اپنا اونٹ لو اور اس کی قیمت بھی رکھو۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ عطیہ دینے میں تمیز ہونی چاہیے تاکہ اس میں عیب نہ ہو، ورنہ عطیہ ذلت بن جائے گا، اور ہر عطیہ جس میں عزت پامال ہو وہ اس سے بہتر ہے کہ نہ دیا جائے۔ لوگوں کی مدد کرنے کے ہزاروں طریقے ہیں بغیر یہ کہ ان کی عزت مجروح ہو، پس عطیہ دینے کے طریقے منتخب کریں۔

اے اللہ ! ام سلمہ کی شادی مجھ سے بہتر مرد سے کر دے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ام سلمہ نے کہا: آؤ، کیا تم میری موت کے بعد شادی کرو گی اور میں تمہاری موت کے بعد شادی کروں گا؟ ابو سلمہ نے کہا: کیا تم میرا فرمان مانو گی؟ اس نے کہا: ہاں ! پھر انہوں نے کہا: جب میں مر جاؤں تو تم شادی کر لو ! اللھم ام سلمہ کو میرے سے بہتر مرد سے شادی کرنے والا عطا فرما ! ابو سلمہ فوت ہو گئے، ام سلمہ نے اپنے دل میں کہا: میرے ابو سلمہ سے بہتر کون ہوگا؟

جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو نبی ﷺ نے ان سے نکاح کیا، الزندہ مرد مردہ سے زیادہ قیمتی ہے، اور کسی ایک شوہر کے بعد دوسرے کا نکاح ایک ذاتی معاملہ ہے، اس کا محبت یا وفا سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ ایک زندگی ہے جو گزر جائے گی، وہ عورت جو اپنے شوہر کے بعد شادی کرتی ہے کم وفا والی نہیں ہوتی، اور جو مرد اپنی بیوی کی موت کے بعد شادی کرتا ہے وہ صرف لطف اور عورتوں کا خواہش مند نہیں ہوتا، یہ زندگی کا طریقہ ہے، لہذا حلال کو برا مت کہیں، اور لوگوں کو زندہ دفن مت کریں۔

topqna

کیا تم رزق دیتے ہو یا مدد کرتے ہو سوائے اپنے کمزوروں کے؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ جنگ کے غنائم کو لڑاکوں کے درمیان برابر تقسیم کرتے تھے۔ بہادر اور بڑی عمر والے فرسان میں کوئی فرق نہیں تھا، اور سعد بن ابی وقاص نے دیکھا کہ اس کی بہادری کی وجہ سے اس کا حصہ زیادہ ہونا چاہیے، اس نے نبی ﷺ سے کہا: قوم کے محافظ، کیا اس کا حصہ اور دوسروں کا حصہ برابر ہوگا؟ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: تمہارکی ماں تمہیں ختم کرے، اے ابنِ ام سعد۔

اور کیا تم رزق دیتے ہو یا مدد کرتے ہو سوائے اس کے کہ تم اپنے ضعیف لوگوں کے ذریعے کرتے ہو؟ شاید تمارا رزق اس وجہ سے ہو کہ تم بڑے والدین کے لئے خرچ کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ دینے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن تم صرف وہ دروازہ ہو جس سے رزق آتا ہے۔ اور شاید تمارا رزق اس وجہ سے ہو کہ تمہارے بیٹے میں کوئی معذوری ہے تو تم صبر اور شکر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ رزق دینے کا ارادہ فرماتا ہے اور تم صرف سبب ہو۔ اور شاید تمارا رزق اس وجہ سے ہو کہ یتیم کی کفالت کی ہے، یا مریض کی دوا ہر ماہ دیکھ بھال کرتے ہو، یا ماہانہ تنخواہ تم نے کوئی بیوہ یا مسکین بھائی کو دی۔ شاید اصل رزق تو اُن کے لئے ہے اور تم اُن کے سبب رزق پاتے ہو۔ تم شاید صرف سبب اور دروازہ ہو، تو سبب نہ مٹو اور دروازہ نہ بند کرو۔

لوگوں کو ان کے مقامات پر اتاریں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک محتاج نے حجت کریں ہوئی ام المومنین عائشہ رضي الله عنها کے پاس آئے تو انہوں نے اسے ایک روٹی دی، پھر ایک اور محتاج اچھے کپڑوں میں آیا، انہوں نے پہچانا کہ وہ کسی نفیس قوم کا شخص ہے جو راستہ بھٹک گیا ہے تو انہوں نے اسے اپنا ساتھ بٹھایا اور کھانا پیش کیا، وہ کھا کر کھا گیا۔ جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا ہے ! لوگوں کو ان کے مقام کے مطابق عزت دو۔

حدیث یعنی سادہ لوگوں کی حقارت نہیں بلکہ سب لوگ کرامت میں برابر ہیں ! لیکن لوگوں کے درجات ہوتے ہیں، اس طرح انہیں ان کا رب بناتا ہے، اور درجات کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ زبانی لہجہ جو وزیر سے بات کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے وہی نہیں جو چوکیدار سے بات کرنے میں۔ بزرگ شخصیت کے لیے نصیحت چھوٹے بچے سے نصیحت جیسی نہیں۔ لڑکی سے بات کرنا بیوی سے بات کرنے جیسا نہیں۔ بیٹے کی غلطی پر تنبیہ ماں باپ کی غلطی پر تنبیہ جیسی نہیں۔ آپ ہر موقع کے لیے ایک ہی لباس نہیں پہنتے۔ بلکہ صورتحال، موقع کی اہمیت، اس کی موجودگی اور مہمانوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح برتاؤ میں بھی حال اور لوگوں کی خصوصیات کا لحاظ رکھنا چاہیے ! دوست، ڈاکٹر تمام مریضوں کو ایک ہی دوا سے علاج نہیں کرتے۔

بھلائیاں کرو، اور برائیاں چھوڑ دو

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ابو طویل الممدود نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس سے کہا، 'کیا آپ نے ایسے آدمی کو دیکھا جو ہر طرح کے گناہ کرتا ہے، اور کچھ بھی نہیں چھوڑتا ہے، اور کسی ضرورت یا مصیبت سے بچا نہیں رہتا، کیا اسے توبہ کا موقع مل سکتا ہے؟' نبی ﷺ نے فرمایا: 'ہاں، نیکیاں کرو اور برائیاں چھوڑ دو، اللہ تعالی تمہارے لئے ساری چیزوں کو نیکی بنا دے گا۔'

تو کہنے لگا: اور میری غدرات و فجرتیں؟ ! نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں ! ابو طویل نے کہا: اللہ اکبر، اور وہ تکبیر کہتا رہا یہاں تک کہ غائب ہوگیا ! شیطان کو اپنے اور اللہ کے درمیان نہ آنے دے کیونکہ اس کی حیلت میں سے یہ ہے کہ جب تم توبہ کا ارادہ کرو، تو وہ تمہارے گناہوں کو تمہارے لئے گن کر دکھائے پھر وہ تم سے کہے گا: کس چیز سے توبہ کرو؟ زنا سے یا شراب سے؟ چوری سے یا جھوٹ سے؟ رشوت سے یا سود کھانے سے؟ ! یہ تمہارے گناہوں کو تمہاری نگاہ میں بڑا دکھاتا ہے اور اللہ کی رحمت کو کم دکھاتا ہے پس تم اس کی طرف مت دیکھو، اللہ رب رحیم ہے، تمہاری سوچ سے بھی زیادہ رحم والا ! وہ نہ صرف گناہوں کو بخش دیتا ہے، بلکہ برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے

اے اُم حارثہ: یہ جَنّاں ہے

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

حرثہ بن سراقہ بدر کے دن ایک بے مقصد تیر سے لگ کر زخمی ہوا، یہ معلوم نہیں کہ یہ تیر مسلمانوں کے کیمپ سے آیا یا مشرکوں کے کیمپ سے! وہ شہید ہو گیا، تو لوگ اس کے شہید ہونے پر شک کی کیفیت میں بات کرنے لگے، پھر اس کی ماں نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے حرثہ کے بارے میں بتائیں، اگر اسے بھلا لگے تو میں صبر کروں گی اور رضامندی ظاہر کروں گی۔

اور اگر نیکی حاصل نہ ہو، تو میں دعا میں کوشاں رہوں گی! اس نے اس سے کہا: اے ام حارثہ! یہ جنان ہے، اور تمہارا بیٹا اعلیٰ ترین فردوس حاصل کر گیا ہے! انسان کیسے مرے، اس سے فرق نہیں پڑتا، اہم یہ ہے کہ اس کے مرنے کے وقت دل میں کیا تھا! جب تک کہ سفر اللہ کی طرف ہے، ایک لاپرواہ تیر اور ایک معلوم مقصد کے تیر میں فرق نہیں! کار حادثے میں، یا بیماری میں، یا راستے میں کوئی فرق نہیں پڑتا! اہم یہ ہے کہ جب موت آئے، دل میں اللہ کی کیا مقدار تھی! ابو عبیدہ طاعون میں فوت ہوئے، اور وہ اس امت کے امین تھے! خالد بن الولید اپنے بستر پر فوت ہوئے، اور وہ اللہ کی کھولی ہوئی تلوار تھے! اے میرے دوست! یہ فرق نہیں پڑتا کہ ہم کیسے مریں، اہم یہ ہے کہ ہم کیسے جئیں۔

میری پوری امت بخش دی گئی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو کھلے عام گناہ کرتے ہیں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

ایک دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: میری امت کا ہر فرد معاف ہے، سوائے کھلے گناہ کرنے والوں کے، اور کھلے گناہ کرنے والے کی مثال یہ ہے کہ کوئی آدمی رات کو گناہ کرے اور صبح اُٹھے تو اللہ نے اسے چھپا رکھا ہو، اور وہ کہے: اے فلاں! میں نے کل ایسا اور ایسا کیا تھا! حالانکہ اُس کی حفاظت اُس کے رب نے کی، اور صبح وہ اُس پر اللہ کی پردہ پوشی کو ظاہر کرے! ہم سب گناہگار ہیں، لیکن ایک گناہگار اور دوسرے گناہگار میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

کتنا فرق ہے اس شخص میں جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے آپ پر شرمندہ ہوتا ہے! اور اس شخص میں جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اسے اپنی بہادری سمجھ کر لوگوں کے سامنے فخر کرتا ہے! کتنا فرق ہے ہر گناہ گار میں جو اللہ کی طرف لوٹ کر عاجزی اور توبہ کرتا ہے! اور اس میں جو گناہ کرتا ہے لیکن اس پر پلک نہیں جھپکتی، یا دل میں درد محسوس نہیں ہوتا! اللہ پردہ پوش ہے اور پردہ پوشی سے محبت کرتا ہے، اسی لیے اللہ نے توبہ اس اور اس کے بندے کے درمیان رکھ دی ہے۔ اپنے گناہوں کے بارے میں کسی کے سامنے بات نہ کرو چاہے تم شکایت کر رہے ہو اور نہ ہی فخر کرو! جو اللہ نے تم سے چھپایا ہے اسے ظاہر نہ کرو، اور جو اس نے تم پر پردہ ڈالا ہے اسے بے نقاب نہ کرو۔

عائشہ اور مردوں میں اس کے والد

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ نے عمرو بن العاص کو غزوہ ذات السلسل پر بھیجا، تو وہ لڑا، اور اللہ کے ذریعے فتح حاصل کی، اور معلوم ہوا کہ یہ نبی ﷺ کے لیے آسان ہے! اور موقع ملا کہ وہ سب سے بڑا محبت کا تمغہ حاصل کرے، اس نے کہا: اے رسول اللہ، آپ کے سب سے پسندیدہ لوگ کون ہیں؟! تو نبی ﷺ نے اسے کہا: عائشہ

تو عمرو بن العاص نے کہا: اور مرد کون ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے والد ہیں۔ کون جانتا ہے کہ کس نے مردوں کو اس بیمار سوچ پر قائل کیا کہ بیوی سے محبت ظاہر کرنا مردانگی کی کمی ہے، یہاں بادشاہ الرجال (سیرت کے لحاظ سے) عمرو بن العاص کو بتا رہے ہیں کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتے ہیں۔ ہاں، گھر معلوم نہیں ہونا چاہیے، چھپا ہونا چاہیے، اور بعض تفصیلات خاموشی سے جینی چاہیے اور دستاویز نہیں کرنی چاہیے۔ مردانگی نہیں ہے کہ بیوی کی تصاویر سوشل میڈیا پر لگائی جائیں، لیکن کیا حرج ہے کہ لوگ جان لیں کہ آپ اپنی بیوی سے محبت کرتے ہیں؟ اور کیا حرج ہے کہ سب جان لیں کہ آپ اپنے شوہر سے محبت کرتے ہیں؟ چھوٹے مواقع اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں، ضروری نہیں کہ گھر کے دروازے کھلے رکھے جائیں۔

ہم آپ کی حفاظت کرتے ہیں، اے اللہ کے رسول

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:

نبی ﷺ غزا کے لیے جانب نجد روانہ ہوئے اور کامیاب ہوئے اور غنیمت حاصل کی، اور راستے میں واپس آتے ہوئے انہوں نے فوج کے ساتھ خیمہ زن ہونے کی خواہش کی، اور اس بات سے ڈرے کہ جو لوگ انتقام لینا چاہتے ہیں، وہ ان کا پیچھا نہ کریں، تو فرمایا: آج ہماری اس رات میں ہمارے دشمنوں میں سے کون ہمارا محافظ ہوگا؟ !تو انصار میں سے ایک اور مہاجرین میں سے ایک شخص نے کہا: ہم آپ کا محافظ بنیں گے، اے اللہ کے رسول !؟ آپ نہ صرف جنگ میں مسلمانوں کی پشت کی حفاظت کریں بلکہ امن میں بھی کریں۔

سرحدیں بہت ہیں، اور ان سب کو سخت نگرانی کی ضرورت ہے ! مسلم کا گھر ایک سرحد ہے، اور اس کی حفاظت بچوں کو قرآن و سنت، نیک اخلاق، دوسروں کے لیے بھلائی کا جذبہ، اور اس دین پر فخر کی تعلیم دینے سے ہوتی ہے ! اور مسلم معاشرہ بھی ایک سرحد ہے، اور اس کی حفاظت انصاف قائم کرنے، مظالم کو ان کے حقداروں تک واپس کرنے، غریب کی مدد کرنے، مصیبت زدہ کی ریسکیو کرنے، گناہگار کو نصیحت دینے، اور نیک لوگوں کو حوصلہ دینے سے ہوتی ہے ! اسے تباہ کن خیالات، پرانی رسومات، اور بیمار شکوک سے بچانے سے حفاظت ہوتی ہے ! مسجد ایک سرحد ہے، اسکول ایک سرحد ہے، اخبارات ایک سرحد ہیں، فیکٹریاں ایک سرحد ہیں، اور ہر سرحد کی حفاظت جیسا اسلام نے حکم دیا ہے عبادت ہے ! عبادت صرف نماز، روزہ، حج اور زکات نہیں ہے ! بلکہ دین کو عقیدہ اور عمل میں قائم کرنا سب سے بڑی عبادت ہے ! اپنی سرحدوں کا دفاع کریں، اور دھیان رکھیں کہ اسلام کو پہلے آپ سے نہ پہنچایا جائے !

کیا میں نے اسے بتایا؟

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
عبد اللہ بن عمر نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ! ایک شخص آیا، سلام کیا اور چلا گیا، ابن عمر نے کہا: یا رسول اللہ، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے اسے کہا: کیا تم نے اسے خبر دی؟ ابن عمر نے کہا: نہیں ! نبی ﷺ نے اسے کہا: جاؤ اور اسے خبر دو۔

! ابن عمر نے کھڑا ہوا، اور آدمی کے کان کے قریب ہاتھ رکھا اور کہا: اور اللہ کی قسم میں میں تمہیں اللہ کی محبت میں پسند کرتا ہوں ! ! اس نے کہا: اور میں تمہیں اللہ کی محبت میں پسند کرتا ہوں ، اپنے خوبصورت جذبات کو چھپائیں نہیں، انہیں ظاہر کریں، اور انہیں جئیں ! ! پھر کب سے محبت شرمندگی کی وجہ بن گئی؟ ! سب سے بدصورت بات یہ ہے کہ ہم دشمنی ظاہر کرتے ہیں اور محبت چھپاتے ہیں ، اگر کسی کے درمیان جھگڑا ہوجائے تو ہم اسے دنیا کو بتانے تک برداشت کرتے ہیں ، اور ہم میں سے کوئی یہ کہنے میں شرماتا ہے کہ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں جبکہ وہ واقعی میں محبت کرتی ہے ، اور کوئی کارکن میں ایک ساتھی کے لیے اچھے جذبات رکھتا ہے، اس کی قدر کرتا ہے، اور اس کا احترام کرتا ہے ، اور یہ جذبات اپنے دل میں قید رہ جاتے ہیں ! محبت چھپانے کی کوئی وجہ نہیں سوائے اس کے کہ یہ حرام ہو، اس کے علاوہ محبت سب کے سامنے ظاہر کی جاتی ہے

میں اس پر رحم کرتا ہوں

حدیث مبارکہ / تاریخی پس منظر:
نبی ﷺ اکثر اوقات اُم سلم کی زیارت کیا کرتے تھے، اور وہ ایک بوڑھی، زیادہ عبادت کرنے والی، حسن خلق والی عورت تھیں۔ نبی ﷺ سے ان کی کثرت سے زیارت کے بارے میں پوچھا گیا ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر رحم کرتا ہوں، اس کا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا، شریف وہ ہے جو احسان نہ بھولے۔

وہ اپنے عمل کرنے والے کو نہیں بھولتا، اور جس کا تعلق اُس کے عمل کرنے والے سے ہو اسے بھی نہیں بھولتا۔ نبی ﷺ نے خدیجہ کی صحابیات کی عزت کی حالانکہ وہ مر چکی تھیں ! اور انہوں نے حاتم الطائی کی بیٹی سفانہ کو قید سے آزاد کیا کیونکہ اس کے والد اچھے اخلاق کے لیے دعا کرتے تھے ! اور مصر کے لوگوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا کیونکہ ان میں ہاجر اور ماریا تھے۔ ماں شوہر کی ماں ہو، یا بیوی کی ماں، یہیں نبی نے محبوب کے ساتھ ویسا ہی کیا۔ دوست کے خاندان کے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ کیا جیسے شریف شخص دوست کے ساتھ کرتا ہے۔ اپنے عزیزوں اور جان پہچان والوں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو جیسے وہ درخت سے کٹے ہوئے ہوں۔

میں تمہاری قربت سے محبت کرتا ہوں

حدیثِ مبارکہ / تاریخی پس منظر:
عائشہ سے کہا گیا: ہمیں نبی ﷺ کی سب سے عجیب بات بتاؤ جو تم نے دیکھی! تو وہ رونے لگیں، اور کہنے لگیں: اور کون سا معاملہ ان میں عجیب نہیں تھا؟ وہ رات میرے پاس آئے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوئے، حتی کہ میری جلد نے ان کی جلد کو چھوا! پھر انہوں نے کہا: اے ابو بکر کی بیٹی، مجھے اپنی عبادت کرنے دو! میں نے کہا: میں تمہارے قرب کو پسند کرتی ہوں لیکن میں تمہارا شوق ترجیح دیتی ہوں۔

فقام نماز پڑھنے اور رونے لگے، اور اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ صبح کی اذان تک پہنچ گئے! اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ تاریخ میں محبت کے بارے میں سب سے خوبصورت بات کیا کہی گئی ہے! تو میں کہوں گی: عائشہ کا قول: میں تمہارے قریب رہنا پسند کرتی ہوں، لیکن میں تمہارا شوق زیادہ چاہتی ہوں۔ ویسا ہی ہے محبوب، عشق کرتا ہے مگر قبضہ نہیں کرتا۔ اپنے محبوب کو دل سے باندھتا ہے، لیکن اسے خوش رکھنے کیلئے ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے۔ اپنے محبوب کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھتا ہے، اور اس کی منشاء کو اپنی خواہش پر۔ محبت صرف یہ ہے کہ جب تم اپنے محبوب کو خوش دیکھو تو تم خوش ہو جاؤ۔ جب تمہارے محبوب پر روشنی پڑے تو تم خوش ہو جاؤ، چاہے تم سائے میں ہو۔ جب تمہاری نظر میں اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہو تو تم خوش ہو جاؤ، چاہے تمہارے دل میں رنج ہو۔

اختتامی کلمات و دعائے خیر

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و احسان سے ادہم شرقاوی کی مایۂ ناز تصنیف "رسائل من النبي ﷺ" کے تمام ۳۰۰ ایمان افروز، بصیرت آموز اور روح پرور پیغامات کا مکمل اردو ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

یہ ۳۰۰ پیغامات دراصل رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی، مبارک احادیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سنہری واقعات کا ایک ایسا گلشن ہیں جہاں سے ہر انسان کو اپنے روزمرہ کے درد، گھریلو زندگی، معاشرتی تعلقات اور رب کے ساتھ تعلق کا مکمل اور شافی حل ملتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں ان پاکیزہ نبوی فرامین کو سمجھنے، ان پر دل کی گہرائیوں سے عمل کرنے، اور اپنے اخلاق و اعمال کو نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

آمین یا رب العالمین!